نوائے افغان جہاد
شعبان/رمضان ۱۴۳۴ھ
جولائی 2013ء
رمضان الکریم
شہر القرآن والجہاد
شریعت یا شہادت

فتح شام کے بعد امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

حضرت باہلیؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام میں داخل ہوئے تو انہوں نے جابیہ شہر میں کھڑے ہو کر بیان میں ارشاد فرمایا:

''اما بعد! قرآن سیکھو اس سے تمہارا تعارف ہوگا اور قرآن پر عمل کرو اس سے تم قرآن والوں میں ہو جاؤ گے اور کسی حق دار کا درجہ اتنا بڑا نہیں ہو سکتا کہ اس کی بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے......اس بات کا یقین رکھو کہ حق بات کہنے سے اور کسی بڑے کو نصیحت کرنے سے نہ تو موت قریب آتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا رزق دور ہوتا ہے......اس بات کو جان لو کہ بندے اور اس کی روزی کے درمیان ایک پردہ پڑا ہوا ہے، اگر بندہ صبر سے کام لیتا ہے تو اس کی روزی خود اس کے پاس آجاتی ہے اور اگر بے سوچے سمجھے روزی کمانے میں گھس جاتا ہے (حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا) تو وہ اس پردے کو توپھاڑ لیتا ہے لیکن اپنے مقدر سے زیادہ نہیں پاسکتا......گھوڑوں کو سدھاؤ، تیر چلانا سیکھو، مسواک کیا کرو، موٹا جھوٹا استعمال کرو ،عجمیوں کی عادتیں اختیار کرنے سے اور ظالم جابر لوگوں کے پڑوس سے بچو......اس سے بھی بچو کہ تمہارے درمیان صلیب بلند کی جائے یا تم اس دستر خوان پر بیٹھو جس پر شراب پی جائے...... جب تم عجمیوں کے علاقہ میں پہنچ جاؤ اور ان سے معاہدہ کرلو تو پھر کمائی کے ایسے کام اختیار کرنے سے بچو جن کی وجہ سے تمہیں وہاں ہی رہنا پڑ جائے اور ملک عرب میں واپس نہ آسکو کیونکہ تمہیں اپنے علاقہ میں عنقریب واپس آنا ہے اور ذلت وخواری کو اپنی گردن میں ڈالنے سے بچو''۔

(حیاۃ الصحابہؓ ج ۳، ص ۴۵۴، ۴۵۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
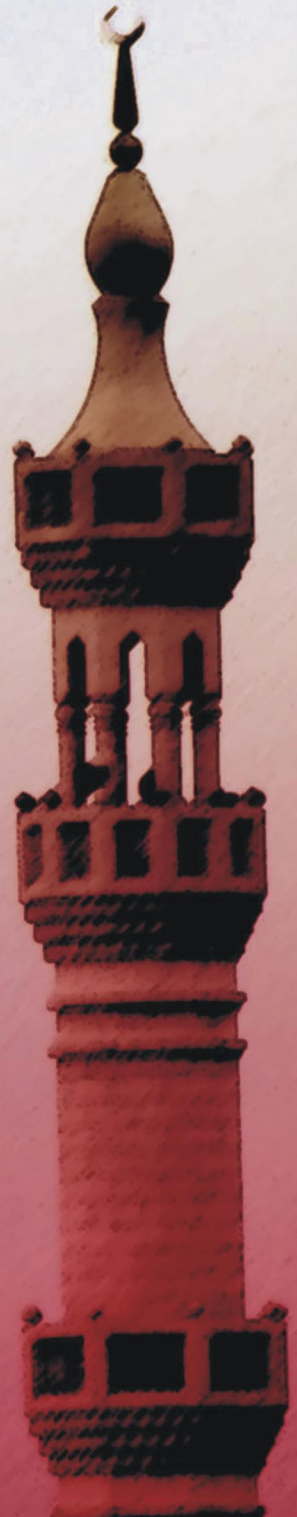
نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۷

شعبان/رمضان ۱۴۳۴ھ — جولائی 2013ء

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کے کوہان کی بلندی (یعنی اسلام کی چوٹی) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے"۔ (مسند احمد)

اس شمارے میں

اداریہ

تزکیہ واحسان ---------- ذکرِ الٰہی کی برکات ---------- ۳

اصلاح واستفادہ سے کوئی مستغنی نہیں ---------- ۴

حیاۃ الصحابہؓ ---------- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دنیاوی عسرت وتنگی برداشت کرنا ---------- ۸

آداب المعاشرت ---------- اکرام کیسے کیا جائے؟ ---------- ۹

شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ---------- ماہِ رمضان کی چند سنتیں ---------- ۱۰

رمضان المبارک میں مجاہدین کے کرنے کے کام ---------- ۱۲

گوشہ خاص شہدائے لال مسجد ---------- لال مسجد واقعے پر مسلمانانِ پاکستان کے لیے سوچنے کی باتیں ---------- ۱۵

۲۰۰۷ء میں لال مسجد کی شہادت کے بعد محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا تاریخی پیغام

شہدا کے قافلہ سالار ---------- ۲۰

وانا آپریشن کے بارے میں لال مسجد کے فتویٰ پر پاکستان کے علما کا اتفاق ---------- ۲۳

اُن سے جاملو! ---------- ۲۷

انٹرویو ---------- فراہ کے تمام اہم علاقے دشمن نے خالی کر دیے ہیں ---------- ۲۹

صوبہ فراہ کے جہادی مسئول صاحبزادہ مولانا امین اللہ مدظلھم سے انٹرویو

مجاہدین پوی طرح یک جان اور متحد ہیں ---------- ۳۲

تحریک طالبان پاکستان (حلقہ محسود) کے رہنما خالد محسود حفظہ اللہ کی ادارہ نوائے افغان جہاد سے خصوصی گفتگو

فکر ومنہج ---------- فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ---------- ۳۸

اہل یورپ سے جہاد......فضیلت وتاریخ ---------- ۳۹

مکالمہ ---------- اللہ والے اللہ کی مدد سے فتح مند رہتے ہیں ---------- ۴۲

پاکستان کا مقدر......شریعت اسلامی ---------- لاپتہ افراد......مسائل، حل ---------- ۴۳

عالمی جہاد ---------- شام میں معرکہ حق وباطل عروج پر ---------- ۴۶

جن سے وعدہ ہے مرکر بھی جو نہ مریں ---------- شیخ ابوعبدالرحمٰن اللیبی شہیدؒ ---------- ۵۰

افغان باقی کہسار باقی ---------- افغانستان میں صلیبی، انخلائی بحران کا شکار ---------- ۵۲

غیرت تو اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہوتی ہے ---------- ۵۴

قطر میں دفتر کا قیام اور امارت اسلامیہ کی سیاسی پیش رفت ---------- ۵۵

خالدؓ بن ولید آپریشن کے تحت مجاہدین کی عملیات ---------- ۵۸

افسانہ ---------- ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر ---------- ۵۹

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

شریعت یا شہادت' اب یہ نعرہ ہم لگائیں گے

اس مرتبہ ماہِ رمضان المبارک اور ماہِ جولائی ایک ساتھ آرہے ہیں۔ رمضان کریم' قرآن کریم اور جہاد کا مہینہ اور قربانی کی صفات پیدا کرنے کی عملی مشق ہے۔ آج سے چھ سال پہلے جولائی کے پہلے عشرے میں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں شریعت کے لیے بہت بڑی قربانی دی گئی...... یہ پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے لیے موثر ترین صدا تھی جو طاغوت کو ایک آنکھ نہ بھائی اور اُن نے خون کی ندیاں بہا دیں...... پاکستان میں جب کبھی بھی شریعت کے قیام کے لیے کوئی فرد یا تحریک اٹھے گی تو تحریک لال مسجد اُس کی رہ نما ٹھہرے گی......آج بھی شریعت کے نفاذ کے لیے بپا جہاد میں شریک مجاہدین کے لیے' لال مسجد' مینارۂ نور ہے......لال مسجد سے اٹھنے والی آوازِ شریعت سے تمام علمائے کرام نے اصولی اتفاق کیا اور تعاون کا یقین دلایا۔ شریعت وخلافت کے قیام کا اہم ترین فرض عین آج بھی تمام اہلِ دل ایمان والوں سے تقاضا کرتا ہے کہ بہترین تدابیر اختیار کرتے ہوئے ہر گلی، محلے، گاؤں اور شہر میں مساجد اور مدارس کی سطح پر نفاذ شریعت، انسداد منکرات، قیام نظام قضائے شریعت اور نصرت امارتِ اسلامی کے لیے علمائے کرام کی قیادت میں منظم ہوا جائے۔ اس عظیم عمل کے لیے ابتدائی عملی اقدامات یہ ہو سکتے ہیں:

☆ معاشرے کے موثر افراد اور دینی جماعتوں کے کارکنان علمائے کرام کی پشت پر کھڑے ہوں اور اُن کے تحفظ کو یقینی بنائیں تا کہ وہ حق بات کہہ سکیں اور علمائے کرام کو تقویت دیں کہ وہ عملی قیادت کے لیے تیار ہوں۔

☆ امارت اسلامی افغانستان کی عملی حمایت کی جائے اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی بیعت کا اعلان ہر خاص وعام کرے، ان کی نصرت کے لیے ہر ممکن کام کیا جائے۔

☆ معاشرے میں افراد کی سطح سے لے کر پولیس اور اداروں کے تحت ہوتے ظلم، جور اور منکرات کو روکنے کے لیے موثر افراد اور نوجوانوں پر مشتمل گروہ تشکیل دیے جائیں جو پریشر گروپ کی صورت میں احتجاج منظم کر کے بدی کے خلاف مزاحم ہوں اور شریعت کے نفاذ کا مطالبہ بتکرار کرتے رہیں۔

☆ گلی، محلے، گاؤں کی سطح پر مسلمانوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ آپس کے باہمی تنازعات میں اللہ کے باغی نظامِ پولیس وکچہری کی بجائے مسجد کو مرکز بناتے ہوئے علمائے کرام سے فیصلے کروائیں اور اس مقصد کے لیے علمائے کرام بھی دارالافتا کے ساتھ ساتھ دارالقضا قائم فرمائیں۔

☆ ہر سطح کے یہ گروپ اہل حق علما کی قیادت میں اپنی اپنی سطح پر پاکستان سے امریکی نفوذ، ڈرون حملوں اور سپلائی سامان کی واپسی کو روکنے سے لے کر تعلیم اور تجارت تک کے تمام اہم امور میں امریکی غلامی کے خاتمے کے لیے آواز اٹھائیں اور اسلامی سرزمینوں پر مسلط نظام ہائے باطلہ کا ابطال بھی کریں۔

☆ یہ گروہ ہر سطح پر مسلمانوں کی رفاہی خدمات مثلاً اعانتِ بیوگان، یتامیٰ، مساکین اور علاج معالجے کی ضروریات کی فراہمی وغیرہ کے لیے ہر ممکن اقدامات منظم کریں۔

ان چند اقدامات سے شریعت کے قیام کے لیے ایک قوت بھی منظم ہو جائے گی اور عملی قدم بھی اٹھنے شروع ہو جائیں گے۔ لیکن ضرورا س امر کی ہے کہ ہر صاحبِ ایمان اس کام کے لیے کسی اور کا انتظار کرنے کی بجائے خود کمرِ ہمت کسے اور موثر تدابیر سے کام کا آغاز کر دے، اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے شامل حال ہوگی اور کل قیامت کو یہ عذر پیش کر سکیں گے کہ ہم سے جو ہو سکا کر گزرے۔ ان اقدامات کے ساتھ ساتھ امیر جماعۃ القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے فرمودہ سات نکاتی 'وثیقہ نصرتِ اسلام' کو مسلمانوں کی علمی، فکری، نظریاتی اور منہجی تربیت کے لیے بنیادی اساس مان کر اس کے مطابق عملی خاکہ مرتب کیا جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ معاشرے میں درس قرآن کے حلقے، اصلاحی مجالس اور دینی اجتماعات کے سلسلے الحمدللہ روز افزوں بڑھ رہے ہیں لیکن اللہ سے بغاوت اور منکرات بھی اسی قدر پھیل رہی ہیں......اس کی وجہ یہ ہے کہ منکرات کا انسداد کرنے کا عمل کسی بھی سطح پر منظم نہیں، اس لیے لامحالہ طور پر دین سے محبت کرنے والا فرد یا اُس کے گھرانہ بھی کسی نہ کسی طور پر اُن کا شکار ہو جاتا ہے، اس کا حل من رای منکم منکرا......الخ کی حدیث مبارکہ کو لائحہ عمل بنانے سے ہی ممکن ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ دنیا کے شرق وغرب میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے قیام کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا مبارک عمل شروع ہو چکا ہے۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان سے چلنے والی یہ مبارک ہوائیں اب یمن، صومالیہ، لیبیا، عراق، شام، مالی، موریطانیہ، الجزائر، شیشان، قوقاز اور خود ہمارے ہاں پاکستان میں فضا کو معطر کیے ہوئے ہیں۔ نصیبے والے لوگ ہیں وہ' جنہیں اُن کے مالک نے توفیق دی اور چُنا کہ اپنی جانوں کے بدلے اپنے اللہ کی جنت کی خریداری کر رہے ہیں۔ یہ اللہ والے اپنے کٹے پھٹے جسموں، بہتے خون، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑے ہاتھ پاؤں کے ذریعے ہمیں اور تمام امتِ مسلمہ کو پکار رہے ہیں **من انصاری الی اللّٰہ**......**من انصاری الی اللّٰہ**......**من انصاری الی اللّٰہ** کیا رمضان کی ان مبارک ساعتوں میں کوئی ہے جو دارمے، درمے، قدمے، سخنے' بزبان حال اور قال یہ کہے **نحن انصار اللّٰہ**!!!

ذکرِ الٰہی کی برکات

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

ذکر الٰہی، اللہ تعالیٰ کی اطاعات وعبادات میں سب سے بڑا معاون ہے کیونکہ ذکر کی تاثیر سے انسان کو اطاعاتِ الٰہی سے انس ومحبت ہوجاتی ہے اور وہ بالکل سہل و آسان معلوم ہوتی ہیں۔طبیعت میں کچھ کوفت نہیں ہوتی بلکہ انہیں ادا کرنے میں اسے اس قدر حظ وسرور اور لذت حاصل ہوتی ہے اس قدر خوشی ومسرت ہوتی ہے او راس قدر آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ نہ اسے اس سے مشقت معلوم ہوتی ہے نہ طبیعت میں گرانی کا احساس ہوتا ہے جتنی کہ غافل انسان کو غافل رہ کر تکلیف ومشقت معلوم ہوتی ہے۔تجربہ و مشاہدہ اس کا شاہد ومؤید ہے جس سے خود بخود حقیقت حال منکشف ہوسکتی ہے۔

ذکر الٰہی ......تمام مشکلات کا حل :

ذکرِ الٰہی ہر مشکل کو آسان، صَعب کو سہل، عسر کو یسر اور ثقیل کو خفیف کردیتا ہے کیونکہ کوئی ایسی مشکل نہیں جو ذکر کی برکت سے آسان نہ ہو، کوئی عسیر نہیں جو یسیر نہ ہو، کوئی مشقت نہیں جو خفیف نہ ہو، کوئی شدت وسختی نہیں جو زائل نہ ہو، کوئی مصیبت نہیں جو اس کی برکت سے دور نہ ہوسکے......سو ذکر الٰہی ہی ایک ایسی چیز ہے جو شدت وسختی کے بعد کشادگی، تنگی کے بعد آسانی، عسر کے بعد یسر اور رنج وغم کے بعد مسرت وفرحت کا موجب بنتی ہے۔

ذکر......خطرات سے دوری:

ذکر دل سے تمام خوف وخطرات اور ہولناکیوں کو دفع کرتا اور تحصیل امن میں عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے کیونکہ سخت سے سخت خوف وخطرات اور ہولناک مصیبتوں میں گھرے ہوئے انسان کے لیے بھی کوئی چیز ذکر سے زیادہ نافع اور فائدہ مند نہیں۔ذاکر اللہ تعالیٰ کا جتنا ذکر کرتا ہے اتنا ہی اسے امن حاصل ہوتا ہے اور خطرات زائل ہوتے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ وہی خطرات جو اس کے لیے خوف کا موجب ہوتے ہیں امن سے بدل جاتے ہیں۔مگر اس کے برعکس غافل انسان امن کے باوجود خوف زدہ رہتا ہے کہ وہی امن اس کے لیے خطرات کا سبب بن جاتس ہے۔

ذکر......قوتِ جسمانی کا باعث:

ذکر سے ذاکر کے اندر اس قدر قوت بھر جاتی ہے کہ ذاکر وہ کام کرگزرتا ہے جس کا ذکر کے بغیر وہم وگمان میں بھی تصور نہیں آسکتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی قوت روحانی:

میں نے خود شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے طریق وعادت، آپ کے کلام اور تحریر وکتابت میں عجیب وغریب قوت دیکھی۔آپ صرف ایک ایک دن میں اس قدر تصنیف کرجاتے کہ ایک ناسخ وکاتب ہفتہ بھر بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ میں تحریر نہیں کرسکتا۔تحریر وتصنیف اور قلم ہی پر یہ معاملہ موقوف نہیں بلکہ آپ میدان جنگ کے بھی دھنی تھے۔چنانچہ جہاد وقتال میں آپ نے وہ وہ کارہائے نمایاں دکھلائے کہ بڑے بڑے بہادروں اور سورماؤں کے منہ کھلے کے کھلے رہ جاتے تھے۔

حضرت فاطمہؓ کی دعا:

اس کی دلیل اس واقعہ سے بھی مل سکتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی کی مشقت اور دیگر کاروبار زندگی کی زیادتی و تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم وغیرہ کا تقاضا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور آپؓ کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ (نوکر کے عوض) رات سوتے وقت تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں اور فرمایا کہ نوکر کی بجائے یہ کلمے تمہارے لیے بہتر ہیں۔کسی نے کہا جو ان کلمات پر مداومت کرے گا اسے اتنی قوت حاصل ہوجاتی ہے جو نوکر سے مستغنی کردیتی ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ سے بڑے بڑے مسائل حل ہوتے ہیں:

میں نے اس کے متعلّق شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کو ایک اثر ذکر کرتے ہوئے سنا تھا۔آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ ’’فرشتوں کو جب عرش الٰہی اٹھانے کا حکم ملا تو کہنے لگے: اے ہمارے آقا! ہم آپ کا عرش کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ جب کہ اس پر آپ کی عظمت وجلال کا بوجھ موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا پڑھو لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو انہوں نے پڑھتے ہی عرش اٹھالیا‘‘۔

بعدازاں بعینہٖ یہ اثر مجھے مل گیا کہ ابن ابی الدنیاؒ نے یہی اثر لیث بن سعدؒ از معاویہ بن صالحؒ سے ذکر فرمایا کہ معاویہ بن صالحؒ نے کہا ہمارے اساتذہ نے بیان فرمایا کہ روایت پہنچی ہے کہ ’’عرش الٰہی جب پانی پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حاملین عرش کو پیدا کیا۔انہوں نے دریافت کیا پروردگار! آپ نے ہمیں کس لیے پیدا کیا ہے؟ ارشاد ہوا اپنی تخت برداری کے لیے، کہنے لگے یا اللہ! آپ کا عرش اٹھانے کی طاقت کس کو ہے؟ حالانکہ اس پر آپ کی عظمت وجلال اور رعب ووقار موجود ہے۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

یکم مئی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............بارودی سرنگ دھماکہ............3 صلیبی فوجی ہلاک

اصلاح واستفادہ سے کوئی مستغنی نہیں

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ علیہ

الحمدلله رب العالمین، والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین :محمد بن عبدالله الأمین، ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین

جن لوگوں کو کسی مدرسہ میں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے، یا وہ کسی بزرگ کی خدمت میں استفادے اور تربیت کے لیے حاضر ہوئے ہیں، ان کو اس کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ زمانہ خواہ کتنا ہی گزر جائے، اس طالب علم کے لیے اپنے مدرسہ میں کھڑے ہو کر کچھ بیان کرنا یا اس جگہ جہاں وہ استفادے کے لیے حاضر ہوا کرتا تھا کچھ عرض کرنا کتنا مشکل کام ہے۔

میری مثال بالکل ایسی ہے، اس لیے کہ میں ہمیشہ اپنے بزرگوں کی خدمت میں اور خصوصاً آخری دور میں حضرت مولانا (شاہ وصی اللہ صاحبؒ) کی خدمت میں محض اس لیے آتا تھا کہ کوئی ایسی بات سننے میں آئے جس سے دل میں کچھ کیفیت پیدا ہو، یقین میں اضافہ ہو اور اس میں ایمانی حلاوت نصیب ہو اور رسم وصورت میں حقیقت پیدا ہو۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ کچھ لکھ پڑھ جاتے ہیں یا ان کو کچھ تصنیف وتالیف کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی طرف کچھ نگاہیں اٹھنے لگتی ہیں کہ ہم بھی کچھ جانتے بوجھتے ہیں تو پھر اب ان کو کچھ سننے کی اور کہیں جانے کی اور کسی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں تو ان کا یہ خیال بالکل صحیح نہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دور میں بھی اور کسی عمر میں بھی اور کسی حالت میں بھی استفادے سے بلکہ اصلاح سے مستغنی نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کو بھی اپنے ایمان کی فکر رہتی تھی:

ہمہ شما کا تو خیر ذکر کیا ہے؟ جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صحبت حاصل تھی، جس کو کیمیا اثر کہنا بھی حقیقت میں اس کی کچھ تعریف نہ ہوگی، بس یوں سمجھئے کہ ایسی پاک صحبت، جس کے بعد کسی صحبت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور کوئی صحبت اس سے بڑھ کر مؤثر نہیں ہو سکتی، مگر پھر بھی صحابہ کرامؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ اس بات کی فکر وطلب رہتی تھی کہ اپنے ایمان میں اضافہ کریں اور ہمارے قلوب میں وہی سوز وگداز اور وہ کیفیات پیدا ہوں جو صحبت نبوی علی صاحبھا السلام میں حاصل ہوا کرتی تھیں یا کم از کم اس کا اثر یا عکس ہی نصیب ہو جائے۔ چناں چہ بخاری شریف میں ایک جلیل القدر صحابیؓ کا یہ قول امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے اِجلس بنا نؤمن ساعة آ ؤ بھائی! تھوڑی دیر بیٹھ کر ذرا ایمان کی باتیں کر لیں اور ایمان کا مزہ اٹھا لیں، ایمان کے جھونکے آئیں اور ہم اس سے لطف اندوز ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہؓ کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو بعد والے کیوں کر اس سے مستغنی ہو سکتے ہیں؟ بلکہ واقعہ یہ ہے اور جن لوگوں کو تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ کہنے سننے سے آدمی کے قلب میں ضرور ایک بے کیفی سی پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں سننا کہنے سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے، کہنے سے اتنی بے کیفی قلب میں نہیں پیدا ہوتی ہے جتنی سننے سے ہوتی ہے، اس لیے ایسے لوگوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ کبھی سامع ہوں، قائل نہ ہوں اور کبھی صرف مستفید ہوں، مفید نہ ہوں اور کبھی مخاطَب ہوں مخاطِب نہ ہوں اور ہمہ تن گوش ہو کر کسی اللہ والے کی باتیں سنیں، تاکہ قلب میں ایسا کیف پیدا ہو جس سے قلب کی زندگی ہے۔

اپنے کو ہمیشہ قابل اصلاح سمجھنا چاہیے:

غرض جن لوگوں کو ذرا بھی تجربہ ہے، ان کے قلوب مردہ نہیں ہو چکے ہیں وہ خود جانتے ہیں کہ ان کو دوسروں سے ہزار درجہ زیادہ اپنے ایمان کو تازہ کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ والوں کی بات ادب وتعظیم کے ساتھ سننے کی ضرورت ہے، اگر وہ سمجھیں کہ ہم مستغنی ہیں یا ہم بھرے ہوئے ہیں، تو ان سے زیادہ محروم وبدقسمت کوئی نہیں، بزرگانِ دین نے اس کی ایسی مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر کوئی فقیر اس طرح صدا لگائے کہ یوں تو میرے پاس سب کچھ ہے، ہمارا کشکول بھی بھرا ہوا ہے، پھر بھی صدا لگاتا ہوں تو بڑے سے بڑے سخی کے اندر سخاوت کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا، اس کے لیے تو اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے کو محتاج ظاہر کیا جائے۔ یہی حال اب یہاں بھی ہونا چاہیے (یعنی اللہ والوں کے ہاں) ان حضرات کے یہاں اس طرح سے حاضر ہونا چاہیے کہ ہم بالکل خالی ہیں، اللہ کے در کے مفلس ومحتاج بن کر آپ کی خدمت میں کچھ لینے کے لیے آئے ہیں۔

مجھے یہاں سے بہت فائدہ ہوا:

واقعہ یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد مجھے اس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ میں ایسے حضرات کی خدمت میں حاضری دوں اور پھر ایسے دور میں اور ہمارے جوار میں حضرت مولانا وصی اللہ صاحبؒ سے زیادہ شفقت کرنے والا النظر میں کوئی نہیں تھا اور مناسبت کی بات تو بالکل غیر اختیاری ہے، اس کے لیے کوئی معلوم اور متعین اصول نہیں ہیں، کیوں ہوتی ہے؟ کب ہوتی ہے؟ کیسے ہوتی ہے؟ اس کے اصول تو کسی بڑے سے بڑے حکیم نے بھی نہیں بتائے تو مناسبت من جانب اللہ ایک چیز ہے، بہرحال حضرت کی صحبت سے مجھے فائدہ ہوتا تھا، حضرت کی شفقتوں سے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، وہ تو دوستوں کو اور یہاں کے حاضر باش بزرگوں کو یاد ہوں گی، باقی سب سے بڑا فائدہ یہاں

کی حاضری میں مجھے یہ ہوتا تھا (جس کی شاید آپ حضرات توقع نہ کریں گے) وہ یہ کہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم یہاں بالکل عامی ہیں اور گنوار ہیں، ہمیں ان چیزوں کی ہوا بھی نہیں لگی اور یہ کہ دین کی حقیقت ان ہی حضرات کے یہاں آ کر معلوم ہوتی، اگر کوئی اور فائدہ نہ ہوتا، سوائے اس اصول اور کلی فائدے کے تو سب سے بڑا فائدہ یہی تھا کہ کہیں تو آدمی کو یہ معلوم ہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا، کہیں تو آدمی کو معلوم ہو کہ وہ محتاج ہے، تو سب سے بڑی چوٹ جو یہاں آ کر دماغ پر لگتی تھی وہ یہ تھی کہ ہم تو بالکل عامی اور جاہل ہیں، ہمیں تو صرف نقوش آتے ہیں، باقی دین کی حقیقت سے ہم بہت دور نظر آتے ہیں، اس کو علامہ اقبال نے کسی کے متعلّق کہا ہے:

؎ سرِ دیں ما را خبر او را نظر

او درونِ خانہ ما بیرونِ در

یعنی ہمارے لیے دین کی حقیقت سنی سنائی چیز ہے اور ان کے لیے جانچی پرکھی، دیکھی بھالی اور چکھی ہوئی چیز ہے، وہ گھر کے اندر ہیں اور ہم گھر سے باہر۔ غرض بزرگانِ دین کے یہاں جا کر آدمی کی سمجھ میں یہ بات آ جاتی ہے، خاص کر پڑھے لکھے لوگوں کی سمجھ میں کہ ہمیں اپنی صورت میں حقیقت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے قالب میں روح پیدا کرنے کی حاجت ہے، یہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔

سید صاحبؒ کا مولانا تھانویؒ سے استفادہ:

مجھے یاد ہے کہ حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے جب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے رجوع کیا تو ان کے بہت سے غالی معتقدین کو ناگوار ہوا اور سید صاحبؒ سے احتجاج کیا کہ ہماری جماعت کی ایک طرح کی سبکی ہوئی کہ ہم نے آپ کو بڑا بنایا تھا، گویا آپ شیخ الکل تھے اور ہر چیز میں آپ امام کا درجہ رکھتے تھے اور آپ نے دوسرے کا دامن پکڑ لیا تو اس سے ہماری خفت ہوئی، اس پر ایک دن سید صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ عجیب لوگ ہیں، ایک طرف تو میرے معتقد بنتے ہیں دوسری طرف مجھ ہی پر اعتماد نہیں کرتے، یعنی میں اپنا فائدہ سمجھ کر وہاں گیا تو ان کو اس سے اختلاف ہے، گویا میرے استاد بن کر مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کہاں چلے گئے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں ان سے پوچھ کر وہاں جاتا، میں تو اپنا فائدہ اس میں دیکھتا ہوں اور آپ کی خاطر وہاں نہ جاؤں، گویا اس دولت سے میں محروم رہوں۔

سب سے بڑی ذہانت روح کی ذہانت ہے:

ان حضرات کے یہاں جو باتیں ملتی ہیں وہ صرف نکتے اور موشگافیاں نہیں ہیں، وہ تو ذہانت کا نتیجہ ہے، درحقیقت ذہانت کے چار درجے ہیں اور ذہانت کا آخری درجہ ہے روح کی ذہانت۔ یہ روح کی ذہانت ایسی لطیف ہے کہ اس کا بیان الفاظ میں مشکل ہے، جہاں سرحدیں ختم ہوتی ہیں دماغ کی ذہانت کی (جس سے پہلے زبان کی ذہانت کا درجہ تھا) وہاں سے قلب کی ذہانت شروع ہوتی ہے اور جہاں قلب کی ذہانت کی سرحد ختم ہوتی ہے وہاں سے روح کی ذہانت کی سرحد شروع ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ان مخلص اور مقبول بندوں کو حاصل ہوتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ تربیت کا کام لیتے ہیں۔ خصوصی طور پر ان حضرات کے یہاں جو چیز مجھے محسوس ہوتی ہے وہ یہی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا فضل ہے کہ بغیر کسی وجہ کے، جس کی وجہ مجھے خود نہیں معلوم، اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کے پاس مجھے پہنچا دیا، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے یہاں ہم نے روح کی ذہانت کے کھلے نمونے دیکھے اور پھر حضرت (شاہ وصی اللہ صاحبؒ) میں، میں نے ان دونوں بزرگوں میں بہت زیادہ مشابہت دیکھی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بزرگوں سے الگ الگ کام لیا، ذوق بھی دونوں کا الگ الگ تھا، لیکن بہت سی چیزوں میں مشارکت تھی، خصوصاً قلب کی ذہانت اور روح کی ذہانت میں۔

فوق کل ذی علم علیم:

بہرکیف میں ان حضرات کے یہاں اس لیے آیا کرتا تھا کہ کبھی تو اس پُر رعونت اور فریب خوردہ کو یہ محسوس ہو کہ وہ کچھ نہیں ہے کیوں کہ اس سے بڑھ کر آدمی کے لیے کوئی چیز خطرناک نہیں ہے کہ اس کو کبھی محسوس نہ ہو کہ کوئی کوچہ ایسا بھی ہے جس سے وہ واقف نہیں اور خاص طور سے دین کے متعلّق اگر یہ ذہن میں آ جائے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے اور اب مجھے کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں، تو اس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں ہے، ایسا آدمی جو بھی دعویٰ کر دے بعید نہیں ہے اور اسی طرح کے لوگوں نے دعویٰ کیا بھی ہے۔ ان لوگوں نے دعویٰ نہیں کیا جو پہاڑ کے نیچے کھڑے تھے کہ جب سر اٹھاتے تو دیکھتے کہ آسمان بھی بہت اونچا ہے۔ بلکہ جو لوگ سمجھے کہ ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے ہیں انہوں نے دعویٰ کیا ہے، انسان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی چیز محافظ نہیں اور اس پر یہ بڑا فضل ہے کہ اس کو یہ معلوم ہو کہ دین کی ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں جا کر دین کی وہ باتیں سننے میں آ سکتی ہیں جن سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارا میدان نہیں اور یہاں ہمارا گزر نہیں۔

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا:

کوئی شخص اگر ایسا ہو کہ بولنے پر آئے تو بولتا جائے اور لکھنے پر آئے تو لکھتا جائے اور دنیا بھر کے لوگ مل کر اس کی تعریف کرنے لگیں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، بلکہ سرّ دین جس کو علامہ اقبال نے کہا ہے اس کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور وہ اللہ کے ان خاص بندوں ہی کے پاس ہوتا ہے، یہی چیز تھی جس کی وجہ سے حضرت ملا نظام الدین بانی درس نظامیہ نے سید عبدالرزاق بانسویؒ کا دامن پکڑا، جو بالکل ہمارے بارہ بنکی اور لکھنؤ کے دیہات کی بولی بولتے تھے، جیسے آوت ہے، جاوت ہے۔ (یعنی آتا ہے، جاتا ہے) یہ ان کی زبان تھی، مگر ملا نظام الدینؒ کا حال یہ ہے کہ مناقب رزاقیہ میں دیکھتے چلے

یکم مئی: صوبہ پکتیکا.........ضلع ارگون.........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........6 نیٹو فوجی ہلاک.........ایک ٹینک تباہ

جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو ان کے سامنے بالکل ہیچ سمجھ رہے ہیں اور آپ ہر دور میں اس کی مثال دیکھیں گے، تیرہویں صدی میں مولانا عبدالحیٔ صاحبؒ، جن کو شاہ عبدالعزیز صاحبؒ خود شیخ الاسلام کا لقب دیتے ہیں اور مولانا اشاہ سماعیل شہیدؒ جن کو (شاہ صاحبؒ) حجۃ الاسلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں، چناں چہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام مولانا عبدالحیٔؒ اور حجۃ الاسلام مولانا اسماعیل شہیدؒ اگر چہ یہ دونوں میرے عزیز ہیں اور مجھ سے چھوٹے ہیں، مگر اظہار حق واجب ہے، اس لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو وہ مقام عنایت فرمایا ہے کہ جو کم تر کسی کو حاصل ہے، نیز فرماتے ہیں کہ ان کو مجھ سے کم نہ سمجھو۔ تو ان لوگوں کو دیکھئے کہ سید احمد شہیدؒ سے رجوع ہوئے، جو کہ اُمّی تو نہیں تھے، مگر محض فارسی داں تھے اور جو کوئی پاس سے گزرتا اس سے پوچھتے ارے بھائی! اس لفظ کے کیا معنی ہیں ذرا بتاتے جائیے۔ ان کا یہ علم تھا اور مولانا عبدالحیٔؒ سے تو انہوں نے پڑھا بھی تھا، اس کے باوجود ان دونوں حضرات نے سید صاحبؒ کی رکاب جو تھامی ہے تو مرتے دم تک نہیں چھوڑی، جب کوئی پوچھتا کہ آپ لوگوں نے سید صاحب میں کیا بات دیکھی جس کی وجہ سے ان کی طرف رجوع کیا، حالاں کہ وہ علم میں بھی آپ کے مقابلے میں کوئی مقام نہیں رکھتے؟ تو فرماتے: بھائی! ہم کو نماز پڑھنی بھی نہ آتی تھی، انہوں نے نماز پڑھنا سکھایا، روزہ رکھنا نہ آتا تھا انہوں نے روزہ رکھنا سکھایا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جیسی اور بہت سی چیزیں ہیں، یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی جگہ ایسی ہو جہاں پڑھے لکھوں کو بھی جا کر معلوم ہو کہ میں کچھ نہیں ہوں، اگر خوانخواستہ ایسی جگہیں ختم ہو گئیں اور ایسے اللہ کے بندے نہ رہے، اگر صرف مدّعیانِ علم رہ گئے اور ہم جیسے لوگ رہ گئے جن کے متعلّق لوگ معلوم نہیں کیا کیا سمجھتے ہیں تو یہ بڑے خطرے کی بات ہے:

؎ عالم نشود ویراں تا میکدہ آباد است

اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ کچھ ایسے حضرات موجود ہیں، جہاں نہ کسی خوش بیانی کی ضرورت ہے اور نہ کسی بڑے وسیع مطالعہ کی حاجت، یہ سب چیزیں تو ہر جگہ موجود ہیں۔

علم کتاب وعلم لدنّی میں فرق ہے:

میں تو کہا بھی کرتا ہوں اور اس میں تنہا نہیں ہوں کہ آج کل کے علما کے وعظ میں میرا جی نہیں لگتا۔ جلسے کی تحقیر اور علما کی تنقیص نہیں کرتا اور اس کے فائدہ کا بھی انکار نہیں، لیکن خدا جانے کیا بات ہے؟ بیماری ہی سمجھ لیجیے کہ میرا جی نہیں لگتا، ہمارا جی تو بس ایسے وعظ میں لگتا ہے جس میں خالص اللہ اور اس کے رسول کی بات پرانے انداز سے کہی جائے اور جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا جائے، چناں چہ جب یہ حضرات تقریر کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ یہ کتابی علم ہے، نہ کتابوں کی باتیں ہیں، بلکہ یہ علمی باتیں ہیں، سیدھی سادی دین کی باتیں اور ایسے انداز سے کہی جاتی ہیں کہ ہم کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت مولاناؒ کی خدمت میں بھی ہم جب آتے تھے تو معلوم ہوتا کہ جو کچھ فرمارہے ہیں وہ حقیقت ہے اور ان کے یہاں لب لباب ہے، یہ نہیں کہ ایک چیز کو خوب پھیلا کر بیان کیا جا رہا ہے، یہ چیز تو ہم کو دوسری جگہ نہیں ملتی، ہمارے یہاں کتب خانے ہیں اور دوسرے ذرائع ہیں جن سے ہم کسی بھی مضمون کو پھیلا سکتے ہیں، لیکن ان حضرات کے یہاں جو حقائق ہیں ان کی نوعیت ہی کچھ اور ہے۔

مولانا جامی صاحبؒ نے ایک عالم کا جو مکالمہ سنایا کہ میں اور جگہوں پر گیا وہاں یہ چیز محسوس نہ ہوئی جو حضرت کی خدمت میں آ کر محسوس ہوئی، اس کے متعلّق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بزرگوں کے یہاں کوئی نیا دین، کوئی نیا علم، کوئی نئی تحقیق، کوئی نیا انکشاف نہیں ہے، اس بارے میں بھی لوگ بہت غلط فہمی میں ہیں، معلوم نہیں کیا سمجھتے ہیں کہ بزرگانِ دین کے یہاں جا کر کیسے کیسے دین کے اسرار نِکات اور عجیب عجیب تحقیقات سننے میں آئیں گی، کہیں کہیں یہ بھی ہوتا ہے۔ مجدد الف ثانیؒ اور شیخ مخدوم یحییٰ بہاریؒ کے یہاں تو ایسے ایسے نکات ہیں کہ بڑے بڑے فلسفی ان کے سننے کے بعد کان پکڑ لیں اور سمجھیں کہ مجھے تو علم کی ہوا بھی نہیں لگی، لیکن ان حضرات کے یہاں سے جو چیز لینے کی ہے وہ یہ کہ صورت اور رسم میں حقیقت پیدا کی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی خلاصہ بھی ہے تصوف کا، جس کا مطلب گویا بس اس کے سوا کچھ نہیں کہ نماز تو پڑھتے ہیں، صحیح نماز پڑھنے لگیں اور دین کے سارے شعبوں میں حقیقت نہیں تھی، نیت صحیح نہیں تھی، اخلاص صحیح نہیں تھا، حقیقت پیدا ہو جائے اور نیت درست ہو جائے، نیز ان کا ادب واحترام پیدا ہو جائے، احکام شرعیہ کا اہتمام اور انتظام یہ دونوں ہی چیزیں ضروری ہیں۔

حضرت مولانا وصی اللہؒ کی تصنیف تصوف اور نسبتِ صوفیہ اس سلسلہ کی بہترین چیز ہے، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ دوسری زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ کیا جائے اور علما خاص طور پر اس کو پڑھیں، کیوں کہ تصوف کی اصطلاح نے ہی اس پر پردہ ڈال دیا ہے، لہٰذا بجائے تصوف کے، جیسا کہ حضرت مولاناؒ کا معمول تھا، اس کو نسبتِ احسان یا حقیقت سے تعبیر کیا جائے، اگر سب حضرات مل کر اس بات کو قبول کر لیں اور گویا یہ کام مشکل ہے لیکن اگر ہو جائے تو کیا خوب ہے کہ منکرین تصوف سے ہمارا آدھا اختلاف تو اسی سے ختم ہو جائے گا۔

اخلاص نیت واحتساب تصوف ہے:

تصوف کا لب لباب اور خلاصہ یہی ہے کہ جو کچھ ہم صبح سے شام تک کرتے رہتے ہیں، بغیر نیت کے اور بغیر کسی احتساب کے، وہ ہم احتساب اور نیت کے ساتھ کرنے لگیں۔ ہمارے اندر اصلیت پیدا ہو جائے، نیز اس کی اہمیّت پیدا ہو جائے، گویا نمک ہے، مگر اس میں نمکینی نہیں ہے، شکر ہے، مگر اس میں مٹھاس نہیں ہے، مٹھاس پیدا ہو جائے، پانی ہے، مگر اس میں برودت اور تسلی دینے اور پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں، وہ ایسا ہو

جائے کہ اس سے ہمارا حلق تر ہو رہا ہو، ہمارے جسم کا ایک ایک عضو تر ہو رہا ہو اور ہماری زبان سے اللہ کا شکر ادا ہو، ہمارے اور پانی کے درمیان جو رشتہ ہے حقیقت میں وہ ٹوٹ گیا ہے۔ پانی بھی موجود ہے اور ہم بھی ہیں، لیکن پانی سے جو فائدہ ہم کو پہنچنا چاہیے وہ نہیں پہنچ رہا ہے، اس میں پانی کا نقص کم اور ہمارا نقص زیادہ ہے، بس یوں سمجھ لیجیے کہ ہمارے اور اس کے درمیان پل ٹوٹ گیا ہے، پل تعمیر کر لیجیے، تاکہ اپنا کام کرنے لگے، اللہ کی نعمتیں بٹ رہی ہیں، اللہ کی دنیا بالکل اسی طریقے سے ہے جیسی تھی، لیکن اس سے استفادہ کے جو وسائل تھے وہ کمزور ہوگئے ہیں۔ بقول اکبر مرحوم

؎ اللہ کی راہ اب تک ہے کھلی آثار ونشاں سب قائم ہیں
اللہ کے بندوں نے لیکن اس راہ پر چلنا چھوڑ دیا

یہی حال دین کی نعمتوں کا ہے، قرآن وہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وہی، احکام شرعیہ سب وہی اور ان پر اللہ کے جو وعدے ہیں سب برحق، لیکن ہمارے اور ان کے درمیان جو رشتہ ہونا چاہیے تھا اعتقاد کا، یقین کا، بھروسے کا اور شوق کا، وہ ٹوٹ چکا ہے، اسی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے، بس یہی چیزیں ان حضرات سے لینے کی ضرورت ہے اور اسی کے وہ امام تھے۔ ان کی تحریریں اور ان کے ملفوظات اور ارشادات اب بھی موجود ہیں اور ان میں وہی تاثیر ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرتؒ نے جو گرامی نامہ میرے نام تحریر فرمایا تھا، اس میں خواجہ محمد معصومؒ کی ایک عبارت بھی نقل فرمائی تھی، جس میں **ففروا الی اللہ** تحریر تھا، میں نے جب حضرت کا وہ خط پڑھا تو مجھ پر کئی دن تک اس کا اثر رہا، خواجہ محمد معصومؒ کا مضمون بالکل ایسا ہوا کہ ایک زندہ چیز ہے اور ابھی کسی اللہ کے بندے نے لکھا ہے۔ ایک تو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی تحریر، پھر حضرتؒ کا اس کو نقل کرنا، ان دونوں باتوں کے امتزاج سے اس میں اثر ہی دوسرا تھا۔

خدا کا شکر ہے جائے بزرگان بجائے بزرگاں آج حضرت تو نہیں ہیں، مگر حضرتؒ کے جو معمولات تھے اور ان کی اصلاح وتربیت کا جو طریقہ تھا وہ آپ حضرات نے اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے جاری رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ذکر الٰہی کی برکات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہیں اسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ انہوں نے بار بار اسی سوال کا اعادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پڑھو لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ پڑھتے ہی انہوں نے فوراً عرش الٰہی کو اٹھا لیا اور بڑے بڑے مشکل معاملات کو طے کرنے، تکلیفیں سہہ جانے، شاہی درباروں تک رسائی اور بڑے بڑے بادشاہوں سے نہ جھجکنے میں بلکہ ہولناک سے ہولناک اور خطرناک سے خطرناک حالتوں میں صحیح سالم نکل جانے میں اس کلمہ بابرکت کی عجیب وغریب تاثیر دیکھی ہے۔ اس میں فقر وفاقہ اور افلاس دور کرنے کی قوت وتاثیر بھی موجود ہے۔

چنانچہ ابن ابی الدنیاؒ بواسطہ لیث بن سعدؒ، معاویہ بن صالح بواسطہ ابن وداعہؒ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو روزانہ سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے وہ کبھی مفلس نہیں ہوگا''۔

حبیب بن سلمہؓ کو جب دشمن سے مقابلہ کرنا یا کوئی قلعہ فتح کرنا ہوتا تو اسے پڑھنے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کوئی رومی قلعہ فتح کرنے گئے ہی تھے کہ دشمن کو شکست فاش ہوئی، دیگر مسلمانوں نے بھی زور سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور نعرۂ تکبیر کہا تو فوراً قلعہ بھی زمین پر دھڑام سے آ گرا۔

اهل جنت کی جیت:

میدانِ مقابلہ میں جملہ اعمال آخرت کا مقابلہ ہو رہا ہے جس میں ذکر گزار اور ذاکر لوگ ہی جیت رہے ہیں لیکن فی الحال دنیا کی غبار آلود زندگی ان کے غلبہ وجیت کی روایت سے مانع ہے۔ اس دنیوی زندگی کے گرد وغبار ہٹتے ہی روز روشن کی طرح سب کچھ عیاں ہو جائے گا اور تمام لوگ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ انہوں نے میدان مار لیا ہے۔

ولید بن مسلمؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن عجلانؒ نے غفرہؒ کے عمرؒ نامی غلام سے سنا کہ قیامت کے روز جب اعمال کے ثواب سے پردہ منکشف ہوگا تو ذکر سے کوئی عمل لوگوں کو افضل دکھائی نہیں دے گا، اس وقت تمام لوگ افسوس کرنے لگ جائیں گے اور کہیں گے کہ افسوس ذکر سے زیادہ تو کوئی چیز ہمارے لیے آسان نہیں تھی (اور ہم محروم ہی رہ گئے)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سیروا اسبق المفردون قالوا وماالمفردون؟قال الذین اهتروا فی ذکر الله تعالیٰ یضع الذکر عنهم اوزارهم اهتروا بالشئی و فیه

''چلے چلو! مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: مفردون کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ذکر الٰہی میں ہر دم خوش رہتے ہیں اور ذکر ان کی تمام تکلیف ومصیبتیں رفع کر دیتا ہے''۔

اهتروا کا معنیٰ ''کسی چیز پر مست ودیوانہ ہوگئے، اس سے چمٹ گئے اور اسے اپنا شعار بنالیا''۔

☆☆☆☆☆

2 مئی: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........6 آئل ٹینکر تباہ.........4 فوجی ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دنیاوی عسرت وتنگی کو برداشت کرنا

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نہایت فقر و فاقہ اور غربت و افلاس کی زندگی بسر کرتے تھے۔ایک صحابیؓ نے ایک خاتون سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مہر کے لیے بھی ہے؟ بولے صرف یہ تہبند ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے یہ تہبند اس کو دے دیا تو پھر تمہاری پردہ پوشی کیوں کر ہو گی؟ کچھ اور تلاش کرو۔واپس آئے اور فرمایا کچھ نہیں ملا،فرمایا کچھ نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کہیں سے لاؤ،بولے وہ بھی نہیں ملتی،یہ سب کچھ تو نہ تھا لیکن روحانیت کا خزانہ ساتھ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی چند سورتوں پر نکاح پڑھا دیا۔(ابوداؤد)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ اور حضرت فضل بن عباسؓ خاندان نبوت سے تھے لیکن نکاح کا کوئی سامان نہ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ صدقہ وصول کرنے کی خدمت تفویض ہو جائے تو اس کے معاوضہ سے مہر وغیرہ کا سامان کریں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خدمت تو تفویض نہیں کی لیکن شادی کا دوسرا سامان کر دیا۔(ابوداؤد)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا تو ایک زرہ کے سوا مہر کے لیے کچھ نہ تھا،اس لیے اسی کو مہر میں دے دیا۔(ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن صخرؓ کو ایک بار کفارہ دینے کی ضرورت پیش آئی،اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔بولے میں تو صرف اپنی ذات کا مالک ہوں،اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ مسکینوں کو صدقہ دینے کو کہا،وہ بولے، رات فاقہ مستی کے ساتھ بسر کی گھر میں دانہ تک موجود نہیں......

اسی طرح ایک اور صحابیؓ کو کفارے میں صدقہ دینا پڑا لیکن ان کے پاس کچھ نہ تھا۔خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں عطا فرمائیں کہ جا کر فقرا کو دے دو،بولے کیا مجھ سے اور میرے اہل وعیال سے بھی زیادہ کوئی فقیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو تم ہی لوگ کھا جاؤ۔(ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ،سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے لیکن فقروفاقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار گھر میں آئے تو دیکھا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما رو رہے ہیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیوں رو رہے ہیں؟ بولیں بھوک سے بے تاب ہیں۔گھر سے بے تاب نکلے تو بازار میں ایک پڑا ہوا دینار پایا،اس کا آٹا اور گوشت خریدا لیکن محبت رسول کا یہ علم تھا کہ اس حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیے بغیر کھانا نہ کھایا۔(ابوداؤد)[یہ واقعہ لقطہ کے احکام سے پہلے کا ہے]

اصحاب صفہ کے تمام فضائل ومناقب میں سب سے نمایاں فضیلت ان کا فقر وفاقہ ہے۔ان کی یہ حالت تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو ضعف سے گر پڑتے تھے،بدو دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ پاگل ہیں۔

لباس:

ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کپڑوں کی نہایت تکلیف تھی۔حضرت عتبہ بن غزوان کا بیان ہے کہ میں ساتواں مسلمان ہوا اس وقت یہ حالت تھی کہ میں نے ایک چادر پائی تو تقسیم کر کے آدھی خود لی اور آدھی سعدؓ کو دی۔لیکن آج ہم ساتوں میں ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے۔

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جس کو گلے سے باندھ لیتے تھے کہ تہبند اور کرتا دونوں کا کام دے۔ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد ہوا ''کیا تم میں ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟''۔(ابوداؤد)

حضرت عمرو بن سلمہؓ نہایت صغیر السن صحابی تھے،جن کو حفظ قرآن کی بنا پر ان کے قبیلہ کے لوگوں نے اپنا امام بنایا تھا لیکن ان کی چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ جب سجدے میں جاتے تھے تو کشف عورت ہو جاتا تھا۔ایک صحابیہ نے یہ حالت دیکھی تو کہا کہ ''اپنے قاری کی ستر عورت کرو''۔اس پر لوگوں نے ان کو ایک قمیض خرید دی،قمیض کون سی بڑی چیز تھی لیکن ان کو اس پر اس قدر مسرت ہوئی کہ اسلام لانے کے بعد پھر انہیں کبھی ایسی مسرت حاصل نہیں ہوئی۔(ابوداؤد)

مہاجرین کو کپڑے کی اس قدر تکلیف تھی کہ جب قرآن مجید کے حلقہ درس میں شامل ہوتے تھے تو باہم مل جل کر بیٹھتے تھے کہ ایک کا جسم دوسرے کے جسم کی پردہ پوشی کر سکے۔

ان بزرگوں کے پاؤں میں جوتے نہ تھے،موزے نہ تھے،سر پر ٹوپی نہ تھی،بدن پر کرتہ نہ تھا۔چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو تمام صحابہؓ اسی حالت میں ان کی عیادت کو گئے۔(صحیح مسلم)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

3 مئی:صوبہ کابل.........سروبی.........صلیبی فوج کی مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.........4 صلیبی فوجی ہلاک.........4 زخمی

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کا اکرام کرے"۔

اکرام کا حکم:

اس حدیث مبارکہ میں اکرام کا حکم آیا ہے۔ اس لیے دعوت اور اکرام میں بخل نہیں کرنا چاہیے، جتنا زیادہ خرچ کیا جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اتنا مال اور بڑھائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ کی مہمان نوازی کے حیرت انگیز واقعات سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ بعض مرد وعورتیں اس میں بخل سے کام لیتے ہیں یا سستی کرتے ہیں، یہ نامناسب طریقہ ہے، ایک مومن کی شان کے مناسب نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب مہمان آئے تو وہ فوراً ایک بچھڑا بھون کر مہمان نوازی کے لیے لے آئے۔ مہمان کا اکرام کرنا انبیائے علیہم السلام کا طریقہ ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ عزیز واقارب، دوستوں اور غریب فقرا اور دین کی راہوں میں قربانیاں دینے والوں کا خوب اکرام کریں اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی خاطر کریں۔ اس اکرام میں جو تکلیف ہوگی اس میں خوب اجر ملے گا مہمانوں کو اپنے لیے رحمت سمجھیں زحمت نہ سمجھیں۔

اکرام کا مقصد:

اکرام کا مقصد صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہو نہ یہ کہ آنے والے مہمانوں کے سامنے نمبر بنایا اور اپنی حیثیت دکھانا ہو۔ اس لیے حسب استطاعت آنے والے مہمانوں کا اکرام مختلف طریقوں سے خوب کرنا چاہیے۔

ایک بھیانک غلطی:

عام طور پر بیویاں شوہروں پر شدید اصرار کرتی ہیں کہ فلاں رشتہ دار یا دیگر مہمان آرہے ہیں ان کے لیے سامان لانا ہے اور سامان کی ایک لمبی فہرست شوہروں کو تھما دیتی ہیں۔ شوہر اپنی مالی مجبوریوں کا اظہار کرتا ہے تو بیویاں بگڑ جاتی ہیں، سخت ناراض ہوتی ہیں اور طعن وتشنیع پر اتر آتی ہیں کہ اگلے کیا کہیں گے، میرے رشتہ داروں یا مہمانوں کے سامنے میری بے عزتی ہوجائے گی۔ اس طعن وتشنیع کو سن کر شوہر مجبور ہوجاتا ہے اور کہیں سے قرض لے کر انتظام کرتا ہے۔

ذہن میں رہے کہ کسی سے اس طرح مال حاصل کرنا جس میں اس کے نفس کی رضامندی شامل نہ ہو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ شوہر سے جب اس کے نفس کی رضامندی کے بغیر طعن وتشنیع کرکے اور سخت برہمی کا اظہار کرکے سامان منگوایا جائے گا تو اس سامان کا استعمال مشکوک ہوجائے گا۔ اس لیے عورتوں کو چاہیے کہ وہ مہمانوں کا اکرام اور دعوت ضرور کریں لیکن حسب استطاعت کریں۔ زیادہ تکلفات سے شوہر پر زیادہ بوجھ پڑے گا اور عورتوں پر بھی بوجھ پڑے گا کہ وہ زیادہ چیزیں تیار کریں گی۔

ایسے ہی بعض مرد حضرات عورتوں پر قسما قسم کے کھانوں کی تیاری کے لیے شدید اصرار کرتے ہیں۔ عورت اپنی صحت یا کسی اور مجبوری کا اظہار کرتی ہے تو بیوی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ تم میری عزت کا خیال نہیں کرتی، میرے مہمان کیا کہیں گے یا میرے رشتہ دار کیا کہیں گے۔ غرض یہ کہ اس پر اصرار کرکے اس سے قسما قسم کے کھانے پکواتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ آنے والے مہمانوں کے سامنے خوب واہ واہ ہوجائے۔ حالانکہ دعوت سے مقصد صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہونی چاہیے اور حسب توفیق و استطاعت مہمانوں کو خوش کرنا چاہیے۔ ہم شرعی اعتبار سے قطعاً اس کے مکلّف نہیں ہیں کہ ہم مہمانوں کا اپنی استطاعت سے زیادہ اکرام کریں۔

اکرام میں کھلانا ضروری نہیں:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اکرام میں کچھ کھلانا پلانا ضروری ہے اور وہ لوگ مہمانوں سے کھانے پینے پر شدید اصرار کرتے ہیں جب کہ بعض اوقات مہمان کی طبیعت کسی چیز کے کھانے کو نہیں چاہ رہی ہوتی لیکن میزبان پھر بھی اصرار کرتا ہے تو اس سے مہمان کو ذہنی اذیت ہوتی ہے۔

بعض میزبان ناسمجھی میں کھانے کے لیے زبردستی بٹھا دیتے ہیں اور کھانا بنانے میں کافی تاخیر ہوجاتی ہے اس سے مہمان کو ذہنی اذیت میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے ذہن میں رکھیں کہ اکرام کا اصل مقصد مہمان کو خوش کرنا ہے میزبان کو چاہیے کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھے کہ مہمان کس طرح خوش ہوگا۔ مہمان کو خوش کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو مروج ہیں اور بعض اگرچہ مروج تو نہیں لیکن اس سے مہمان کو خوشی زیادہ حاصل ہوگی اور مہمان اور میزبان دونوں بہت سی ذہنی کوفت سے بھی بچ جائیں گے۔ (بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

4 مئی: صوبہ قندہار.........ضلع شاہ ولی کوٹ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........13 افغان فوجی ہلاک اور زخمی

ماہ رمضان کی چند سنتیں

شیخ ابو یحییٰ اللیبی شہید رحمۃ اللہ علیہ

خوب صدقہ وخیرات اور قرآن کی تلاوت کرنا:

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس، وكان أجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل، وكان جبريل يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن، فَلَرسول الله صلى الله عليه وسلم حين يلقاه جبريل أجود بالخير من الريح المرسلة (متفق عليه)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں جب جبرئیلؑ آپ سے ملتے تو آپ پہلے سے زیادہ سخاوت کرتے اور جبرئیلؑ آپ سے رمضان کی ہر رات ملا کرتے تھے آپ سے قرآن سنتے چنانچہ جب جبرئیلؑ آپ سے ملتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت کرنے میں تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتے۔''

افطار کروانا:

عن زيد بن خالد الجهني رضى الله عنه قال :من فطّر صائماً، كان له مثل أجره، غير أنه لا يُنقص من أجر الصائم شيء (رواه الترمذي وقال :حديث حسن صحيح)

زید بن خالد جہنیؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جس نے روزے دار کو افطار کروایا اس کے لیے اس کے ثواب کی طرح اجر ہوگا، روزے دار کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔

صیام وقیام میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اختیار کرنا اور دل کو ریاکاری کے شائبے اور نیتوں کی خرابیوں سے بچانا تاکہ اس کے عوض رمضان کا سب سے بڑا تحفہ حاصل کر سکیں یعنی گذشتہ تمام گناہوں کی بخشش جیسا کہ متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے:

راتوں کا قیام اور شب قدر کی تلاش:

عن أم المؤمنين عائشة رضى الله عنها قالت :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر الأواخر أحيي الليل وأيقظ أهله وشد المئزر (متفق عليه)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور تہبند کس لیتے۔

جہاد فی سبیل اللّٰہ:

أبي سعيد الخدري رضى الله عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :من صام يوماً في سبيل الله باعد الله وجهه عن النار سبعين خريفاً (متفق عليه)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ نے اس کا چہرہ جہنّم سے ستر سال کے بقدر دور کردیا۔

وعن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من صام يوماً في سبيل الله، باعد الله منه جهنم مسيرة مائة عام (رواه النسائي وحسنه الألباني)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ نے جہنّم کو اس سے ۱۰۰ سال کی مسافت پر دور کردیا۔

تمام اقسامِ جہاد مثلاً قتال کرنا جہاد کی تیاری کرنا، جہاد کی مدد کرنا، جہاد کی ترغیب دینا، مجاہدین کے گھر والوں کی دیکھ بھال اور کفالت کرنا...... جیسا کہ تاریخ اسلام کے دو بڑے اور معزز ترین معرکے ماہ رمضان میں ہی وقوع پذیر ہوئے یعنی غزوہ بدر جسے یوم الفرقان (حق وباطل کے مابین فرق کردینے والا دن) اور یوم التقی الجمعان (جس دن دو جماعتیں باہم مدمقابل آئیں) کا نام دیا گیا ہے اور فتح مکہ جسے فتح المبین (کھلی فتح) کا نام دیا گیا ہے جس میں زمین کے سب سے پاک حصّے کو شرک اور مشرکین کی نجاست سے پاک کردیا گیا اور جس طرح رمضان میں جہاد کا ثواب بہت زیادہ ہے اسی طرح دوران جہاد روزے کا اجر بھی بہت بڑا ہے اس شخص کے لیے جسے روزہ کمزور نہ کرے۔

خوب دعا کرنا:

سورۃ البقرہ میں روزے کی آیات کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے دعا کے متعلّق فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة:۱۸۶)

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلّق پوچھیں تو میں قریب ہوں

4 مئی: صوبہ قندہار..........ضلع خاک ریز..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوج کی ایک گاڑی تباہ..........6 افغان فوجی ہلاک

پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں جواب دیتا ہوں چنانچہ انہیں بھی چاہیے کہ وہ مجھے جواب دیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تا کہ وہ راہ راست پر آجائیں''۔

دعا کی قبولیت کے اسباب اختیار کرنا جیسے اخلاص اور دوران دعا حضور قلب، پست آواز، گناہ کا اقرار اور اس کے ساتھ استغفار، تین بار دعا کرنا، خوب گڑگڑانا، جزم کے ساتھ دعا کرنا، قبولیت کا یقین رکھنا اور دعا میں تجاوز نہ کرنا وغیرہ اسباب قبولیت ہیں۔ شاید یہ اس ماہ کو لُوٹ لینے اور اسے کثرت دعا کے ساتھ مخصوص کر لینے کی جانب اشارہ ہے کیوں کہ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

وعن عبد الله بن عمرو قال :قال النبي صلى الله عليه وسلم :إن للصائم عند فطره دعوة ما ترد (رواه ابن ماجة)

روزے دار کی اس کی افطاری کے وقت دعا رد نہیں کی جاتی۔

وعن أبي هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ثلاثة لا ترد دعوتهم :الإمام العادل، والصائم حتى يفطر، ودعوة المظلوم (رواه أحمد والترمذي والنسائي)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی : امام عادل، روزے دار یہاں تک کے افطار کر لے اور مظلوم کی دعا۔

مومنین خصوصاً مجاہدین پر آنے والے دردناک مصائب کو دور کرنے کے لیے آج ہم بکثرت دعا اور اس میں اللہ کے سامنے گڑگڑانے کے بہت زیادہ محتاج ہیں چنانچہ اس ماہ کریم میں ہمیں اپنے ہاتھ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے حضور اُٹھانے چاہئیں، اس سے اس مجبُور ولاچار کی مانند سوال کرنا چاہیے جسے تکلیف پہنچی ہو، اس کمزور فقیر کی طرح امید لگانی چاہیے جس کے سامنے سارے در بند ہو چکے ہوں اور اس کے سامنے اس بھٹکے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑانا چاہیے جس کی روانگی کے تمام اسباب منقطع ہو چکے ہوں۔ بدر کے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہونا چاہیے۔

عن عمر بن الخطاب قال :لما كان يوم بدر، نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المشركين وهم ألف، وأصحابه ثلاثمائة وتسعة عشر رجلا، فاستقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم القبلة، ثم مد يديه فجعل يهتف بربه؛ اللهم أنجز لي ما وعدتني .اللهم آت ما وعدتني ،اللهم إن تهلك هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد في الأرض، فما زال يهتف بربه، ماداً يديه، مستقبل القبلة، حتى سقط رداؤه عن منكبيه، فأتاه أبو بكر، فأخذ رداء ه فألقاه على منكبيه، ثم التزمه من ورائه، وقال :يا نبي الله !كفاك مناشدتك ربك، فإنه سينجز لك ما وعدك (رواه مسلم)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا : جب بدر کا دن تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا کہ وہ ہزار ہیں اور اپنے صحابہ کو دیکھا کہ وہ ۳۱۹ مرد ہیں پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب کو پکارنے لگے یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کر یا اللہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ عطا کر یا اللہ اگر مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کو پکارتے رہے اپنے ہاتھ دراز کیے رہے قبلہ کی جانب متوجہ رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے سرک گئی پھر ابو بکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو اُٹھایا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈال دیا پھر چادر کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے اور کہنے لگے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب سے سرگوشیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ نبھائے گا۔

ہمیں کمزور عورتوں، بچوں اور بے بسوں کو اس کی ترغیب دینی چاہیے کیوں کہ ان کی دعائیں فتح ونصرت اور رزق کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال النبي صلى الله عليه وسلم :هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم (رواه البخاري)

تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

اللہ کی نافرمانیوں سے مکمل اجتناب کرنا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا كان يوم صوم أحدكم، فلا يرفث، ولا يصخب، فإن سابّه أحد، أو قاتله، فليقل :إني صائم (متفق عليه) وعنه أيضاً قال :قال النبي صلى الله عليه وسلم :من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو بے ہودگی اور بد گوئی نہ کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (بخاری)

(بقیہ صفحہ ۳۱ پر)

4 مئی: صوبہ ہلمند.........ضلع گریشک.........مجاہدین کا 5 چیک پوسٹوں پر حملہ.........20 اربکی اہل کار ہلاک.........12 زخمی

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

رمضان المبارک میں مجاہدین کے کرنے کے کام

ادارہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگو تم پر عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کا قیام نفل ہے، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دنوں میں فرض ادا کیا جائے، اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے''۔(الترغیب والترھیب)

رمضان المبارک ہمارے لیے اپنی انفرادی اصلاح کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔چنانچہ چند گزارشات پیش خدمت ہیں،اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔آمین

تجدید نیت:سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم اپنی نیت خالص کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد باندھیں کہ صرف رمضان ہی نہیں بلکہ بقیہ سال بھر میں بھی اللہ کی اطاعت سے انحراف نہیں کریں گے۔رمضان شروع ہونے سے پہلے نیت نہیں کرسکے تب بھی کوئی بات نہیں۔اس وقت 'ایمان اور احتساب' کے ساتھ بقیہ دن گزارنے کی نیت کرلینی چاہیے۔

تزکیۂ نفس کا درست اسلوب: تزکیۂ نفس کا صحیح اسلوب تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔کیونکہ دین کی تکمیل ہو چکی ہے اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں تمام فلاح پوشیدہ ہے اور اس کا اچھا ذریعہ اہل اللہ کی صحبت ہے۔

اپنا محاسبہ کیجیے:اللہ تعالیٰ تو علیم وبصیر ہے۔وہ ہر کھلے اور چھپے راز سے واقف ہے، تاہم دنیا میں انسان کا سب سے بڑا محرم خود اس کی اپنی ذات ہی ہے۔بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔لہٰذا اپنی خامیوں کی فہرست تیار کریں اور عزم مصمم کریں کہ ان شاء اللہ اسی رمضان کے اندر ان سے چھٹکارا پانا ہے۔کیونکہ انسان کو گناہ پر مائل کرنے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ایک اس کا نفس امارہ اور دوسرا شیطان الرجیم......اور احادیث میں تصریح ہے کہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں لہٰذا اب صرف نفس کی تحریض ہی باقی رہ جاتی ہے......اسے بھی روزہ اتنا کمزور کردیتا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر قوت نہیں رہتی۔

لہٰذا اگر آپ رمضان میں اپنی خامیوں سے جان نہیں چھڑا سکے تو پھر کبھی بھی نہیں چھڑا سکیں گے،الا ان یشاء اللہ۔چنانچہ ابھی سے عزم کریں کہ اپنی خامیوں کو دور کرنا اور خوبیوں کو مزید بڑھانا ہے۔مثلاً اگر کوئی شخص غیبت جیسی قبیح عادت میں مبتلا ہے تو اس کے لیے سنہری موقع ہے کہ وہ اپنی زبان کو قابو کرسکے۔یاد رہے کہ غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔نیز اسے زنا سے بدتر ٹھہرایا گیا ہے۔لہٰذا غیبت کرنے والا فرد اس گناہ کے گھناؤنے پن کا تصور کر کے اس کو چھوڑنے کی کوشش کرسکتا ہے۔

ہم غیبت کیوں کرتے ہیں؟ بالعموم محض اپنی زبان کا چسکا پورا کرنے کے لیے......یا یوں سمجھ لیں کہ......غیبت دراصل زبان کی شہوت ہے......بسا اوقات غیر ضروری اور لایعنی گفتگو کرتے رہنے کی عادت بھی غیبت میں ڈھل جاتی ہے۔کیونکہ موضوعِ گفتگو تو بہر حال چلتے ہی رہنا چاہیے نا!!! بہتر یہ ہے کہ ہم رمضان میں اپنی یہ عادت بنائیں کہ کوئی لایعنی بات زبان سے نہیں نکالنی،دوسرے لفظوں میں ہمیں تقلیل کلام کو اپنانا ہوگا۔غیبت' دوسرے مسلمان کی غیر موجودگی میں اُس کا ایسا ذکر ہے جو اس کے سامنے کیا جائے تو اسے برا لگے......غیبت سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر کیا ہی نہ جائے......نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری...... آزمائش شرط ہے۔

غیبت تو خیر بہت بڑا گناہ ہے......ہمیں تو بحیثیت مسلمان،آفات اللسان کی ہر شکل سے خود کو بچانا چاہیے۔اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ کم از کم......رمضان کی حد تک......تو یہ طے کر ہی لیں کہ کم سے کم گفتگو کرنی ہے اور ایسی کوئی بات زبان سے نہیں نکالنی جو آخرت کی میزان میں حسنات کے پلڑے میں نہ ڈالی جاسکے۔غیبت ہی کی طرح ایک دوسری خطرناک بیماری جس کی طرف آج کل کے معاشرے میں بہت کم دھیان دیا جاتا ہے، وہ ہے......بدنظری......اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس بری بلا سے بچائے! بدنظری چاہے دانستہ ہو رہی ہو یا نادانستہ طور پر......بہر حال بعض اوقات نیک لوگ بھی یا یوں کہہ لیں کہ بظاہر متشرع وضع رکھنے والے بھی اس روگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس سے بچنے کا حقیقی نسخہ تو یہی ہے کہ آدمی محض اتنا تصور کرلے کہ......جب

4 مئی:صوبہ فراہ......ضلع بالا بلوک......ایک افغان فوجی کی امریکی ٹرینرز پر فائرنگ......4 امریکی ہلاک

میں بدنظری کے گناہ سے اپنی آنکھیں گندی کر رہا ہوں......تو کیا آخرت میں انہی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوسکوں گا......سبحان اللہ! کہاں یہ فانی حسن اور کہاں جمالِ الٰہی!

یہ بات تو شاید آپ نے کہیں پڑھی ہوگی کہ محرمات کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرنے والے کو عبادات میں حلاوت نصیب ہوتی ہے۔کاش لوگ نگاہوں کی چوری کرتے ہوئے اتنا سوچ لیں کہ کیا وہ اپنے والدین کے سامنے ایسی حرکت کرسکتے ہیں؟اور یقیناً کوئی حیادار آدمی ایسا نہیں کرسکتا......تو پھر اس رب کریم سے حیا کیوں نہیں آتی؟ بہرحال بدنظری سے بچا جاسکتا ہے، بازاروں میں اپنی آمدورفت کم سے کم کرکے اور غیرمحرموں (ہرقسم) کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کرکے۔

کوشش کریں کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اوقات مسجد میں گزاریں یا پھر اہل اللہ، بزرگ صالحین کی صحبت میں۔اور چونکہ رمضان، شہر قرآن ہے، لہٰذا اسے قرآن مجید ہی کی معیت میں گزارا جائے۔

یاد رکھیں! اس وقت دنیا میں......دین حق پر حقیقتاً عمل کرنے والے آٹے میں نمک کے برابر ہیں اور حقیقی اہل ایمان ''غربا'' ہوچکے ہیں، ان میں سے بھی اَغْــــرَبُ الْغُرَبَا وہ ہیں جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر راہ جہاد میں گامزن ہیں......اور ہم یہی چاہ رہے ہیں کہ ہمارا شمار بھی اسی طائفہ منصورہ میں سے ہوجائے۔بنابریں ہمارے لیے اشد ضروری ہے کہ اپنے شب وروز قرآن کے سائے میں گزاریں۔

مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔اس لیے رمضان المبارک میں ہم اپنے معمولات کو بہتر سے بہتر بنا سکتے ہیں۔ایک ایسا مہینہ جب نوافل، فرض کے درجے میں اور فرائض کا اجر ستر گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے تو پھر کون بدنصیب ہے جو رحمت باری سے محروم ہونا چاہے گا

؎ یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

چنانچہ دن بھر کے معمولات کی ترتیب بنا کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تفصیلی منصوبہ بندی تو ہر بھائی اور بہن اپنے حالات کی مناسبت سے کرسکتے ہیں لیکن ایک سرسری خاکہ پیش خدمت ہے:

قیام اللیل: رمضان میں قیام اللیل عام دنوں سے زیادہ آسان بھی ہے اور زیادہ فضیلت والا بھی۔اگر کوئی ہمت پاتا ہو تو رات کا تیسرا پہر......افضل وقت ہے۔لیکن کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ سحری سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر آٹھ نوافل ادا کرلیے جائیں۔قیام اللیل میں قرآن کی تلاوت کا لطف تو وہی جانتا ہے جسے اس کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔جتنی سورتیں زبانی یاد ہیں پڑھ ڈالیے......جتنا پڑھیں، تدبر کے ساتھ اور اس احساس کے ساتھ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی نصیب ہورہا ہے۔کیا خبر کہ اس عمل کی برکت سے ہم بھی 'وبالاسحارھم یستغفرون' والوں کی فہرست میں شامل ہوجائیں۔

لیکن قیام اللیل پر عامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تراویح سے فارغ ہونے کے بعد بلا تاخیر سوجائیں۔اگرچہ عام دنوں میں ہم عشاء کے بعد بھی تادیر جاگنے کے عادی ہیں......لیکن خدارا......کم از کم رمضان میں ہی اس ''خلافِ سنت'' عادت کو ترک کر دیا جائے۔اور اس طرح فجر کے بعد سونے کی عادت کو بھی جبراً چھوڑ دیا جائے......اور آرام کرنا ضروری ہو بھی تو......اشراق کے نوافل پڑھنے کے بعد کچھ دیر آرام کرلیا جائے۔

اذکار مسنونہ: نماز فجر کے فوراً بعد اٹھ جانے کی بجائے اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے صبح کے مسنون اذکار کا ورد کرلیا جائے۔اس حوالے سے 'حصن المسلم' اور 'علیکم بسنتی' میں موجود اذکار کی ترتیب مفید پائی گئی ہے۔نیز اگر 'مناجات مقبول' کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کرلیا جائے تو سونے پہ سہاگہ ہوگا۔

صبح کے اذکار کا وقت سورج نکلنے سے پہلے اور شام کے اذکار عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک مسنون ہیں۔اذکار مسنونہ کا ورد اپنی عادت بنالیں۔نیز رمضان چونکہ شہر قرآن ہے لہٰذا کم از کم ایک پارے کی تلاوت ضرور کریں۔ہوسکتا ہے کہ آغاز میں طبیعت کو آمادہ کرنے میں دشواری پیش آئے لیکن یاد رکھیں کہ 'اب نہیں تو کبھی نہیں'۔ ہمارے اکابر اور اسلاف رمضان میں بہت زیادہ تلاوت فرماتے تھے۔اگر ممکن ہوتو کیسٹ وغیرہ سے اچھے قراء کی تلاوت اور اللہ والوں کے بیانات سننے کا بھی اہتمام کیا جاسکتا ہے۔

سنن رواتب: سورج طلوع ہونے کے بعد......کم از کم......دو رکعت......اشراق کے نوافل ادا کریں۔اسی طرح کوشش کریں کہ وہ سنتیں جنہیں چھوٹے ایک مدت گزر گئی ہے، انہیں ازسرنو زندہ کیا جائے، مثلاً تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور نماز عصر کی چار سنتیں۔

(نوٹ: نماز عصر کی چار سنتوں کے حوالے سے ایک فضیلت والی حدیث نظر سے گزری ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **رحم اللہ امرء اصلی قبل العصر اربعاء**۔اسی روایت کو ابوداؤد اور ترمذی نے حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے رحم کی دعا کی ہے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتا ہے۔ آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی فرد کے لیے دعا کررہے ہیں تو وہ رد کیسے ہوسکتی ہے)۔

ذکر الٰہی: ہماری سابقہ زندگی کی تعلیم وتربیت میں چونکہ ایک فرد میں خوداعتمادی پیدا کرنے پر بہت زور دیا جاتا رہا ہے لہٰذا اس کے اثرات یہ ہوئے ہیں کہ ہم دنیا بھر کے موضوعات پر بے تکان بولے چلے جاتے ہیں......تقلیل کلام کے ذریعے اس چیز پر قابو پایا

5 مئی: صوبہ غزنی............ضلع قرہ باغ............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............نظم عامہ کے 10 اہل کار ہلاک............کئی زخمی

جاسکتا ہے۔لیکن تقلیل کلام سے مقصود یہ نہیں کہ زبان پر تالہ لگا کر بیٹھ جائیں بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہماری زبان...... ہمہ وقت ، ذکر الٰہی سے تر رہے۔جتنی مسنون دعائیں منقول ہیں ان کا ورد اٹھتے بیٹھتے جاری رکھیں......ممکن ہے شروع میں تصنع کا خیال آئے لیکن اس وسوسۂ شیطانی کو دل سے جھٹک کر اپنا معمول جاری رکھیں......اگر کچھ تصنع ہوا بھی تو ان شاء اللہ خود بخود ڈھل جائے گا۔البتہ یہ دھیان میں رہے کہ جہراً ذکر کی بجائے سراً ذکر بہتر ہے۔

سورہ کھف کی تلاوت: جمعۃ المبارک کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں اور جمعہ کے دن عصر کے بعد کی گھڑیاں قبولیت دعا کے لیے بہت اہم ہیں، حدیث میں ان کی بہت فضیلت آئی ہے۔لہٰذا ان اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کے حضور خوب دعائیں کریں۔

مطالعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تزکیہ نفس کے حوالے سے بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال......سیرت نبویؐ...... کے سانچے میں ڈھل جائیں لہٰذا اس غرض کے لیے کتب سیرت، مثلاً زاد المعاد، سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ شروع کردیں۔

حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہ سے استفادہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ مبارک اور خوش قسمت ہستیاں ہیں جن کی تربیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔اُن کی زندگیوں کو اپنی زندگی میں اپنانے کی نیت سے 'حیاۃ الصحابہؓ' کی تعلیم اگر گھروں اور مراکز میں ہوسکے تو اُس کے بہت مفید اثرات عملی زندگی میں سامنے آتے ہیں۔

محاسبۂ نفس: حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا۔روزانہ سونے سے پہلے کچھ دیر کے لیے اپنے دن بھر کے معمولات کا محاسبہ کریں۔

کثرت دعا: ان سارے معمولات کے باوجود، قبولیت اخلاص سے مشروط ہے لہٰذا اخلاص کی دعا ضرور کریں۔

ہم اپنی تمام حاجات میں اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں۔ان مبارک ساعتوں میں بار بار اس کا در کھٹکھٹائیں۔بالخصوص رات کے پچھلے پہر اور بوقت افطار کی جانے والی دعائیں مقبول ہوں گی۔(ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ سے اپنی، اپنے والدین، عزیز و اقارب اور امت مسلمہ کے لیے عفوو عافیت کا سوال کریں۔سعادت مندی کی زندگی اور شہادت کی موت طلب کریں۔مجاہدین اسلام کی نصرت اور کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کریں، یہ بھی ان کی مدد ہے۔قنوت نازلہ پڑھیں اور بالخصوص اپنے قیدی بھائیوں اور بہنوں کی قید سے رہائی کے لیے نہایت الحاح وزاری سے دعائیں مانگیں۔قیدیوں کو چھڑوانے میں تساہل کرکے ہم بحیثیت مجموعی جس گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اس پہ رو رو کر اللہ کے حضور معذرت پیش کریں۔مجاہدین کی قیادت کے حق میں صبر و استقامت کی دعا کریں۔امت مسلمہ کے سروں پر مسلط غاصب کفار اور طواغیت کی ہلاکت اور بربادی کی دعا کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ: مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے اپنی ذاتی جیب سے 'نصرت فنڈ' قائم کریں۔اس سلسلے میں ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے گھروں میں ایک ڈبہ رکھ لیں اور روزانہ اس میں کچھ نہ کچھ ڈالتے رہیں۔اسی طرح دیگر ساتھیوں اور اہل خیر کو بھی 'انفاق فی سبیل اللہ' پر ابھاریں۔محاذوں پر موجود مجاہدین بھائیوں تک ضروری سامان پہنچانا ہمارا فرض ہے۔

ترک تعیش: راہ جہاد......اور......تعیش میں باہم ضد واقع ہوئی ہے۔عیش کوشی اور سہولیات کے عادی افراد......راہ جہاد کے مسافر نہیں بن سکتے۔وہاں تو ایسے رجال کی ضرورت ہے جو **رھبان باللیل** اور **فرسان بالنھار** ہوں۔

چنانچہ رمضان کو غنیمت جان کر اپنی زندگی میں سے ان چیزوں کو آہستہ آہستہ خارج کرتے جائیں جو اگرچہ مباح ہی کیوں نہ ہوں لیکن ان سے آرام طلبی اور عیش پسندی کی بو آتی ہو۔اس حوالے سے دو حدیثیں یاد رکھیں۔

كن في الدنيا كانك غريب وعابر سبيل

دنیا میں اس طرح رہو گویا تم پردیسی ہو یا مسافر

اور

الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت

آخری عشرے کا اعتکاف: آخری عشرے میں اعتکاف کی کوشش کریں۔وگرنہ کم از کم طاق راتیں ضرور قیام اللیل میں گزاریں۔

نصاب برائے حفظ: قرآن مجید کی بعض سورتیں جو بھول چکی ہوں از سرِ نو یاد کرنے کی کوشش کریں۔آخر میں...... یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمادیا۔چنانچہ اس کے ایک ایک لمحے کو غنیمت جان کر عبادت الٰہی میں وقف ہوجائیں۔

افطاری کے وقت بہت زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔نفس تو یہ چاہے گا کہ پورا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بدلے چٹخارے دار کھانے ملیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں یا قابو کرلیتے ہیں۔

افطار کے وقت......انواع واقسام کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے وقت......گوانتانامو کے پنجروں میں قید اپنے بھائیوں کو ضرور یاد رکھیے گا......اور اگر ان کی یاد سے آپ کی آنکھیں بھر آئیں......تو امید رکھیں کہ ان شاء اللہ ہمارے لیے راہِ جہاد میں چلنا آسان ہوجائے گا۔

☆☆☆☆☆

6 مئی: صوبہ بلغان......صدر مقام پل خمری......مجاہدین کے ساتھ جھڑپ......6 امریکی فوجی ہلاک......10 زخمی

لال مسجد کے واقعے پر مسلمانانِ پاکستان کے لیے سوچنے کی باتیں

۲۰۰۷ء میں لال مسجد کی شہادت کے بعد محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا تاریخی پیغام

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کے شرور سے اور اپنے اعمال کے بُرے نتائج سے۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے تو اسے راہ دکھلانے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ تنہا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

امابعد،

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں کے خلاف اور ان پر سختی کیجیے۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔'' (التوبۃ: ۷۳)

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کا ساتھ چھوڑے جہاں اس کی عزت گھٹائی جارہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو، تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔ اور جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کی مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹائی جارہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کی مدد فرماتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔'' (أبو داؤد: كتاب الأدب، باب من رد عن مسلم غيبة)

پرویز کا 'شہرِ اسلام' اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر حملہ اتنا ہی اندوہ ناک واقعہ ہے جتنا اندوہ ناک ہندوؤں کا بابری مسجد پر حملہ اور اس کو مسمار کرنے کا جرم تھا۔ یہ واقعہ بہت سی اہم اور خطرناک باتوں پر دلالت کرتا ہے، جن میں سے اہم ترین امور یہ ہیں:

سب سے پہلی بات جو اس واقعے سے صاف ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پرویز اب بھی پورے شدّومدّ سے امریکہ سے دوستی، امریکہ کی کامل فرماں برداری اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی نصرت کرنے کے رستے پر قائم ہے۔ اور یہ فعل اسلام کے دائرے سے خارج کرنے والے ان دس نواقض میں سے ایک ہے جو کہ علمائے دین کے یہاں معروف ہیں۔ اور ایسے حاکم کے خلاف مسلح خروج کرنا اور اسے ہٹانا واجب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا ساتھی نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور تم میں سے جو شخص بھی ان کو اپنا ساتھی بنائے وہ ان ہی میں سے ہے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے۔'' (المائدۃ: ۵۱)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ''تم میں سے جو شخص بھی ان (کافروں) کو اپنا ساتھی بنائے گا وہ ان ہی میں سے ہے'' یہ معنی رکھتا ہے کہ کافروں کا ساتھ دینے والا کفر میں بھی ان کے ساتھ شریک ہے، جیسا کہ اہلِ تفسیر نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے۔ یہی وہ حکمِ شرعی ہے جس کا فتویٰ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا تھا اور (گیارہ ستمبر کو) نیویارک پر ہونے والے مبارک حملوں کے بعد جاری کردہ اپنے مشہور فتوے میں اس مسئلے کو خصوصیّت سے اجاگر کیا تھا۔ آپؒ اس فتوے میں لکھتے ہیں کہ:

''اگر ایک اسلامی ملک کا حاکم بلادِ اسلامیہ پر حملے میں کسی کافر ملک کی مدد کرے تو شریعت کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسے حکومت سے بزور ہٹائیں اور اسے شرعاً اسلام اور مسلمانوں کا غدار گردانیں۔''

پس اے اسلامیانِ پاکستان!

بلاشبہ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کاندھے پر موجود بھاری ذمہ داری کا حق ادا کر دیا تھا۔ آپؒ نے ڈنکے کی چوٹ پر کلمۂ حق کہا اور مخلوق کی ناراضی کی کچھ پرواہ نہ کی، اور اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈالتے ہوئے پرویز کے بارے میں اللہ کا حکم پوری وضاحت سے بیان کر ڈالا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا غدار ہے اور اسے ہٹانا واجب ہے۔ یہی وہ فتویٰ ہے جس نے پرویز اور اس کے امریکی آقاؤں کو غصہ دلایا، اور میرے خیال میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قاتل بھی ان کے سوا کوئی نہیں۔ مفتی نظام الدین شامزئی اپنا فرض ادا کر کے چلے گئے اور علمائے سوء کے رویے کے برعکس حق بات کو باطل سے نہیں بدلا۔ لیکن ہمارے حصّے کا فرض اب بھی ہم پر باقی ہے۔ اس فرض کی ادائیگی میں پہلے ہی ہم سے بہت تاخیر ہو چکی ہے کیونکہ یہ فتویٰ صادر ہوئے تو اب چھ سال گزر چکے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ اب ہم اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اٹھ

کھڑے ہوں، امید ہے کہ یوں اللہ میری اور آپ کی تقصیر معاف فرما دیں گے۔

دوسری اہم بات جو لال مسجد کے واقعے سے پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کا مولانا عبدالعزیز کو ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے لباس میں پیش کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ پرویز اور اس کی حکومت اسلام اور مخلص علمائے اسلام کے لیے کس قدر بغض و نفرت رکھتے ہیں، اور کس طرح وہ ان کے ساتھ استہزا کرتے ہیں۔ اور بلا شبہ یہ بغض و نفرت رکھنا اور یہ استہزا کرنا کفرِ اکبر ہے اور ان کا مرتکب دائرہ ءِ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کفر کر چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ اصل میں وہی مجرم تھے۔" (التوبة: ٦٥، ٦٦)

اگر آپ چاہیں تو تفسیر ابنِ کثیرؒ میں ان آیات کی تشریح خود پڑھ کر دیکھ لیجیے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ ایسے ہی نازک واقعات لوگوں میں تمیز کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ رحمان کے ساتھی اور شیطان کے ساتھی چھٹ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پس وہ حقیقی علمائے دین جو اولیائے رحمان ہوتے ہیں ایسے مواقع پر بھی کھل کر حق بات کہتے ہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے بے بس ہو جائیں یا کمزور پڑ جائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں، لیکن کسی ایک بھی قول یا عمل سے باطل کا ساتھ دینے پر تیار نہیں ہوتے۔ لیکن جہاں تک اولیائے شیطان کا تعلق ہے تو پاکستان کی فوج اور خفیہ ایجنسیاں انہیں کھینچ کر قولِ باطل کہنے اور اہلِ باطل کی نصرت کرنے کی راہ پر لے آتی ہیں۔ پس ان میں سے کوئی تو پرویز اور اس کی فوج کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتا ہے، کوئی طاغوتی افواج کے خلاف فدائی حملوں کو حرام قرار دیتا ہے اور کوئی براہِ راست مجاہدین پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان پر طعن و تشنیع کرتا ہے، اور بلا شبہ یہ منافقین کا ساطرزِ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔ پھر جب خوف و دہشت (کا وقت) آتا ہے تو تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) ان کی آنکھیں اس طرح گھوم رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں اور یہ مال کے بڑے ہی حریص ہیں۔ یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ اور یہ اللہ کے لیے نہایت آسان تھا۔" (الأحزاب: ١٩)

جو کوئی بھی ہمارے امام، مولانا عبدالرشید غازیؒ کی نصرت سے ہاتھ کھینچ کر بیٹھا رہا تو اس کا شمار اللہ کے یہاں بھی "قاعدین" (بیٹھے رہنے والوں) ہی میں ہوگا۔ اور جو کوئی اس سے بھی آگے بڑھا اور پرویز کا ساتھ دیتے ہوئے اس نے آپؒ کی مخالفت کی، یہ دعویٰ کیا کہ اسلام ایسے قتال کا قائل ہی نہیں، قتال فی سبیل اللہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دیا اور یہ کہا کہ اصل رستہ تو پر امن مظاہرات اور جمہوری ذرائع کو اختیار کرنے کا رستہ ہے تو ایسا شخص یقیناً گمراہ ہے اور درحقیقت اس نے منافقین کا رستہ اختیار کیا ہے۔

جس طرح آج سے تقریباً دو دہائیاں قبل پاکستان کی سرزمین نے ائمۂ اسلام میں سے ایک عظیم امام، بطلِ جہاد امام عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت دیکھی تھی اور یہاں کی مٹی ان کے پاکیزہ خون سے سیراب ہوئی تھی، اسی طرح آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی سرزمین پر ایک اور عظیم امام دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، جو محض اہلِ پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ امام مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ نے، آپؒ کے ساتھیوں اور طلبا نے اور جامعہ حفصہ کی طالبات نے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا کیونکہ ہماری تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اللہ کے عطا کردہ دینِ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ یہ سب لوگ درحقیقت اسی عظیم مقصد کی خاطر قتل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔" (الذاریات: ٥٦)

انہوں نے اپنی سب سے قیمتی متاع اس راہ میں لٹا دی اور اپنا دین بچانے کی خاطر اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کی شہادتیں قبول فرمائے!

بلا شبہ لال مسجد کے ان شہدا کو بدعہدی اور خیانت سے قتل کیا گیا۔ مرتد و کافر پرویز اور اس کے ساتھیوں نے ان شہدا کے لہو سے ہاتھ رنگے، حالانکہ ان سب کا دعویٰ تھا کہ اس فوج کا مقصد تو کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی حفاظت کرنا ہے۔ لیکن یہاں تو اس کے بالکل برعکس اسی فوج نے مسلمانوں کے قتلِ عام میں کفار کے مددگار اور آلۂ کار کا کردار ادا کیا۔ اسی پرویز نے مسئلۂ کشمیر کو دریا برد کر دیا اور ہندوؤں اور عیسائیوں کو راضی کرنے کے لیے آزادیٔ کشمیر کی خاطر لڑنے والے مقاتلین پر ہر طرح کی پابندیاں لگا دیں۔ پھر اسی پرویز نے اپنے فوجی اور ہوائی اڈے امریکہ کے لیے کھول دیے تاکہ وہ افغانستان کے مسلمانوں پر حملہ آور ہو سکے۔ پھر یہ سب کچھ بھی آپ لوگوں نے دیکھا کہ اس فوج نے اہلِ سوات پر چڑھائی کی کیونکہ وہ نفاذِ شریعت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پھر اسی طرح یہ فوج وزیرستان پر بھی حملہ آور ہوئی۔ اور یہ عظیم غداری تو اس کے علاوہ ہے کہ اسی فوج نے عرب مجاہدین کو، صحابہ رضوان اللہ علیہم کی اولادوں کو، پکڑ پکڑ کر عالمی کفر

6 مئی: صوبہ قندہار..........ضلع میوند..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک امریکی ٹینک تباہ..........6 فوجی ہلاک..........کئی زخمی ہوگئے۔

کے سردار امریکہ کے حوالے کیا۔

چنانچہ پرویز، اس کے وزرا، اس کی افواج اور وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کی مدد کی، مسلمانوں کا خون بہانے میں باہم شریک ہیں۔ جس نے جانتے بوجھتے اور پوری رضامندی کے ساتھ پرویز کی مدد کی تو وہ بھی پرویز کی طرح کافر ہے۔ اور جس نے جانتے بوجھتے مگر جبر واکراہ کے تحت اس کی مدد کی تو یہ جبر واکراہ شرعاً کوئی عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ جس شخص کو قتل پر مجبور کیا جارہا ہو اس کی جان مقتول کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتی (کہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر دوسرے مسلمان کی جان لے لے)۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اگر آسمان و زمین کے تمام لوگ ایک مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنّم میں ڈال دیں گے۔''

(ترمذي، كتاب الديّات عن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم، باب الحكم في الدماء)

میں پاکستانی فوج کے نمازی فوجیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی نوکریوں سے استعفیٰ دو، اور پھر سے اسلام میں داخل ہو اور پرویز اور اس کے شرک سے برأت کا اعلان کرو۔

عین ممکن ہے کہ بعض منافقین، مثلاً علمائے سوء وغیرہ یہ بات کہیں کہ اسلام تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم سب......یعنی عوام، فوج اور حکومت...... باہم مل جل کر رہیں تا کہ یک جان ہو کر بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا جاسکے اور فتنہ وفساد سے بچا جاسکے۔ میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی بھی یہ بات کرے وہ درحقیقت اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ یہ حکومت اور فوج تو خود امت کے دشمن بن چکے ہیں اور ان کی حیثیت محض کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی ہے جس کا رخ ہمیشہ مسلمانوں ہی کی طرف ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے تمام معاملات میں دینِ اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکاری ہیں، خواہ سیاست ہو یا اقتصادیات، معاشرت ہو یا کوئی بھی دیگر شعبۂ حیات۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اور ان جیسے دیگر دشمنوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے، نہ کہ ان کے ساتھ اکٹھے ہونے اور انہی سے چمٹے رہنے کا، جیسا کہ ان منافقین کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔'' (الأنفال: ۳۹)

اگر دین کچھ تو اللہ کے لیے ہو اور کچھ غیر اللہ کے لیے، تو قتال واجب ہو جاتا ہے تا آں کہ پورے کا پورا دین اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے افغان مجاہدین کے ساتھ مل کر (پہلے افغان جہاد میں) روس کے خلاف لڑے تھے۔ اس وقت افغانی فوج کی حیثیت بھی بس کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی تھی جو صرف ہمارے خلاف ہی استعمال ہوتا تھا۔ وہ افغانی فوجی بھی نمازیں پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے۔ لیکن عالمِ اسلام کے کبار علما نے اس وقت اس افغان فوج کے خلاف جنگ کرنے کا فتویٰ دیا تھا، اور یہ فتویٰ دینے والوں میں پاکستان کے علما بھی شامل تھے۔ پھر روس کے نکلنے کے بعد پاکستان کے علما نے شمالی اتحاد کے خلاف جنگ میں بھی طالبان کی تائید کی تھی، حالانکہ شمالی اتحاد والے بھی نمازیں پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے۔ تو کیا پرویز وافواجِ پرویز اور احمد شاہ مسعود، ربانی اور سیاف وغیرہ کی افواج کے مابین کوئی فرق ہے؟ یقیناً کوئی فرق نہیں! ان میں سے ہر ایک نے صلیبیوں کی طرف سے اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف لڑنے کی خدمت اپنے ذمے لی ہے۔ جو لوگ پرویز اور اس کی افواج کے خلاف لڑنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور ایک حکمِ عام سے انہیں مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، دراصل ان کے دلوں میں مرض ہے اور انہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دے ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''کیا تمہارے کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے (پہلی) کتابوں میں کوئی معافی لکھ دی گئی ہے؟'' (القمر: ۴۳)

میں پرویز اور اس کی فوج سے کہتا ہوں کہ تمہارا بھانڈا پھوٹ گیا ہے اور پوری امت، بالخصوص اہلِ پاکستان سے تمہاری غداریوں کا حال بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اب یہ لوگ تمہاری عسکری نمائشوں کے اس دھوکے میں نہیں آنے والے کہ تم ہر مرتبہ اپنے ہی لوگوں پر مصائب ڈھانے، بالخصوص اپنے ہی سرحدی علاقوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے بعد توجہ بٹانے کے لیے کسی نئے میزائل کا تجربہ کر لیتے ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے تم نے لال مسجد میں قتلِ عام کرنے کے بعد ایک نئے میزائل کا تجربہ کیا۔ آخر امت کو تمہارے اس اسلحے کا کیا فائدہ ہے؟ تمہارے ان تجربات، حتیٰ کہ تمہارے ایٹم بم کا بھی اسلام کو کیا فائدہ ہے؟ اس سارے اسلحے کے باوجود جب امریکی وزیرِ خارجہ پاول تمہارے پاس آیا تو تم لوگوں نے بالکل بزدلی کا مظاہرہ کیا، اس کے سامنے رکوع میں چلے گئے اور ذلیل غلاموں کی طرح اس کے سامنے بچھ کر سرزمینِ اسلام پاکستان کی فضائیں، زمین اور پانی، سب صلیبی امریکی افواج کے لیے کھول دیے، تا کہ یہ صلیبی لشکر پہلے افغانستان اور پھر وزیرستان میں بسنے والے مسلمانوں کو قتل کر سکے۔ بربادی ہو تمہارے لیے! اور تُف ہو تم پر!

کیا عام مسلمانوں پر شیر بن کر حملہ آور ہوتے ہو؟

اور دشمن کو دیکھ کر خرگوش اور شترمرغ بن جاتے ہو؟

اور (اے پرویز!) تُو بھی یاد رکھ کہ تیرا مکہ مکرمہ جانا اور بیت اللہ کا طواف کرنا بھی تیرے کسی کام نہ آئے گا جب تک تُو کفر پر قائم ہے اور اسلام واہلِ اسلام کے خلاف مصروفِ جنگ ہے۔ اگر کفر کے ساتھ کعبہ جانے سے کسی کو نفع پہنچتا تو رسول اللہ صلی

7 مئی: صوبہ پکتیکا..................ضلع سرخوضہ..................مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..................2 گاڑیاں تباہ..................7 فوجی ہلاک..................کئی زخمی

اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کو تو ضرور ہی پہنچتا!

اسی طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پرویز کے خلاف مسلح خروج خوں ریزی کا سبب بنے گا۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر تو مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم انسانوں ہی میں سے کسی شخص نے دیا ہوتا تو پھر تو اس مسئلے میں عقل لڑانا، اپنی آرا پیش کرنا اور اس بارے میں بحث مباحثہ کرنا جائز ہوتا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ لیکن اب، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم اللہ تعالیٰ کی شریعت کا عطا کردہ حکم ہے، تو ایسے میں کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بالمقابل اپنی رائے لائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

''اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔'' (الأحزاب: ۳۶)

جب بھی استطاعت پائی جائے، مرتد حاکم کے خلاف خروج کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور آج عملاً یہی معاملہ ہے (یعنی مطلوبہ استطاعت موجود ہے)۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ خروج کے لیے درکار قوت ابھی تک فراہم نہیں ہوئی، تو اس پر یہ بات واجب ہے کہ وہ تیاری مکمل کرے اور جیسے ہی مطلوبہ قوت جمع ہو جائے مزید ٹال مٹول کیے بغیر پرویز اور اس کی افواج کے خلاف مسلح خروج کرے۔

پرویز، بلکہ مسلمانوں پر مسلط بیشتر حکمران چھلانگ لگا کر کرسیٔ اقتدار پر قابض ہو گئے ہیں اور اسلحے کے زور سے ہم پر غیر الٰہی قوانین کے مطابق حکومت کر رہے ہیں۔ پس یہ معاملہ انتخابات، مظاہرات اور چیخنے چلانے سے واپس جگہ پر نہیں آئے گا۔ چنانچہ ان شرکیہ انتخابات اور ان بے مقصد راستوں سے بچو، کیونکہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے، اور کافروں کا زور توڑنے کی واحد راہ قتال فی سبیل اللہ اور دیگر مسلمانوں کو اس پر ابھارنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''پس تم اللہ کی راہ میں لڑو۔ تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں۔ اور دیگر مومنوں کو بھی ابھارو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے زور کو توڑ دے گا اور اللہ زورِ جنگ میں بہت شدید ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔'' (النساء: ۸۴)

قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ کا صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک زخمی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔ اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔ یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔

لوگ فتح کا رستہ بھول گئے ہیں

اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ بہت راحت و آسانی سے مل جاتی ہے

اور خون بہے بغیر ہی حاصل ہو جاتی ہے

آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جہاد آج کہاں چلا گیا؟

الغرض، میری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ پرویز، اس کی حکومت، اس کی فوج اور اس کے تمام معاونین کو ہٹانے کی خاطر جہاد و قتال کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ ان پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ ایک امیر المؤمنین پر متفق ہو کر اس کی بیعت کریں جو پرویزی نظام کے خود ساختہ شرکیہ دستور کی بجائے اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا اہتمام کرے۔ نیز یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ یہاں بسنے والے مسلمان کبھی بھی پرویز اور اس کے شرکیہ قوانین کی غلامی سے آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ان علمائے سوء اور قائدین کے اثر سے آزاد نہ ہو جائیں جو اسلام کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہی درحقیقت پرویز، اس کی حکومت اور اس کی افواج کے دفاع کا خطِ اوّل ہیں۔ آپ حضرات پہلے بھی اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کے مؤقف کا مشاہدہ کر چکے ہیں جب یہ کفر کے نرغے میں پھنسے ہوئے افغانی مسلمانوں کی نصرت کے لیے تو نہ اٹھے، لیکن ان فوجی مراکز اور ہوائی اڈوں کا محاصرہ ختم کرانے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے جو پرویز نے امریکہ کو دیے تھے، اور انہی ہوائی اڈوں سے امریکہ کے جنگی جہاز روزانہ اڑتے تھے اور ہم پر تورابورا، کابل، قندھار، پکتیا اور ننگرھار وغیرہ میں بمباری کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی معلومات کے لیے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ پرویز نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر حملے کی جرأت بھی تبھی کی تھی جب اس کو یہ اطمینان ہو چکا تھا کہ بیشتر علما اور دینی جماعتوں کے قائدین اس شرعی جہاد کو چھوڑ چکے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حق واضح کرنے کے لیے اپنی شریعت کا حصّہ بنایا اور جس کا علم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بلند فرمایا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ ان لوگوں نے آگے بڑھتے ہوئے شرعی جہاد کو شرکیہ جمہوری طریقوں، پرامن مظاہرات اور جھوٹے وعدوں کی راہ سے بدل ڈالا، تاکہ یوں عام مسلمانوں کا غصہ بھی کسی مصروفیت میں لگ کر ٹھنڈا ہو جائے۔ پرویز تو اس دن بھی ان کا امتحان لے چکا تھا جب اس نے امارتِ اسلامیہ افغانستان کی کمر توڑی۔ یہ سب اس کے بعد خوشی خوشی، اپنی مرضی سے شرکیہ پارلیمنٹ میں شریک ہونے کے لیے پھر سے آ گئے، گویا کہ کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔

اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو!

''حق'' ہر ایک سے بڑا ہے، ہر چیز پر مقدم ہے۔ اگر حق کو ہر ایک پر مقدم نہ

7 مئی: صوبہ پکتیکا.........ضلع برمل.........مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.........3 نیٹو اہلکار ہلاک.........بارودی سرنگیں صاف کرنے والی ایک مشین غنیمت

رکھا جائے، اگر ہم قوی وضعیف سب پر یکساں انداز سے حدود اللہ لاگو نہ کریں، تو یہی دراصل ہلاکت کا راستہ ہے، جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتلا گئے ہیں کہ:

''تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوگئیں کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد (سزا) قائم کر دیتے۔ اور خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی للہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے گی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔'' (بخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب الغار)

اے پاکستان میں بسنے والے اہل اسلام!

آپ میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہا پیش ہوگا۔ ہر ایک سے صرف اس کے اپنے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اپنا فرض ادا کرنے کی فکر کرو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد آنے والے (مراحل) کے لیے عمل کرے۔ اور احمق وہ ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے چلائے اور پھر اللہ سے امیدیں باندھ لے۔'' (مسند أحمد: مسند شداد بن اوسؓ)

اور جان لو کہ جہاد جب فرضِ عین ہو جائے، جیسا کہ آج ہے، تو پھر دو ہی راستے باقی رہ جاتے ہیں، کوئی تیسری راہ نہیں ہے۔ یا تو راہِ جہاد، جو کہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کی راہ ہے۔ دوسرا جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کا راستہ، جو دراصل مذبذبین اور منافقین کا راستہ ہے۔ اپنے لیے کوئی ایک رستہ چن لو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''یہ اس بات پہ خوش ہیں کہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ (گھروں میں بیٹھ) رہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، پس یہ سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے، سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔ ان ہی لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔'' (التوبة: ۸۷، ۸۸)

ہم، یعنی جماعۃ القاعدہ کے ساتھی، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم مولانا عبدالرشید غازی اور ان کے ساتھیوں کے خون کا بدلہ پرویز اور اس کے ساتھیوں سے ضرور لیں گے۔

اور اسی طرح ہم ہر اس طاہر و پاکیزہ خون کا بدلہ لے کر رہیں گے جو ان ظالموں کے ہاتھوں بہا ہے، جن میں سرِ فہرست ابطالِ اسلام کا وہ لہو ہے جو وزیرستان میں بہایا گیا، خواہ شمالی وزیرستان میں ہو، یا جنوبی وزیرستان میں۔ اور اسی پاکیزہ لہو میں دو محترم قائدینِ جہاد، کمانداران نیک محمد اور عبداللہ محسود رحمۃ اللہ علیہم کا خون بھی شامل ہے۔ یقیناً وزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر...... یعنی امریکہ، اس کے حلیفوں اور اس کے آلۂ کاروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایسا عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے۔ ان کی اس ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسی پر توکل ہے۔ انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہت بہتر نعم البدل عطا فرمائے! مسلمان کبھی بھی اہلِ وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہ بھولیں گے۔ نہ ہی علمائے اسلام، قائدینِ امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یوں ہی رائیگاں جانے دیا جائے گا، جب تک کہ ہمارے جسم و جاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کر ڈالے گئے ان کی شہادتیں قبول فرما اور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفا دے! اے اللہ ان کی قبروں کو ان پر کشادہ کر دے! ان کے اہل و عیال میں ان کا خلیفہ بن جا! اور علیین میں ان کے درجات بلند فرما!

اے اللہ! بلاشبہ پرویز، اس کے وزرا، اس کے علما اور اس کی افواج نے افغانستان و پاکستان میں تیرے اولیا سے دشمنی لگائی، بالخصوص وزیرستان، سوات، باجوڑ اور لال مسجد میں تو دشمنی کی حد کر دی۔ اے اللہ! پس تو ان کی کمر توڑ دے! ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے! ان کی وحدت پارہ پارہ کر دے! اے اللہ! تو ان سے ان کے عزیز و اقارب چھین لے جیسے انہوں نے ہم سے ہمارے عزیز و اقارب چھینے!

اے اللہ ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور آپ کو ان کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں!

اے اللہ! ان کی تدبیروں کو ان ہی کی تباہی کا سبب بنا دے!

اے اللہ! تو جیسے بھی چاہے ان کے مقابلے میں ہمارے لیے کافی ہو جا!

اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے کیونکہ بلاشبہ وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے!

اے اللہ! تو ان میں سے ایک ایک کو گن لے! ان کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال! ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ!

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے!

اللّٰهم صل و سلم علی نبینا محمد و علی آله و صحبه اجمعین.

☆☆☆☆☆

7 مئی: صوبہ لوگر............صدر مقام پل عالم............مجاہدین کا امریکی اور افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ............10 امریکی اور افغان فوجی ہلاک............3 زخمی

شہدا کے قافلہ سالار

شہید شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ و من والاہ

امتِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم سب نے اس زخمی پاکستان کے شہر اسلام آباد میں واقع جامعہ حفصہؓ کے حالات سنے۔ ایک ایسا مدرسہ جس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ وہ واقعتاً جامعہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کہلائے جانے کا مستحق تھا۔ جہاں عصمت، عفت اور پاک دامنی نے بے حرمتی، بے حیائی ونفس پرستی کا مقابلہ کیا۔ جہاں یہ صدا بلند ہوئی کہ ایمانی عزت سے جیو اور اپنے عقیدے پر فخر کرو تاکہ یہ جدید گھٹیا مغربی تہذیب تمہاری نگاہوں میں حقیر و ذلیل بن جائے؛ اور ''آزادی'' کا یہ بے حیا مغربی تصور بھی تمہارے لیے قابلِ نفرت بن جائے جس کی دعوت لے کر کچھ رذیل لوگ پاکستان میں کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی جدید جاہلیّت کے قافلے میں شامل کرسکیں۔

پس یہ ایمانی پکار اتنی شدت سے بلند کی گئی کہ زمین اس کی گونج سے کانپنے لگی اور اس بودے جاہلی نظام کی جڑیں ہل کر رہ گئیں۔

> کیا یہ زمانۂ جاہلیّت کے حکم (فیصلے) کے خواہش مند ہیں؟ اللہ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے؟ ان کے لیے جو یقین رکھتے ہیں......(المائدۃ: ۵۰)

جی ہاں! یہ ایک ایسا مدرسہ ہے جس کی دی ہوئی شہادتیں (سندیں) شاید ان دنیاوی سندوں کے درمیان کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتیں؛ حالانکہ کتنے ہی لوگ ان سندوں کے پیچھے مرے جاتے ہیں۔لیکن جو شہادت (سند) اس مدرسے نے اس مرتبہ دی ہے اور جو مؤقف اس نے اس مسئلے میں اختیار کیا ہے اس نے اسے عزت و وقار کی بلند ترین چوٹیوں پر پہنچ دیا ہے اور کامیابی کے اعلیٰ ترین مراتب پر اس کا نام لکھوا دیا ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کا اعتراف کرنے پر اپنے اور پرائے سب ہی مجبور ہوگئے کیونکہ حق، سچ اور ایمان کی گواہی کی یہی شان ہوتی ہے۔ یہ گواہی حق کی گواہی ہے کیونکہ اس مدرسے نے حق کہا اور ہدایت کا علم بلند کیا ایمان و یقین کی باتوں سے دلوں کے امراض کا علاج کیا، عفت وحیا کی دعوت کا ساتھ دیا اور اس گھٹاٹوپ تاریکی کے عالم میں پکار کر کہہ ڈالا۔

> اور یہ کہ یہی تو میرا سیدھا رستہ ہے تو تم اسی پر چلنا۔ اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو......(الأنعام: ۱۵۳)

یہ گواہی حق کی گواہی ہے...... کیونکہ دینی غیرت کا جذبہ ہی اس مدرسے کے لیے اصل محرک بنا۔ عقیدے کی حفاظت کی تڑپ نے اسے اٹھنے پر مجبور کیا۔ ذلت کی طرف بلانے والوں کے سامنے انکار کے جذبے نے اسے آگے بڑھایا۔ اسلام سے سچے تعلّق پر فخر اسے اس کے ضعف کے باوجود میدان میں لے آیا۔ یہ گواہی حق کی گواہی ہے...... کیونکہ اس نے دھوکے باز باطل کو رسوا کر کے رکھ دیا۔ اہلِ باطل کے سیاہ بدنما چہروں پر پڑی دجل کی نقابیں چاک کر ڈالیں۔ باطل کو دھوکہ دہی وفریب کی شیطانی لذتوں سے نکال کر تمام لوگوں کے سامنے یوں عریاں ورسوا حال لا کھڑا کیا کہ اس کے پاس اپنی قبیح شکل پر پردہ ڈالنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ اور پھر حق کی اس گواہی نے باطل کو حقارت کے ساتھ اٹھا کر وہیں پھینک دیا جہاں پھینکے جانے کا یہ مستحق تھا۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے...... کیونکہ یہ اجلی و بے داغ فطرت سے پھوٹی ہے۔ تنہا اللہ کے سامنے جھکنے والے قلوب کی گہرائی سے اٹھی ہے اور پاکیزہ نفوس کے ضمیر سے نکلی ہے۔ یہ گواہی دینے والوں نے کسی جھوٹے کذاب سے اجازت لینے کا انتظار نہ کیا نہ ہی کسی مداہنت کرنے والے چاپلوس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور نہ ہی کسی مفسد طاغوت کی سرپرستی میں چلنا گوارا کیا۔ انہیں اجازت، حمایت اور سرپرستی دینے کے لیے توفضل وعنایت والے کریم رب کا یہ ایک فرمان ہی کافی تھا:

> اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ (آل عمران: ۱۰۴)

یقیناً مبارک باد کا مستحق ہے یہ گروہ جس نے اسلام کے عالی اخلاق کے سائے میں اپنی جگہ بنائی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے عزت وشرف کی بلند ترین چوٹی پر جا پہنچا۔ اور پورے یقین واطمینان کے ساتھ داعیٔ حق کی پکار پر لبیک کہا۔ حالانکہ پسپائی اور ذلت کی طرف دعوت دینے والوں کے شوروغوغا نے انہیں ہر سمت سے گھیر رکھا تھا۔

آج جہاں ایک سمت جامعہ حفصہ تاریخ کے صفحات پر اپنا بے مثال کردار ثبت کر کے فخر وسربلندی کے عرش پر جا پہنچی ہے، وہیں اس جامعہ کے اساتذہ اور علما بھی اپنے شاگردوں کے مؤقف سے قدم بھر پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ ان ہی علما واساتذہ نے تو ان طالبات کو ایمان کے حقیقی معنی سمجھائے۔ ان کے دلوں کو عالی ہمتی سے نوازا، بلندیاں پانے کی تڑپ ان میں پیدا کی اور قربانیوں کی راہ کو ان کے سامنے آسان کر کے دکھایا۔ پس ان اساتذہ کے سروں پر اللہ تعالیٰ نے عزت وشرف کا وہ تاج رکھا جو تاریخ کی پیشانی پر چمکتا ہوا

8 مئی: صوبہ ہلمند............ضلع موسیٰ قلعہ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک ٹینک تباہ............2 صلیبی فوجی ہلاک............کئی زخمی

صاف نظر آتا ہے۔ انہوں نے اپنے قول و فعل سے وہ شعار زندہ کر دکھایا ہے جس کے مضمون و معانی کی گہرائی کو صرف صبر و ہدایت اور یقین کے امام ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اہلِ حق و یقین کی زبانوں پر آج سے پہلے بھی یہی بول ہوتے تھے اور وہ یوں ہی دین کے معاملے میں ادنیٰ سی ذلت برداشت کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ اور آج بھی اہلِ حق و یقین کی زبانوں پر یہی بول ہیں بلکہ آئندہ بھی یہی بول ہوں گے۔ اور یہ لوگ آج بھی ایسا کوئی لفظ اپنے منہ سے نکالنے سے انکاری ہیں جس سے باطل کا ذلیل نفس راضی و مطمئن ہو جائے۔ یہ وہ ایمانی پیغام تھا جو لال مسجد کے خوں ریز معرکے نے ہمیں دیا۔ یہ مسجد محض اپنے ظاہری رنگ اور نام کے اعتبار ہی سے لال مسجد نہ تھی بلکہ یہ تو واقعتاً لال مسجد کہلانے کی مستحق تھی؛ کیونکہ اس کے در و دیوار کو وفا شعار شہدا نے اپنے پاکیزہ خون سے سرخی بخشی اور اس کی زمین کو اپنے لہو سے سیراب کیا۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور ان کا محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس مسجد والوں نے اس مثالی کردار کا مظاہرہ کیا جو ابطال میں سے بھی خال خال ہی کوئی ادا کر پاتا ہے۔ اور یہ لوگ تاریخ کے صفحات میں اہلِ باطل سے مقابلے کا ایک ایسا منفرد قصہ رقم کر گئے ہیں جس کا دہرایا جانا مشکل نظر آتا ہے۔ پس جیسے اس عظیم مسجد کے حلقوں سے کبھی وہ علما و طلبا نکلا کرتے تھے جو بھلائی کی طرف بلاتے، نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے اسی طرح آج اسی مسجد سے وہ کھرے اور نادر و نایاب ہیرے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں جو لہو رنگ تمغے سینوں پر سجا کر سیدھا شہدا کے سرداروں کی صف میں جا کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان کرتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

شیروں کے اس دستے میں سرِ فہرست' پیچھے نہ ہٹنے والے، امام، عالمِ باعمل، شہید باپ اور شہید ماں کے شہید بیٹے مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے ذلت و پستی کے اس دور میں کلمۂ حق بلند کیا، اپنے ایمان کے بل پر بلندیوں کو عبور کیا، اس متکبر باطل کو ذلیل و رسوا کیا جس کا سارا اعتماد اپنی قوت و جبر پر تھا۔ اس شہید نے پورے یقین، وثوق اور اطمینان سے باطل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا غرور و تکبر تمہیں ہی پیارا ہو جہاں تک میرا تعلّق ہے تو میں تو صاف کہتا ہوں:

> تو میں تو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے۔ پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو...... (یونس: ۷۱)

آپؒ نے محاصرے میں گھر جانے اور دشمن کی دھونس، دھمکیوں کی بوچھاڑ سن لینے کے بعد یہ کہا...... میں موت کو اس بات پر ترجیح دیتا ہوں کہ میں نے جن باتوں کی دعوت دی ہے ان میں سے کسی ایک سے بھی پیچھے ہٹوں یا خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دوں۔ اور پھر آپ کے فعل نے آپ کے اس قول کی تصدیق کر دی۔ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا:

> ''سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے''

تو ذرا سوچیے کہ اس کلمۂ حق کا عنداللہ کیا بلند مقام ہو گا جو (محض ظلم ہی کے نہیں بلکہ) عالمی کفر و طغیان کے ایک اساسی رکن کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ بلکہ اس کی حکومت، فوج، جاسوسی اداروں اور سیکورٹی دستوں سب ہی کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ مولانا عبدالرشید غازیؒ نے کلمۂ حق صاف صاف اور صراحتاً کہہ ڈالا...... بلا لچک، بلا مداہنت و بلا فریب...... اور سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر بات کی حالانکہ آپ ظلم و انتقام کی تلواروں کو اپنے سامنے چمکتا دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے کچھ پرواہ نہ کی، کسی بات کو خاطر میں نہ لائے اور حق بات کھول کھول کر پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ موت سے جا ملے اور موت آپ سے آن ملی آپ رحمۃ اللہ علیہ شہید کر دیے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کی والدہ رحمہا اللہ کو بھی شہید کر دیا گیا۔ اور یوں جھوٹے الزامات بکنے والی ہر زبان گنگ ہو گئی اور بغض و حسد سے لبریز ہر وہ دل سیاہ ہو کر بجھ گیا جو جھوٹے الزامات کو فروغ دینے اور افواہیں پھیلانے نکلا تھا۔ گویا یہ شہیدؒ زبانِ حال سے ان سب حاسدوں سے کہہ رہا ہے:

> (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصّے میں مر جاؤ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے (آلِ عمران: ۱۱۹)

آپؒ ان سب لوگوں کے لیے ایک نمونے کی حیثیت رکھتے تھے جو آپ کے ساتھ مل کر لڑے۔ اور اب تو آپ اپنی ذات میں خود ایک مدرسے کی حیثیت رکھتے ہیں...... ان تمام لوگوں کے لیے جو ان شاءاللہ آپ کے بعد اس راستے پر چلیں گے۔ آپ کے بعد اس راہ پر آنے والے لوگ آپ ہی کے اُسوے کی روشنی میں اپنے عزائم بلند رکھیں گے۔ آپ ہی سے یہ سبق سیکھیں گے کہ اپنی تمام دوڑ دھوپ کا ہدف سعادت کے اعلیٰ مراتب کو بنایا جائے اور شہادت کا شرف بھی یوں حاصل کیا جائے کہ اس کی محترم ترین حالت اور اعلیٰ ترین درجہ انسان کے حصے میں آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''شہدا کے سردار حمزہؓ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص (بھی) ہے جو کسی جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہوا پھر اسے (نیکی کا) حکم دیا اور (برائی سے) منع کیا تو اس (سلطان) حاکم نے اسے قتل کر ڈالا''

تو کیا لال مسجد کے شہدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کردہ یہ وصف نہیں پایا جاتا۔ وہ وصف جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا کا سردار ہونے کی علامت بتلایا ہے؟ یہ شہدا جبر و استبداد کے سہارے قائم، اس غلیظ لادین طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

9 مئی: صوبہ لوگر............ صدر مقام پل عالم............ بارودی سرنگ دھماکہ............ ایک ٹینک تباہ............ 5 اتحادی فوجی ہلاک

کر کھڑے ہوگئے، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ طاغوت بستیوں اور آبادیوں کو ارتداد کے گڑھے کی طرف کھینچتا چلا جا رہا ہے، اخلاق سے عاری کر رہا ہے، اپنے مشرقی اور مغربی آقاؤں کی مکمل غلامی سکھلا رہا ہے، تاکہ یہاں کے مسلم عوام اپنی ثقافت، اخلاق، عقیدے اور عادات میں ان کفار کی ہو بہو نقل بن جائیں۔ پس اس موقع پر یہ ابطال اٹھ کھڑے ہوئے اس طاغوت اور اس کی ذلیل کٹھ پتلی فوج کا رستہ روکنے کے لیے اور اس کے ان جاسوسی اداروں کی آنکھوں میں بھی آنکھیں ڈالیں جو صرف کمزوروں ہی کے سامنے شیر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شہدا نے ان سب طواغیت کے سامنے ڈٹ کر کہا کہ فساد کے اس سلسلے کو بند کرو جس نے بستیوں کو تباہ، اقدار کو پامال اور عزت و وقار کو روند کر رکھ دیا ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان نے گائے کے پجاریوں کے تسلط سے اس لیے آزادی و خود مختاری حاصل نہیں کی تھی کہ اسے شہوات کے پجاری اور بے ہودہ و فاجر حکمران اپنا غلام بنالیں۔ ایسے حکام جو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے قائم نہیں ہوا تھا کہ یہ ایک اسلام دشمن ملک بن کر اہلِ اسلام کے خلاف جنگ کرے، احکامِ دین کو ایک طرف اٹھا پھینکے اور پھر ایسے ردی افکار کے سامنے سر جھکائے جو ان عقلوں کی پیداوار ہیں، جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور اپنا غضب برسایا اور انہیں بندر، خنزیر اور طاغوت کے بندے بنا دیا۔ پھر یہاں ان ہی کفری افکار کی تعظیم و تکریم ہو، ان ہی کو مقدم جانا جائے، ان ہی کے مطابق ملک کا نظام چلایا جائے اور لوگوں کو تہذیب، جدیدیت اور ترقی کے نام پر یہی سب قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے نہیں بنا تھا کہ یہ صلیب کے محافظ امریکہ اور اس کے پیروکاروں کا حلیف اور مددگار بن کر مجاہدین کو جلا وطن کرے، انہیں جیلوں میں ڈالے، اللہ کے موحد بندوں کو عبرت کا نشان بنائے اور اپنی فضائیں اور بحر و بران کافروں کے لیے کھول دے جو صبح و شام کڑے حفاظتی انتظامات میں اور پوری طرح مسلح ہو کر یہاں (پاکستان) سے نکلیں اور افغانستان میں ہزارہا مسلمانوں کو قتل کر کے بحفاظت واپس لوٹ آئیں۔ ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستانی فوج، جو جھوٹ بولتے ہوئے ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کو اپنا شعار قرار دیتی ہے اس فوج کا اصل مقصد یہ نہ تھا کہ یہ صلیبیوں کا دفاع کرے، ان کے احکامات کو بلا چون و چرا نافذ کرے، مسجدوں کو گرائے، مدارس کا محاصرہ کرے اور گلی کوچوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرے۔ اس فوج کی اصل ذمہ داری تو یہ تھی کہ یہ بلا دجل و فریب اس شعار کی حقیقتاً پابندی کرے جس کا یہ صبح و شام دم بھرتی ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی اصل اقدار عزت، عصمت، عفت، حیا اور غیرت ہیں۔ پس ان کے درمیان بدکاری، فسق و فجور اور بے حیائی و عریانی کے دلدادہ لوگوں کی کوئی جگہ نہیں۔ نہ ہی ان لوگوں کے لیے یہاں کوئی گنجائش ہے جو اہلِ ایمان میں فحاشی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان مسلمانوں کی سرزمین ہے اور یہاں بسنے والے بھی مسلمان ہیں اس لیے یہاں حکومت بھی لازماً اسلام ہی کی ہوگی، یہاں کا نظام اسی کی شریعتِ عادلہ کے سائے میں چلے گا، یہاں کی فضاؤں میں صرف پرچمِ توحید ہی بلند ہو کر لہرائے گا اور لادینیت (سیکولرازم) اور صلیب کے پرچموں کو اس زمین میں خاک آلود کر دیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر زمین کا پیٹ ہمارے لیے اس کی پشت سے کہیں بہتر ہوگا۔

یہ تھے وہ اعلیٰ مقاصد جن کی خاطر وہ اٹھے، ان ہی کی خاطر وہ لڑے، ان ہی کی خاطر وہ قتل کیے گئے اور بلاشبہ وہ شہدا کے سرداروں میں شامل ہونے کے حق دار ہیں۔ ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا (الأحزاب: ۲۳)

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا میں ان کے ساتھ ساتھ ہوں اور وہ میری نگاہوں کے سامنے انتہائی سخاوت سے ایک ایک کر کے اپنی جانوں کی قربانی دے رہے ہیں، اور باری باری موت کے سمندر میں کود رہے ہیں، تاکہ اپنے ربّ کے سامنے کل کوئی عذر پیش کر سکیں۔ ایمان کی بہاریں اور ربّ کی جنتیں پانے کا شوق ان کے وجدان میں سرایت کر چکا ہے...... پس سخاوت کرنے والوں کو اس راہ میں خوب سخاوت کرنی چاہیے۔ مال لٹانے والوں کو یہاں سب کچھ لگا دینا چاہیے۔ اور اصحابِ جود و کرم کو اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیے۔ ان شاء اللہ ان شہدا کا یہ طاہر و پاکیزہ خون ایک ایسا مینارۂ نور ثابت ہوگا جس کی روشنی میں اس راہ کے راہرو اپنی منزل صاف دیکھ پائیں گے۔ یہ خون ایک ایسا ابلتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا جو پاکستان میں شجرِ اسلام کو بھرپور سیراب کرے گا۔ اور ان شاء اللہ ان شہدا کا یہ پرچم اس امانت کے حقیقی مستحقین تھام لیں گے، یعنی وہ لوگ جو ان ہی شہدا کی راہ پر گامزن ہوں گے، ان ہی کی سیرتوں کی پیروی کریں گے اور ان ہی جیسے کارنامے دہرائیں گے تاکہ اس محل کی تعمیر مکمل کر سکیں جس کی بنیادوں کو ان شہدا نے اپنے جسموں کے ٹکڑوں سے مستحکم کیا۔ اور یوں یہ قافلۂ حق ان شاء اللہ چلتا چلا جائے گا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایسی زبردست قربانی جس کی عظمت بیان کرنے پر کوئی زبان قادر نہ ہو یوں ہی رائیگاں چلی جائے۔ اور جھوٹ کے اس سمندر میں گھل کر ختم ہو جائے۔ اللہ کی سنت یہی ہے کہ پاکیزہ خون ضرور رنگ لاتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

10 مئی: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.................بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک ٹینک تباہ.........4 اتحادی فوجی ہلاک اور زخمی

وانا آپریشن کے بارے میں لال مسجد کے فتویٰ پر پاکستان کے علما کا اتفاق

یہ وہ تاریخی فتویٰ ہے جس کی بنیاد پر صلیب کی محافظ فوج نے لال مسجد کے فرزندوں کو اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں حائل جانا اور اُنہیں اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے شہید کر دیا...... یہ فتویٰ کئی فوجیوں کو ارتداد سے ایمان کی طرف لانے کا باعث بنا......اس فتوے کے مندرجات آج بھی وزیرستان، سوات، اورکزئی، مہمند اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ جنگ لڑنے والے فوجی اور پولیس ملازمین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر مسلمان عوام کے خلاف ''دہشت گردی'' ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ۱: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہا کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیش نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان میں مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلّق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُه' جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: ۹۳)

(رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے)

11 مئی: صوبہ لوگر..........ضلع محمد آغا..........مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ..........2 افغان فوجی ہلاک..........3 زخمی

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنه: ۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں۔

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (النساء: ۱۳۸،۱۳۹)

اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

(۴) وفی الحديث عن البراءؓ بن عازب ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: لزوال الدنيا وما فيها اهون عند اللّٰه تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اهل السمٰوٰت واهل الارض اشتركوا فی دم مؤمن لادخلهم اللّٰه تعالیٰ النار (روح المعانی، جلد: ۳، ص: ۱۱۶)

حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و ما فیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔ اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنّم میں پھینک دے گا۔

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه (الی عدوه) الخ (متفق عليه، رياض الصالحين: ۱۰۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے......

(۶) وفی احکام القرآن للجصاص (۲/۴۰۶) وهذا يدل علی انه غير جائز للمومنين الا ستنصار بالكفار علی غيرهم من الكفار اذ كانوا متی غلبوا كان حكم الكفر هو الغالب

احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آ جائے گی۔

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم: السمع والطاعة علی المرء المسلم فيما احب وكره حق ما لم يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة (بخاری، جلد: ۱ص: ۴۱۵)

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی۔

(۸) وفی شرح السير جلد: ۳، ص: ۲۴۲: وان قالوا لهم قاتلوا معنا المسلمين والا قتلناكم لم يسعهم القتال مع المسلمين لان ذلك حرام لعينه فلا يجوز الا قدام عليه بسبب تحديد بالقتل كما لو قال له اقتل هذا المسلم والا قتلتك۔

شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ "ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے"، تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینه (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ "فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا" اور وہ عملاً ایسا کر گزرے۔

(۹) وكذٰلک من ......عدا علی قوم ظلما فقتلوه لا يكون شهيدا لانه ظلم نفسه۔ (بدائع، جلد: ۲ ص: ۶۶)

اسی طرح......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیوں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا۔

11 مئی: صوبہ لوگر.........ضلع برکی براک.........مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.........5 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

(۱۰) ومن قتل مدافعا عن نفسه او ماله اوعن المسلمين او اهل الذمة بايّ آلة قتل، بحديد اوحجر او خشب فهو شهيد، كذا في محيط السرخسي (هنديه، جلد:۱، ص: ۱۶۸)

جوشخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل ......لوہے پتھر ، لکڑی وغیرہ...... سے قتل ہوا ہو۔

واللہ اعلم با لصواب

عبدالدیان عفا اللّٰہ عنہ

دارالافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علما کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دارالعلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔
(۳) مولانا عبدالسلام صاحبؒ، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔
(۴) قاری چمن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔
(۵) مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔
(۶) مولانا عبدالرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔
(۷) فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔
(۸) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۹) مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
(۱۰) مفتی شیر محمد صاحب۔
(۱۱) مفتی زکریا صاحب، دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
(۱۲) مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن وخطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔
(۱۳) مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابو ہریرۃؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔
(۱۴) مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دارالافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔
(۱۵) مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ
(۱۶) مولانا عبدالمعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔
(۱۷) قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔
(۱۸) قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم دارالعلوم جامعہ فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی۔
(۱۹) مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب،۔
(۲۰) مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی
(۲۱) مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔
(۲۲) مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔
(۲۳) مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالسلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد
(۲۴) مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ بہارہ کہو، اسلام آباد
(۲۵) مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ وجامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔
(۲۶) مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔
(۲۷) مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معهد اللغة العربية ومدیر بیت العلم، اسلام آباد
(۲۸) مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت و مدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد
(۲۹) مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔
(۳۰) مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ۔
(۳۱) مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۳۲) مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔
(۳۳) مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔
(۳۴) مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر صاحبؒ، پشاور۔
(۳۵) مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔
(۳۶) مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد، دارالعلوم آسیا گیٹ، پشاور۔
(۳۷) مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، شاھو وام، ہنگو۔
(۳۸) مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب۔
(۳۹) مفتی دین اظہر صاحب۔
(۴۰) مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحبؒ۔
(۴۱) مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔
(۴۲) مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔
(۴۳) مفتی انعام الحق صاحب۔
(۴۴) مفتی عبدالقادر، جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۴۵) مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

12 مئی: صوبہ قندہار.................. ضلع میوند.................. بارودی سرنگ دھماکہ.................. ایک امریکی ٹینک تباہ.................. 4 امریکی فوجی ہلاک

(۴۶)مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷)مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

(۴۸)پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور

(۴۹)مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۵۰)مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱)مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲)مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳)قاضی حمید اللہ صاحبؒ، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴)مولانا فخر الدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵)مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶)مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷)مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸)مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شہدا کے قافلہ سالار

پس اے پاکستان میں بسنے والے مجاہدو! اے قربانیاں دینے کے باوجود آگے بڑھتے چلے جانے والے شیرو! اے شہادت کے طالبو! حوروں کے عاشقو! انسان کو موت تو ایک ہی دفعہ آتی ہے پس شہادت کے اس باغ میں کود پڑو جس کا دروازہ اللہ نے تمہاری سرزمین پر کھول دیا ہے۔ اور یوں ڈٹ کر کھڑے ہو جاؤ کہ اللہ تم سے راضی ہو جائے۔ اٹھو اور سب مل کر اس مرتد، مفسد، طاغوت کو مٹا ڈالو۔ اس کے لادین (سیکولر) طاغوتی نظام کو گرا دو۔ اس کی احمق فوج کے قلعوں، اس کے ناپاک جاسوسی اداروں کی کمین گاہوں اور اس کی جاہلی حکومت کے مراکز کو تباہ کر دو۔ اور اپنے پڑوسیوں یعنی افغانستان کے خوددار لوگوں کی اقتدا کرو جنھوں نے اپنے ثبات، عزیمت، صبر کی قوت اور اپنے رب پر سچّے توکل کے ذریعے اپنی زمین کو جابر و متکبر سلطنتوں کا ایسا مقبرہ بنا دیا ہے کہ جو بھی یہاں گھستا ہے، ذلیل و رسوا ہو کر شکست و ہزیمت کا دھبہ چہرے پر لگوا کر یہاں سے نکلتا ہے۔ اور اس کے تمام ذلیل کٹھ پتلی آلۂ کار بھی اس کے ساتھ ہی جلا ڈالے جاتے ہیں۔

پس اے اہلِ پاکستان تم بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرو۔ جان لو کہ اہلِ پاکستان کو جو قیمت اس مرتد حکومت کے سامنے ہتھیار ڈالنے اس کی پیروی کرنے اور اس کے سامنے سر جھکانے کی صورت میں مجبوراً ادا کرنا پڑے گی وہ اس قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے جسے وہ برضا و رغبت ادا کر کے یہاں کے باسی حقیقی عزت پا سکتے ہیں۔ یعنی ایک ایسے نظام کے تحت زندگی جہاں دین کا کلمہ بلند ہو، شریعت حاکم ہو، عقیدہ محفوظ ہو اور تمام انسانوں کی غلامی سے آزاد ہو کر تنہا ایک اللہ کی غلامی اختیار کی جا سکے۔

حق کبھی عزت کی بھیک مانگنے سے قائم نہیں ہوتا، نہ ہی ذلت کے ساتھ جھکنے سے اپنے حقوق ملتے ہیں اور نہ ہی ظلم کا خاتمہ کبھی سفارشوں سے ہو پاتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ پانے کے لیے شیروں کے سے عزائم، آسمان کو چھوتی ہمتیں، سنجیدہ جدوجہد اور پیہم قربانیاں درکار ہوں گی، مشکلات کو ہلکا جاننا ہوگا اور خطرات سے بے پروا ہونا ہوگا۔ اور آپ کے لیے ان سب باتوں سے بہتر اور نفع بخش اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

تم ہلکے ہو یا بوجھل، نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو......(التوبۃ: ۴۱)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان شہدا کی شہادتیں قبول کرے۔ علّیّین میں ان کے درجات بلند کرے۔ ہمارے قیدی بھائی بہنوں کو رہائی اور تکلیف میں مبتلا لوگوں کو نجات دے۔ زخمیوں اور بیماروں کو شفا دے۔ ان کے اہل و عیال کو خصوصی صبر عطا کرے۔ اور ان سب کو بلاحساب ثواب دے۔ بلاشبہ وہ رب کریم و وہاب ہے۔

و آخر دعوانا عن الحمد لله رب العلمين

☆☆☆☆☆

بقیہ: اکرام کیسے کیا جائے؟

اکرام کے مختلف طریقے:

۱۔مہمان کو کھلا پلا کر اکرام کیا جائے:

ایک عام طریقہ جو پوری دنیا میں مروج ہے وہ یہ ہے کہ مہمان کو کچھ کھلایا جائے یا کچھ پلایا جائے لیکن اس میں یہ خیال رکھا جائے کہ مہمان کی طبیعت اگر کھانے اور پینے پر آمادہ ہو تو اس کو کھلا پلا کر اکرام کیا جائے اور اس کا دل خوش کیا جائے۔ اگر کھانے کو جی نہ چاہ رہا ہو تو اصرار نہ کریں۔ زبردستی کھانے سے مہمان کی طبیعت خراب ہو جائے گی اور بیمار ہو جائے گا۔

مروجہ بوتلوں سے پرہیز کریں:

اکرام میں آج کل آسان طریقہ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ مہمان کو بوتل پلا دی جائے حالانکہ اکثر بوتلیں اور جوس جو بازار میں فروخت ہو رہے ہیں ان میں زیادہ تر کیمیکل اور ایسڈ ڈالے گئے ہیں جو انسانی صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہیں۔ تمام اہل درد حکما اور ڈاکٹر ان بوتلوں سے منع کرتے ہیں ایسے ہی بعض شربتوں میں صرف مٹھاس اور ایسڈ ڈالے گئے ہیں ایسے شربتوں سے بھی بہت زیادہ پرہیز کیا جائے جو انتہائی نقصان دہ ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

13 مئی: صوبہ کاپیسا..................ضلع نجراب...........امریکی سپیشل فورس کے ایک قافلے پر فدائی حملہ..........14 امریکی فوجی اہلکار ہلاک

اُن سے جا ملو!

عبداللہ جعفر

یہ کیا ہے؟

ملبے کا ڈھیر!

یہاں پہلے کیا تھا؟

''لال مسجد''

یہ اس قدر لال کیوں ہے؟

یہاں خون گرا ہے

کس کا خون؟

حفاظِ قرآن کا، معلماتِ دین کا، برقعہ پوش بچیوں کا، علمائے حق کا....

یہ خون کس نے گرایا ہے؟

امریکی صدر کا کہنا ہے کہ یہ میرے دوستوں نے گرایا ہے،

برطانوی طاغوت کہتا ہے درست گرایا ہے،

نیٹو کا سربراہ کہتا ہے مزید گرنا چاہیے

خون تو سامنے کی سڑک پر بھی گرا ہے؟

وہ دوسرا خون ہے

وہ کس کا ہے؟

وردی والوں کا

وہ کیا چاہتے ہیں؟

جو امریکہ چاہتا ہے

امریکہ کیا چاہتا ہے؟

مِساج سنٹر، قحبہ خانے، ویڈیو سنٹر، آغا خانی سکول، اور بہت کچھ!

کیا کچھ؟

خاندانی منصوبہ بندی (اور اسقاطِ حمل) کے مراکز، این جی اوز کے جال، ٹی وی و کیبل چینلز

انٹرنیٹ کلب، مخلوط تعلیم، میراتھن ریس!

امریکہ یہ سب کچھ کیوں چاہتا ہے؟

امریکہ کے دوستوں سے پوچھو

اس کے دوست کون ہیں؟

جو اس کی خاطر اپنی وردیاں لال کروا رہے ہیں

یہ وردی والے خون میں نہا کر کہاں جا رہے ہیں؟

کم از کم وہاں نہیں جا رہے جہاں وہ برقعہ پوش بچیاں شہید ہو کر جا رہی ہیں!

کیوں؟

یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے!

پھر وردی والے ایسا کیوں کرتے ہیں؟

آڈر آڈر ہوتا ہے!

آڈر جہنّم میں لے جائے تو؟

پھر بھی وہ آڈر ہی رہتا ہے!

کیوں؟

بڑے کا آڈر ہے

بڑا تو خدا ہے

وہ بھی بڑا ہے

کون؟

جو کہتا ہے **انا ربکم الاعلیٰ**

تو کیا یہ وردی والا حرام موت مرا ہے؟

مفتیانِ کرام سے پوچھو

مفتیانِ کرام تو قبروں میں چلے گئے

پھر جیو ٹی وی والوں سے فتویٰ لے لو

وہاں تو مذمتی بیان چل رہا ہے؟

کس کا؟

سیاست دان کا

کس کی مذمت میں؟

دونوں کی مذمت میں

کون دونوں؟

بُش کے دوستوں، دشمنوں دونوں کی مذمت میں

دوستوں کی مذمت کیوں؟

جمہوریت کا تقاضا ہے

13 مئی: صوبہ ہلمند .... ضلع موسیٰ قلعہ .... برطانوی اور اتحادی مشترکہ بیس پر شہیدی حملہ .... 50 برطانوی اور اتحادی فوجی ہلاک .... 15 زخمی

دشمنوں کی مذمت کیوں؟

قانون کی پاس داری ضروری ہے

قانون تو انگریز کا ہے، کافروں کا ہے؟

قانون......قانون ہوتا ہے، جیسے آڈر......آڈر ہوتا ہے!

اچھا تو یہ سیاست دان حق کیوں بیان نہیں کرتے؟

ابھی زیرِ تربیت ہیں

کہاں؟

یو ایس ایڈ اور پلڈ یٹ والوں کے ہاں

پھر مجاہدین کدھر ہیں؟

کشمیر کے سرد خانوں میں

طالبان کہاں گئے؟

تعذیب خانوں کی نذر ہو گئے

حق گو علما کہاں گئے؟

شامزئیؒ اور غازیؒ کدھر گئے؟

قبروں میں

ان کے جانشین کہاں کھو گئے؟

''لاپتہ'' ہیں

پتہ کہاں سے چلے گا؟

پنٹاگون سے

مسلمان کہاں ہیں؟

مسلمان کمزور ہیں!

کیا مسلمان کھانا کھاتے ہیں؟

جی ہاں

پانی پیتے ہیں؟

جی ہاں

ہل چلاتے ہیں؟

جی ہاں

قرآن پڑھتے، پڑھاتے ہیں؟

جی ہاں

پھر کیوں کمزور ہیں؟

جہاز نہیں ہیں، میزائل نہیں ہیں، دشمن مضبوط ہے

کیا دشمن کے پاس ایمان ہے؟

نہیں

شوقِ شہادت ہے؟

نہیں

شہیدی حملے کرنے والے ہیں؟

نہیں

پھر دشمن کیسے مضبوط ہوا؟

ہم کمزور ہیں

کیا کمزوری ہے؟

موت سے ڈر لگتا ہے!

اصل بات یہ ہے

یہ ڈر کیسے دور ہوگا؟

جو موت سے نہیں ڈرتے، ان سے جا ملو!

☆☆☆☆☆

14 مئی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............5 صلیبی فوجی ہلاک

فراہ کے تمام اہم علاقے دشمن نے خالی کر دیے ہیں

صوبہ فراہ کے جہادی مسئول صاحبزادہ مولانا امین اللہ مد ظلھم سے انٹرویو

صوبہ فراہ افغانستان کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں پڑوسی ملک ایران، شمال میں ہرات، جنوب میں نیمروز اور مشرق میں صوبہ ہلمند اور غور کے مضافاتی علاقے واقع ہیں۔ اس صوبے کے اکثر علاقے ریتلے صحرا ہیں۔ آبادی والے علاقے بہت کم ہیں۔ حالیہ گنتی کے مطابق اس صوبے کی آبادی ۴۹۸۵۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ انسانی آبادی کی یہ تعداد ۴۸۴۷۱ مربع کلومیٹر رقبے کی زمین کے مقابلے میں انتہائی کم بتائی جاتی ہے صوبے کے مرکزی شہر، شہر فراہ کے علاوہ دس اضلاع ہیں۔ جن کے نام اس طرح ہیں: بالا بلوک، گلستان، پشت رود، بکوانا، انار درہ، پرچمن، خاک سفید، قلعہ کاہ، لاش وجوین، شیب کوہ، فراہ رود

جہادی مسؤل کا تعارف:

صاحبزادہ مولانا امین اللہ کا تعلّق صوبہ قندہار ضلع سپین بولدک سے ہے۔ ابتدائی دینی تعلیم کا آغاز انہوں اپنے گاؤں کی مسجد سے کیا۔ ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد افغانستان کے مختلف مدارس اور پاکستان کے صوبوں بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مختلف مدارس سے اکتسابِ علم کیا۔

موقوف علیہ تک پڑھنے کے بعد انہوں نے بقیہ زندگی جہاد کی خدمت میں گزاری۔ امارت اسلامیہ کے دورِ حکومت میں تخار، بادغیس، بامیان اور غور بند کے محاذوں پر رہے۔ وقتاً فوقتاً انتہائی اہم ذمہ داریاں بھی نبھائیں۔ افغانستان پر امریکی یلغار کے بعد سے ہی مصروفِ جہاد۔ وہ گذشتہ نو سالوں میں بولدک کے عمومی مسئول، شوراوک کے عمومی مسئول اسی طرح صوبہ قندہار کے عمومی مسئول رہے اور مختلف جہادی ذمہ داریاں نبھائیں۔ اب صوبہ فراہ کے عمومی جہادی مسئول کی حیثیت سے ان کی تعیناتی عمل میں لائی گئی تا حال اسی ذمہ داری پر جہادی خدمت میں مصروف ہیں۔

سوال: سب سے پہلے صوبہ فراہ میں ہونے والی حالیہ تبدیلی پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں؟

جواب: صوبہ فراہ میں گذشتہ سال اور حالیہ مہینوں میں جہاد کی برکت سے بہت سی اہم تبدیلیاں سامنے آئی ہیں۔ جن سے مجاہدین کا مورال و حوصلہ بہت بلند ہوا ہے انہیں نقل وحرکت اور کارروائیوں میں انتہائی آسانیاں میسر ہوئی ہیں۔ دشمن نہایت شکست خوردہ حالت میں ہے۔

سب سے اہم تبدیلی اس ملک سے بیرونی فوجیوں کا انخلا اور فرار ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے اس صوبے کے مرکز اور تقریباً تمام اضلاع میں امریکی، اطالوی اور ڈنمارک کی فوجیں کثیر تعداد میں موجود تھیں۔ انہوں نے مختلف علاقوں میں انتہائی مضبوط بیس اور بنکر بنائے ہوئے تھے اور ہر وقت مجاہدین کے ساتھ جنگوں میں مصروف رہتے۔ مگر گذشتہ سال کے دوران میں بیرونی فوجی فراہ کے مرکز اور ضلع فراہ رود کے علاوہ تمام اضلاع سے مکمل طور پر نکل گئے ہیں۔ اپنے پختہ مراکز گرا کر یا ویسے ہی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ ضلع فراہ رود اور مرکزی شہر میں بھی بس ایک، ایک بیس کیمپ موجود ہے۔ یہ بیس کیمپ مجاہدین کے حملوں سے دفاع کی سکت نہیں رکھتے۔ ان شاء اللہ موسم بہار کے آغاز کے ساتھ نئے آپریشن میں امید ہے بقیہ بیس کیمپ بھی ختم ہو جائیں گے۔ امریکیوں کے انخلا سے فراہ میں بہت بڑی تبدیلیاں سامنے آئی ہیں۔ تمام علاقے مکمل طور پر آزاد ہو گئے ہیں۔ خاک سفید، بالا بلوک، پشت رود، فراہ رود، گلستان، بکوا اور دیگر اضلاع کے مرکزی علاقوں کے علاوہ جہاں چند سرکاری دفاتر دشمن کے قبضے میں ہیں باقی تمام علاقے مکمل طور پر خالی ہو گئے ہیں۔ مجاہدین ہر طرف آزادانہ گھوم پھر سکتے ہیں۔ وہاں دشمن کا کوئی اثر نہیں ہے۔

سوال: آپ نے مختلف علاقوں کی آزادی کی بات کی۔ اس حوالے اگر کچھ تفصیلی معلومات دی جائیں کہ کن علاقوں سے کتنے بیرونی حملہ آور نکلے ہیں اور کتنے علاقے فتح ہوئے ہیں؟

جواب: گذشتہ چند مہینوں میں ضلع بکوا سے صلیبیوں کے تین اڈے ختم ہو گئے ہیں۔ اور وہاں موجود سارے فوجی بھاگ گئے ہیں۔ اسی طرح نیشنل آرمی کا بھی ایک اڈا ختم ہوا ہے۔ ضلع بکوا میں اب صرف مرکز میں دشمن موجود ہے۔ ہرات قندہار شاہراہ جو اس ضلع سے ہو کر گذرتی ہے، اب مجاہدین کی نگرانی میں ہے۔ مجاہدین جب بھی چاہیں دشمن کے لیے اسے بند کر سکتے ہیں۔ اب دشمن کی فوجیں آسانی سے یہاں سے نہیں گذر سکتیں۔ ضلع بالا بلوک سے بھی بیرونی اور ملکی فوج کے ۱۲، ۲ اڈے ختم ہو گئے ہیں۔ اس ضلع میں بھی صرف مرکز اور بڑی شاہراہ پر چند چیک پوسٹیں باقی ہیں بقیہ سارے علاقے مکمل آزاد ہیں۔

خاک سفید، فراہ رود اور پشت رود کے اضلاع سے بھی مجموعی طور پر ۴ مراکز ختم ہو گئے ہیں اور دشمن کا وجود سمٹ کر صرف مرکزی علاقوں تک آ پہنچا ہے۔ صرف فراہ رود میں ابھی ایک مرکز قائم ہے۔ ضلع گلستان بھی مکمل طور پر خالی ہو چکا ہے، ملکی فوجی یہاں محاصرے میں ہیں، انہیں راشن بھی فضائی راستوں سے پہنچایا جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ موسم بہار میں یہ علاقے مکمل طور پر دشمن کے وجود سے پاک ہو جائیں گے۔ فراہ کے مشرقی ضلع 'پرچمن' کا کمشنر یہاں کا سابقہ جنگ جو کمانڈر تھا جو یہاں کے عوام پر سخت مظالم ڈھاتا تھا۔ حتیٰ کہ امارت اسلامیہ کے سابقہ دورِ حکومت میں بھی یہ علاقہ فتح نہیں ہو سکا تھا۔ کچھ

15 مئی: صوبہ پکتیکا......... ضلع یوسف خیل......... مجاہدین کا امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ......... 6 امریکی فوجی ہلاک......... 4 زخمی

عرصہ پہلے یہ ظالم کمانڈر مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا۔اس کے قتل سے پرچمن میں بہت بڑی تبدیلیاں آگئیں ہیں مجاہدین کی سرگرمیاں علانیہ طور پر ہونے لگیں ۔فراہ کے مغربی اضلاع جیسے اناردرہ، قلعہ کاہ، اور دیگر اضلاع جو ایران سے متصل سرحد پر واقع ہیں وہاں شروع سے امریکی موجود نہیں تھے۔اس لیے وہاں سے ہمیں کسی قسم کی تشویش نہیں تھی۔

سوال: افغانستان کے کچھ علاقوں میں امریکیوں نے بیس اس لیے تعمیر کروائے تھے کہ جب تک خود وہاں موجود ہیں اربکیوں (قومی لشکروں) اور محلی پولیس کے نام سے اپنی مزدور فوج پیدا کرتے رہیں۔ جو ان کے جانے کے بعد انہیں کا سپرد کیا ہوا کام کرتے رہیں۔ فراہ میں کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ امریکیوں کے نکلنے کے بعد افغان فوجیوں یا اربکیوں نے ان مراکز پر قبضہ کیا ہو؟

جواب: نہیں پورے صوبہ فراہ میں صرف صوبائی مرکز کے مضافات میں کچھ اربکی پیدا ہوئے ہیں۔ دیگر اضلاع میں ایسی کوئی مشکل نہیں ہے۔انہوں نے مذکورہ اضلاع میں گذشتہ چند سالوں میں بہت کوششیں کیں کہ مزید لوگوں کو اربکی بنائیں لیکن کامیاب نہ ہوسکے اس لیے کہ یہاں کے عوام نے ان کے اس اقدام کی مخالفت کی اور کسی قسم کا تعاون نہیں کیا۔انہوں نے اس حوالے انتہائی تشدد سے بھی کام لیا، یہاں تک کہ بالا بلوک کے علاقے شیوان میں ایک مرتبہ ۷۰ قبائلی عمائدین اور معمر افراد کو صرف اس لیے گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا کہ انہوں نے اربکی سازی کے پروگرام میں امریکیوں سے تعاون نہیں کیا۔دیگر علاقوں میں انہوں نے لوگوں کو سخت اذیتیں دیں مگر اس بات پر تیار نہ کرسکے کہ انہیں اسلحہ تھما کر مجاہدین سے لڑادیں، اس لیے وہ مایوس ہوگئے ۔فراہ میں محض بالا بلوک کے ایک علاقے میں انہوں نے کچھ اربکی پیدا کیے۔مگر امریکیوں کے جانے کے بعد وہ سب مجاہدین سے آکر مل گئے۔ درجنوں کی تعداد میں ہلکا اور بھاری اسلحہ ایک ٹینک، اور چند رینجر گاڑیاں بھی مجاہدین کے حوالے کردیے۔فراہ کے دیگر علاقوں میں بھی دشمن کے انخلا سے دشمن کے افراد تیزی سے مجاہدین کے ساتھ مل رہے ہیں۔مجموعی طور پر ۱۰۰ سے زیادہ افراد دعوت وارشاد پروگرام کے تحت گذشتہ چند مہینوں میں فراہ میں دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے مل گئے ہیں۔فراہ میں جن علاقوں سے دشمن کے فوجی نکلتے رہے وہ علاقے مجاہدین کے ہاتھ آتے رہے الحمدللہ مرکز کے علاوہ کسی بھی علاقے میں اربکیوں کا کوئی مسئلہ سامنے نہیں آیا۔

سوال: ۲۰۱۲ء میں جہادی کارروائیاں کیسی تھیں اور آئندہ کے لیے آپ کی توقعات کیا ہیں؟

جواب: گذشتہ سال میں صوبہ فراہ میں جہادی کارروائیاں ہماری توقعات سے زیادہ اچھی تھیں۔یہ سال بڑی فتوحات کا سال تھا۔اس سے پہلے یہاں کے عوام اور مجاہدین کو بڑے بڑے مسائل کا سامنا تھا۔اس لیے امریکی اور دیگر غاصبوں کی کارروائیاں زیادہ تھیں۔مگر ۲۰۱۲ء میں امریکی بھاگنا شروع ہوگئے۔فراہ سے ان کے بہت سے کیمپ ختم ہوگئے۔ اب صوبہ فراہ کے مجاہدین اور عام لوگ گذشتہ سالوں کی بہ نسبت اچھی حالت میں ہیں، اکثر علاقے آزاد ہوگئے۔اور عوام سے حملہ آوروں کے خوف کا سایہ اٹھنے لگا۔ چھاپے، تشدد، بمباریاں، تلاشیاں اور صلیبیوں کے مظالم اکثر علاقوں میں ختم ہوگئے۔مجاہدین کے حوصلے پہلے کی بہ نسبت بہت بلند ہیں۔اب پھر سے آئندہ سال کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔اس کے مقابلے میں دشمن ماضی کی بہ نسبت بہت بری حالت میں ہے۔ جنگ اور مقابلے کی ہمت ان میں نہیں رہی، اب وہ صرف اپنی جان بچانے کی فکر میں ہیں۔دشمن کے افراد پے درپے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔وہ اپنے مراکز میں محصور ہے۔گذشتہ سال بھی ہماری کارروائیاں بہت اچھی تھیں، دشمن کے نقصانات زیادہ اور ہمارے نقصان بہت کم تھے۔ پورے سال میں کوئی قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔آئندہ کے متعلّق بھی ہم اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ سال بھی فتوحات اور کامیابیوں کا سال ہوگا۔گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی اللہ کی نصرت سے ایسی فتوحات مجاہدین کو ملیں گی جو ان کی امیدوں سے بھی بڑھ کر ہوں گی۔ان شاءاللہ۔

سوال: آپ نے کہا تھا کہ صوبہ فراہ کے اکثر علاقے آزاد ہوگئے ہیں۔تو ان علاقوں سے دشمن کے فرار کے بعد کون سا حکومتی نظام سامنے آیا ہے؟

جواب: آپ جانتے ہیں کہ امارت اسلامیہ ایک مکمل حکومتی نظم ونسق کا نام ہے۔ جو عسکری ونگ کی طرح دیگر تشکیلات' قضا، تعلیم اور تربیت، دعوت وارشاد اور نگران کمیشنز بھی رکھتا ہے۔فراہ میں بھی تمام علاقوں میں ہماری مذکورہ تشکیلات موجود ہیں۔

اس کے علاوہ اکثر علاقوں میں علاقے کے لوگوں کی مرضی سے قومی عمائدین اور علماء کی شورائیں بنائی گئی ہیں جو علاقائی سطح پر شریعت کی روشنی میں مسائل اور جھگڑوں کے فیصلے کرتی ہیں۔مجاہدین کو بھی اچھے اچھے مشورے دیتی ہیں اور باہمی افہام وتفہیم سے تمام معاملات آگے بڑھاتے ہیں۔عوام کے ساتھ اس قریبی افہام وتفہیم کی بدولت ہی ہم لوگوں کو خوش حال اور پرامن زندگی فراہم کرسکتے ہیں۔صوبہ فراہ کٹھ پتلی حکومت کے دور میں چوری، ڈاکہ زنی، لوٹ مار، اغوا برائے تاوان اور دیگر جرائم کا علاقہ سمجھا جاتا تھا، اب مجاہدین کے دور حکومت میں لوگ مکمل امن وامان کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ چوروں کا مکمل طور پر خاتمہ ہوگیا اور جن علاقوں میں وہ پیدا ہوگئے تھے بہت کم مدت میں عوام کے تعاون سے مجاہدین نے انہیں گرفتار کیا اور سزا دی گئی۔اب بھی صرف فراہ کا مرکز اور اس کے ساتھ ملحقہ علاقے ہیں جہاں سے ہر دن چوریوں اور دیگر جرائم کی رپورٹیں ملتی رہتی ہیں۔اسی علاقے میں اربکیوں اور پولیس کی حکومت ہے جس سے عوام کی زندگی انتہائی مشکلات کا شکار ہوگئی ہے۔صوبہ فراہ کا سیکورٹی سربراہ صمد خان نامی سابقہ کمیونسٹ آدمی ہے جو ہماری معلومات کے مطابق اغوا اور چوریوں کا اپنا خصوصی نیٹ ورک رکھتا ہے۔ یہ آدمی ہرات اور فراہ کے مرکزی شہروں میں بڑے تاجروں اور صاحب ثروت افراد

17 مئی: صوبہ کابل.........ضلع سروبی.........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ.........12 فوجی ہلاک.........1 ٹینک اور 2 گاڑیاں بھی تباہ

کے بیٹوں کو اغوا کرتا ہے اور تاوان کے بدلے رہا کر دیتا ہے۔ لیکن ان کی یہ کارروائیاں ان علاقوں میں جاری ہیں جو حکومت کے زیرِ اقتدار ہیں۔ مجاہدین کے علاقوں میں وہ کسی قسم کی چوری اور اغوا کاری نہیں کر سکتے۔

سوال: چند ماہ قبل ایسا کہا جا رہا تھا کہ امریکیوں نے بالا بلوک کے ضلع میں عام لوگوں کی کھیتیوں اور باغات کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ اس حوالے سے تفصیلات بیان کریں۔

جواب: ضلع بالا بلوک کا علاقہ شیوان شاہراہ کے کنارے واقع ہے۔ مجاہدین کا ایک اہم علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ اس علاقے میں دشمن کے کانوائے پر ہمیشہ مجاہدین کے حملے ہوتے ہیں انہیں بار بار بھاری نقصان اٹھانے پڑے۔ امریکیوں اور افغان فوجیوں کے لیے ہرات، قندھار شاہراہ رسد کی فراہمی کی وجہ سے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دشمن اس علاقے میں مجاہدین کے حملوں سے بہت تنگ آ گیا۔ انہوں نے یہاں بار بار آپریشن کیے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر دشمن نے ایک ظالمانہ قدم اٹھایا اور اس سال فروری میں ایک آپریشن کا آغاز کیا جس میں شاہراہ کے قریب واقع لوگوں کے گھروں، باغات اور کھیت سب کچھ ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ بڑی تعداد میں ملکی و غیر ملکی فوج نے بلڈوزر اور دیگر چھوٹے بڑے وسائل کی مدد سے یہ آپریشن کیا۔ لوگوں کے بہت سے باغات، کھیت اور صاف پانی کے نالے تباہ کر دیے گئے۔ دشمن چاہتا تھا یہاں بھی قندھار کے ضلع ژڑی اور پنجوائی کی طرح اپنے بچاؤ کے لیے عوام کی تباہی کی جائے، مگر بعد میں عوام اور مجاہدین کی جانب سے سخت مقابلے کا آغاز ہوا اور ان پر پے در پے کامیاب حملے ہوئے، یہاں تک کہ دشمن پھر بھاگنے پر مجبور ہوا اور اس کے بنائے ہوئے منصوبے ادھورے رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ماہ رمضان کی چند سنتیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور اپنا پینا چھوڑے۔ (بخاری)

آخر میں ہم ایک عظیم حدیث یاد دلائیں گے جسے سن کر اور پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل دہل جاتے ہیں اور نفوس سہم جاتے ہیں تا کہ یہ حدیث ہمارے لیے یاد دہانی اور نصیحت بن جائے جس کے ہم ہر لمحے محتاج ہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه :أن النبي صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فقال :آمين، آمين، آمين، قيل :يا رسول الله إنک صعدت المنبر فقلت آمين، آمين، آمين، فقال :إن جبريل عليه السلام أتاني فقال من أدرک شهر رمضان فلم يغفر له فدخل النار فأبعده الله قل آمين، فقلت آمين الحديث (رواه ابن خزيمة وابن حبان في صحيحه واللفظ له)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو فرمایا آمین، آمین، آمین پوچھا گیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ منبر پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین، آمین، آمین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جو ماہ رمضان پائے پھر اس کی بخشش نہ کی جائے وہ جہنم میں داخل ہو جائے اللہ اسے دور کر دے کہیے آمین تو میں نے کہا، آمین.....''

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ماہ کو مجاہدین کے لیے فتح، بھٹکے ہوؤں کے لیے پناہ، ڈرے ہوؤں کے لیے امن، قیدیوں کے لیے رہائی، تنگ دستوں کے لیے کشادگی، مایوسوں کے لیے امید، کمزوروں کے لیے قوت اور لوٹ لیے جانے والوں کے لیے سہارا بنا دے۔ آمین...... یقیناً وہ سننے والا، قریب، جواب دینے والا اور مدد کرنے والا ہے۔

وصلى الله وسلم وبارک على عبده الأمين

وآله وأصحابه الطيبين الطاهرين وعلى كل مهتدٍ بهديهم إلى يوم الدين

☆☆☆☆☆

بجٹ میں خسارہ......حکمرانوں کا ''نوحہ''

آئے کوئی خریدنے آئے
عافیاؤں کی لاٹ رکھی ہے
چند کانسی ہیں مال خانے میں
سرخ گورے قبائلی بچے
کھیلتے ہیں ہماری گلیوں میں
اُن کے ہاتھوں کے دام بتلاؤ
اُن کی ٹانگیں خرید لو ہم سے
اُن کے ماتھوں پر مار دو گولے
کہ خزانے میں کچھ نہیں باقی
ملک و ملت کی بہتری کے لیے
جو بچا ہے وہ بیچنا ہے ہمیں
اس بجٹ میں تو کچھ نہیں ہوگا
سُوکھی غیرت کا ہم نے کیا کرنا
تھوڑے ڈالر ملیں تو بات بنے
تھوڑی غیرت بکے تو کام چلے

19 مئی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کے نیٹو سپلائی قافلوں پر حملے............14 گاڑیاں تباہ............26 افغان فوجی، ایسٹ کوٹ گارڈز اور ڈرائیور ہلاک

مجاہدین پوری طرح یک جان اور متحد ہیں

تحریک طالبان پاکستان (حلقہ محسود) کے رہنما خالد محسود حفظہ اللہ کی ادارہ نوائے افغان جہاد سے خصوصی گفتگو

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، امابعد

ادارہ: سب سے پہلے ادارہ نوائے افغان جہاد کی طرف سے مفتی ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر آپ سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مفتی صاحبؒ کی شہادت کو قبول فرمائیں اور پاکستان میں جاری نفاذ شریعت کی تحریک کو مضبوط اور تیز فرمائیں۔

خالد محسود حفظہ اللہ: میں آپ حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے ایسے سخت حالات میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین۔

ادارہ: محترم امیر صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ اپنا تعارف اور جہادی زندگی کے بارے میں کچھ بتایئے۔

خالد محسود حفظہ اللہ: قوم محسود شاخ شوبی خیل سے تعلّق رکھتا ہوں، امیر محترم بیت اللہ شہیدؒ اور امیر محترم ولی الرحمٰن شہیدؒ کے پرانے ساتھیوں میں سے ہوں۔

ادارہ: مفتی ولی الرحمٰنؒ کی شہادت کب اور کیسے ہوئی اور ان کے ساتھ دوسرے کون حضرات اپنے رب کے حضور میں پیش ہوئے؟

خالد محسود حفظہ اللہ: اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی شہادت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آپ نے ۲۹ مئی ۲۰۱۳ء کو جام شہادت نوش فرمایا، اس ڈرون حملے میں مولانا ولی الرحمٰن صاحبؒ سمیت چار افراد شہید ہوئے۔ جن میں خود مولانا صاحبؒ کے علاوہ کمان دان فخر عالمؒ، مولوی نصر الدینؒ اور بھائی عادل محسودؒ شہید ہوئے۔ امریکی ڈرون حملے نے امت مسلمہ پر یہ ثابت کر دیا کہ مولانا صاحب اور ان کے ساتھی مجاہدین حق پر تھے اور یہی وہ گروہ ہے جو عالم کفر کے خلاف جہاد کے میدان میں ڈٹا ہوا ہے۔

ادارہ: مولانا ولی الرحمٰنؒ کی شہادت کے بعد تحریک طالبان پاکستان نے حکومت کے ساتھ مذاکرات کی پیش کش واپس لینے کا اعلان کیا ہے، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللہ: تحریک طالبان پاکستان ایک انقلابی اور نظریاتی تحریک ہے۔ ہمارا مقصد جنگ برائے جنگ نہیں ہے بلکہ جنگ برائے تبدیلی مقصود ہے۔ اگر حکومت پاکستان اس تبدیلی کے لیے بغیر کسی خون خرابے کے تیار ہے، عالمی کفری اتحاد سے نکلنے، جمہوریت کی لعنت کو لات مارنے اور اسلامی شریعت کے قیام میں مخلص اور سنجیدہ ہے تو ہم بھی مذاکرات کی میز پر آنے کے لیے تیار ہیں۔ مولوی ولی الرحمٰنؒ کی شہادت حکومت کی مذاکرات سے متعلّق غیر سنجیدگی کا بیّن ثبوت ہے لہٰذا ہم نے مذاکرات کے عمل کو اس وقت تک رد کیا ہے جب تک ہمیں پورا اعتماد نہ ہو جائے۔

ادارہ: میڈیا میں یہ تاثر عام ہے کہ مولوی ولی الرحمٰن صاحبؒ کی شہادت تحریک طالبان کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے اور اس کے بعد تحریک طالبان بکھر جائے گی اور ٹکڑوں میں بٹ جائے گی، اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ مولوی صاحبؒ جیسے ایک مدبر، دین دار، ذہین و فطین قائد کی شہادت ہمارے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ لیکن یہ بات کہ تحریک بکھر جائے گی، صریحاً غلط ہے۔ میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ ہم مجاہدین ہیں، یہاں لوگ ایک نظریے ایک سوچ پر جمع ہوئے ہیں، کسی سیاسی پارٹی کی طرح یہاں شخصیت پرستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہماری دوستی اور دشمنی، ہماری محبت اور نفرت، ہمارا اتحاد و اختلاف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوش نودی اور رضا کے لیے ہوتا ہے۔ المختصر ہم اسلام کے عطا کردہ عقیدہ الولاء والبراء پر مکمل یقین رکھتے ہیں۔

ادارہ: محترم حکیم اللہ محسود صاحب امیر تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللہ: اس سوال کا جواب تو سوال ہی میں موجود ہے۔ وہ تحریک طالبان پاکستان کے امیر ہیں اور ہم تحریک کا حصّہ ہیں۔ امیر و مامور کا رشتہ ہے، تعلقات بہت اچھے ہیں، سوچ، نظریہ، فکر و عمل ایک ہی ہے، کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگرچہ دشمن مجاہد قوتوں کے مابین تفرقہ پیدا کرنے کے لیے بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہا ہے لیکن ہم پوری طرح یک جان اور متحد ہیں۔

ادارہ: پاکستانی عوام نے نئی منتخب شدہ حکومت سے توقعات وابستہ کر لی ہیں کہ یہ ڈرون حملے بند کرے گی اور امریکہ سے لگائی گئی یاری سے بھی ہاتھ کھینچ لے گی، اس پر آپ کیا فرماتے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللہ: ہر جمہوری حکومت کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ دوران الیکشن اپنی کامیابی کے حصول کے لیے عوام کو خوش نما نعروں کے ذریعے سبز باغ دکھاتے ہیں اور پھر برسر اقتدار آ کر عوام کو مزید فریب میں رکھنے کے لیے مختلف حیلے بہانے بناتے ہیں۔ اس کام میں وہ خاص مہارت رکھتے ہیں لیکن اس سوال کے جواب میں ایک بات واضح کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کے سیکولر جمہوری سیاسی پارٹیوں اور قوتوں پر اب روز

20 مئی: صوبہ بغلان...............ضلع پل خمری...........فدائی حملہ..........ضلعی کونسل کے چیئرمین سمیت 20 فوجی اہل کار، پولیس کانسٹیبلز اور وکلا ہلاک

مالی میں فرانسیسی فوج

آمد

واپسی

۱۱ جنوری ۲۰۱۳ء کو فرانسیسی افواج مالی پر حملہ آور ہوئیں۔ مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل ورسوا ہونے اور جانی و مالی نقصان کرانے کے بعد آخر فرانس نے پسپائی اختیار کر لی۔ اپریل میں ۴ ہزار فرانسیسی فوجی مالی سے رخصت ہوئے۔ ۲۴ مئی کو ۸۰ گاڑیاں مزید فوجیوں کو لے کر وطن چلی گئیں۔ اب فرانس نے اعلان کیا ہے کہ ستمبر تک فرانسیسی فوج مکمل طور پر مالی سے انخلا کر جائے گی۔

۳ مئی کو امریکی تیل بردار طیارہ بگرام ایئربیس سے اڑنے سے تھوڑی دیر بعد کرغیزستان میں گر کر تباہ ہوگیا

کاپیسا میں فرانسیسی فوجی اپنے زخمی ساتھی کے ساتھ میدان سے جا رہے ہیں

لغمان میں افغان فوجی افسران کے کانوائے پر حملے کے بعد کا منظر

۲۵ مئی ۲۰۱۳ء۔ امریکی فوجی کابل میں ایک دن قبل ہونے والے فدائی حملے کے نقصانات کا جائزہ لیتے ہوئے۔

۴ مئی کو فراہ میں ہلاک ہونے والے امریکی سٹاف سارجنٹ کو وطن روانہ کیا جا رہا ہے

مہترلام، لغمان۔ لغمان مئیر کی گاڑی، مجاہدین کے حملے کا نشانہ بننے کے بعد
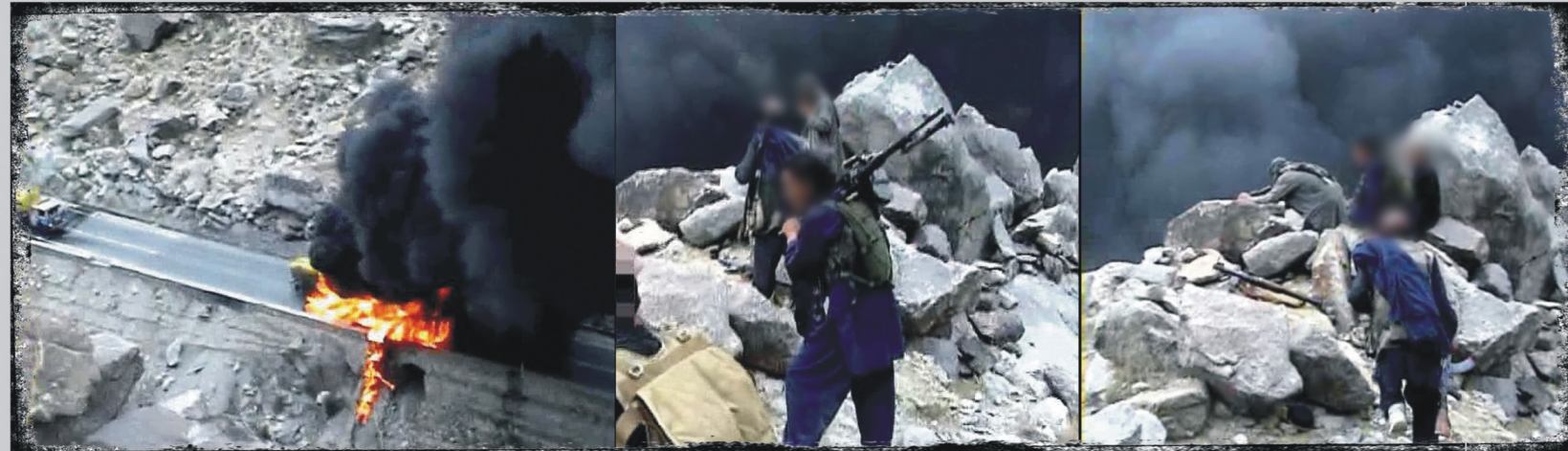
لغمان میں مجاہدین نیٹو سپلائی کانوائے کو نشانہ بناتے ہوئے

۲۴ مئی کو کابل میں ہونے والے فدائی حملے میں ہلاک ہونے والا افغان پولیس اہل کار

۱۱ مئی ۲۰۱۳ء۔ صوبہ ننگرہار ضلع کاما میں مجاہدین کا نشانہ بننے والی افغان فوجی گاڑی

۲۰ مئی ۲۰۱۳ء۔ پل خمری صوبہ بغلان میں افغان پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد کا منظر

۲۴ مئی ۲۰۱۳ء۔ کابل میں افغان فوجی مرکز پر فدائی حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے۔

۲۹ مئی ۲۰۱۳ء۔ پنجشیر میں گورنمنٹ کمپاؤنڈ پر حملے کے بعد کا منظر

16 مئی 2013ء تا 15 جون 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	8 عملیات میں 28 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	183
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	142	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	302
ٹینک، بکتر بند تباہ:	193	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	73
کمین:	72	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	188	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	2110	صلیبی فوجی مردار:	570
سپلائی لائن پر حملے:	57		

روشن کی طرح یہ حقیقت منکشف ہوچکی ہے کہ پاکستانی عوام من حیث القوم اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ موجودہ سیٹ اپ سے غیر ضروری توقعات رکھنا دانش مندی نہیں، امریکہ سے یاری توڑنا اور ڈرون حملے بند کرنا دل گردے کی بات ہے۔اس کام کے لیے مجاہدانہ کردار کی ضرورت ہے جب تک اس ملک کا اقتدار ایسے افراد کے ہاتھ میں نہ آئے جو حقیقی طور پر عامۃ المسلمین کے جذبات کو سمجھیں اور قیام خلافت پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہوں، عبقری شخصیت کے مالک ہوں اور جو اقوام متحدہ کو کفن چور ٹولہ قرار دے سکتے ہوں' اُس وقت تک صرف پاکستان یا قبائل نہیں بلکہ ساری امت مسلمہ امریکی عتاب اور ظلم جبر واستبداد میں رہے گی۔ڈرون حملے بند ہوتے ہیں یا نہیں مگر ہمارے موقف و جدوجہد میں فرق نہیں آئے گا۔البتہ میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستانی عوام اب حق و باطل میں تمیز کر چکی ہے لہٰذا امریکی دم چھلوں کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

ادارہ: تحریک طالبان پاکستان اور امارت اسلامیہ افغانستان کے مابین امیر و مامور کا تعلّق موجود ہے۔کیا مولوی صاحبؒ کی شہادت سے اس پر کوئی فرق پڑے گا؟

خالد محسود حفظہ اللّٰہ: الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں ہمیں ایک ایسی باصلاحیت قیادت' امارت اسلامی کی شکل میں دی ہے جس پر ہمیں پورا اعتماد بھی ہے اور فخر بھی، ہمارے اور ان کے مابین امیر و امور کا تعلّق ہے اور ان شاءاللہ ہمیشہ رہے گا۔مولوی صاحبؒ کی شہادت نے ہمیں جو نقصان پہنچایا ہے وہ اپنی جگہ لیکن امارت اسلامی کے ساتھ ہمارے تعلّق پر اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، ان شاءاللہ۔اس لیے کہ اس تعلّق کا اصل سبب مولوی صاحبؒ کی ذات نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے دی گئی قربانیاں اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔یہ تعلّق مولوی صاحبؒ کی شہادت اور قربانی سے مزید مضبوط ہوگا۔

ادارہ: موسم بہار کے ساتھ ہی افغانستان میں جہادی تشکیلات کا آغاز ہو چکا ہے، حلقہ محسود کی افغانستان کے لیے تشکیلات کی کیا صورت حال ہے؟

خالد محسود حفظہ اللّٰہ: الحمدللہ دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈوں کے باوجود آج ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ دونوں محاذوں افغانستان اور پاکستان میں اپنی تشکیلات کرتے رہتے ہیں۔اور دونوں جگہ کفار اور کفار کے اتحادیوں کے خلاف اپنی مبارک جہادی عملیات کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔مجاہدین کی سرگرمیوں میں روز بروز تیزی آرہی ہے اور حربی کفار کے لیے مجاہدین کے دلوں میں کوئی نرم گوشہ نہیں ہے۔

ادارہ: حلقہ محسود کی تازہ ترین صورت حال سے امت کو آگاہ کیجیے۔

خالد محسود حفظہ اللّٰہ: حلقہ محسود میں پاکستانی فوج اور حکومت کے خلاف سخت جنگ جاری ہے۔روزانہ مجاہدین ساتھی اپنے اپنے محاذوں پر بہادرانہ عملیات کر رہے ہیں۔بعض عملیات کو ویڈیوز کی شکل میں بھی پیش کیا جاتا ہے۔حلقہ محسود میں اس وقت دو قوتیں موجود ہیں۔ایک فوج ہے اور دوسری قوت مجاہدین کی ہے۔دونوں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں، عوامی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔اکثر علاقہ مجاہدین کے پاس ہے، مراکز موجود ہیں اور وہاں سے باقاعدہ فوج کے خلاف تعارض اور تشکیلات و عملیات ہوتیں ہیں۔حلقہ محسود میں سول حکومت کا تو نام ونشان بھی نہیں ہے۔

ادارہ: تحریک طالبان پاکستان نے حال ہی میں ہونے والے الیکشن سے قبل تین سیاسی جماعتوں کو مذاکرات کے لیے ضامن بنایا تھا۔دوران الیکشن ان تین سیاسی جماعتوں کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔دیگر جماعتوں کو اور خاص طور پر اے این پی کو نشانہ بنایا گیا۔لیکن نئی حکومت کی تشکیل کے ساتھ ہی ڈرون حملے شروع ہوئے جن میں مولوی ولی الرحمٰنؒ پر ہونے والا حملہ بھی شامل ہے۔حالانکہ تحریک انصاف اور مسلم لیگ ن بظاہر ڈرون حملوں کے مخالف ہیں۔آپ اس صورت حال کو کیسے دیکھتے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللّٰہ: محترم بھائی! ہم نے تین جماعتوں کو مذاکرات کے لیے ضامن بنایا مسلم لیگ نون، جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام ......کیونکہ یہ لوگ اپنی انتخابی مہم کے دوران میں طالبان کے ساتھ مذاکرات، جنگ بندی اور امریکی جنگ سے نکلنے کی بات کرتے رہے تھے۔لہٰذا ہم نے ان جماعتوں کو ضامن بنا کر یہ بات ثابت کردی کہ جو بھی حکومت امریکی دباؤ کو ٹھکرا کر مذاکراتی عمل میں سنجیدہ ہے تو اس سے بات ہوسکتی ہے۔مگر عوام پر یہ عیاں ہوگیا کہ ڈرون حملوں کی مخالفت اور امریکی جنگ سے نکلنے کے اعلانات سے صرف اور صرف سیاسی دکان چمکانا مقصود تھا۔یہ لوگ مذاکراتی عمل میں مخلص نہیں ہیں، اصل حکمرانی فوج اور آئی ایس آئی کی ہی ہے جو کہ امریکی آلہ کار ہیں۔ہاں جن جماعتوں کو ہم نے دوران الیکشن ہدف بنایا ان کی پارٹیوں کا منشور اور اسلام دشمنی کسی سے مخفی نہیں ہے۔وہ مقتدر ٹولے امریکی احکامات کو بجا لاتے ہوئے عملی طور پر مجاہدین کے خلاف جنگ میں اترے تھے اور مغربی کاسہ لیسی میں ملکی خودمختاری کو بھی داؤ پر لگا چکے تھے۔لہٰذا امریکی صف میں شامل ہونے والوں کے خلاف مجاہدین راست اقدام اٹھانے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

ادارہ: نوائے افغان جہاد کی توسط سے امت مسلمہ کے نام آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

خالد محسود حفظہ اللّٰہ: امت مسلمہ کو وہی پیغام دینا چاہوں گا جو میں اپنی ذات کو متوجہ کر کے دیتا ہوں کیونکہ امت مسلمہ ایک بدن کی مانند ہے۔ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''اس وقت تک کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے''۔پس میں نے اپنی ذات کے لیے جس راستے کا انتخاب کیا ہے وہی پوری امت کے لیے بھی پسند کرتا ہوں کیونکہ یہی کامیابی کا راستہ ہے اور یہی سیدھا جنت جانے کا راستہ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

21 مئی: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کا منظّم اور تباہ کن حملہ......4 کمانڈروں سمیت 40 افغان پولیس اور فوجی اہل کار ہلاک......22 زخمی......2 ٹینک اور 8 گاڑیاں بھی تباہ

(قسط سوم)

فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مولانا عبدالوہاب ہاشمی حفظہ اللہ

اگر زبان سے روکنے پر بھی آپ قادر نہیں ہیں......مثلاً آپ سفر کے دوران میں جارہے ہیں، گاڑی میں آپ نے اپنے آپ کو امنیت کے پیش نظر بالکل عام افراد کی طرح بنا رکھا ہے......داڑھی کم کی ہے اور عام لوگوں کے حلیہ میں سفر کر رہے ہیں......اور آپ کسی بڑے مقصد اور بڑے ہدف کے حصول کے لیے محوِ سفر ہیں اور گاڑی میں موسیقی لگا دی جاتی ہے......تو اس صورت میں آپ کے پاس کوئی سُلطہ نہیں ہے کہ آپ گاڑی میں بجنے والی موسیقی کے آلات کو توڑ دیں......اس کا تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا اور کوئی موقع ہی نہیں ہے......اب زبان سے روکنے کی کوشش کریں گے تو خطرہ درپیش ہے کہ مبادا اس کی وجہ سے جس مقصد کے لیے جارہے ہیں وہی فوت ہوجائے اور معاملہ طول پکڑ کر زیادہ بگڑ جائے......پولیس آئے گی اور معاملہ تھانے کچہری تک پہنچ جائے گا......نتیجہ میں جہادی کارروائی معطل، آپ گرفتار اور سارا مقصد فوت......اس کا مطلب ہے کہ اس موقع پر آپ کو زبان کا سُلطہ بھی حاصل نہیں ہے......اس صورت میں آپ دل میں تمنا رکھیں گے کہ یا اللہ! کسی طریقے یہ موسیقی بند ہوجائے......پھر اپنے دھیان کو کسی اور طرف ہٹانے کے لیے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرسکتے ہیں کہ موسیقی کی جانب آپ کا ذہن مائل ہی نہ ہو......لیکن ایسا تو ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ موسیقی لگی ہوئی ہے اور آپ کو دلی طور پر بھی بے چینی نہیں ہورہی، آپ اُس پر کڑھ نہیں رہے اور دل ہی دل میں مزے اڑا رہے ہیں......یا گاڑی میں سفر کے دوران میں ویڈیو فلم لگی ہے اور آپ اپنے آپ کو یہی تسلی دیتے ہیں کہ میں نے تو نہ یہ لگائی ہے اور نہ مجھے پسند ہے......لیکن انہماک سے دیکھ رہے ہیں آپ!!! یعنی دل سے مراد یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ اس بات سے نفرت وبغض رکھیں گے کہ یہ جو گناہ کی مجلس ہے اس میں دلی طور پر کسی صورت شریک نہیں ہونا......قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب یہ کافر اور یہ مشرک لوگ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُونَ فِيْ آيَاتِنَا...... اللہ تعالیٰ کی آیات میں یہ لوگ دخل اندازی کریں یعنی اُن کا مذاق اڑانا شروع کردیں، مخالفتیں شروع کردیں تو اس کے بعد تمہارے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہتا کہ اُن کے ساتھ بیٹھو، اگر تم اُن کے ساتھ بیٹھ گئے تو تمہارا شمار بھی اُنہی میں سے ہوگا......تو جب کوئی گناہ ہو رہا ہو جس کو روکنے کے لیے آپ کے پاس نہ ہاتھ کی قدرت موجود ہے اور نہ زبان کے استعمال کی قدرت موجود ہے تو اُس وقت آپ اُس گناہ سے دلی بغض اور عداوت کا جذبہ ضرور رکھیں......جیسے کسی گاڑی میں آپ سفر کرنا چاہتے ہیں تو حتی الامکان کوشش کریں کہ ایسی گاڑی میں سفر سے اجتناب کیا جائے کہ جس میں فلم لگتی ہو......لیکن اگر ایسی گاڑی ملنا ممکن ہی نہیں یا دوران سفر ہی ڈرائیور نے فلم لگائی تو اس صورت میں قلب سے یعنی دلی بغض رکھیں، ناپسند کریں اور آپ کی طبیعت میں ناگواری اور بے چینی موجود رہے اور یہ تمنا بھی رہے کہ کسی طریقے سے یہ ناچ گانا اور فلم بند ہوجائے......

میرے عزیز دوستو! اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی گئی باتوں میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کچھ اور بھی اصول ہیں......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رای ''جس نے دیکھا''......منکرا ''منکر کو''......اب ان دونوں الفاظ میں فقہی احکام موجود ہیں......پہلا لفظ ہے من رای ''جو دیکھے''......اس سے مطلب ہے کہ وہ منکر جو نظر نہ آئے، پس پردہ ہو، اُسے کریدنے کی ضرورت نہیں ہے اور کریدنے کی اجازت نہیں ہے......میرے پاس کمپیوٹر ہے، اس کے ذریعے سے گناہ بھی ہوسکتے ہیں اور نیک کام ، جہادی اعلام کا کام بھی ہوسکتا ہے......ایک یہ ہے کہ خدانخواستہ میں اس پر فلم دیکھ رہا ہوں اور آپ میری یہ حرکت دیکھ لیں......مـــن رای......آپ آکر مجھے منع کریں گے، اگر آپ امیر ہیں تو ہاتھ سے منع کرسکتے ہیں اور اگر آپ ایک مجاہد ہیں تو زبان سے مجھے کہیں کہ اللہ کا خوف کرو، فلم مت دیکھو، یہ گناہ ہے......یہ مطلب ہے مـــــن رای کا......اب یہ کسی صورت مناسب نہیں کہ میں یہاں سے ذرا باہر گیا اور آپ کریدنا شروع کردیں اور میرے کمپیوٹر میں تلاش کریں کہ اس نے کوئی فلم تو نہیں رکھی ہوئی......تاکہ ہم اس کو منع کرسکیں......یہ جائز نہیں ہے......من رای ''جس نے دیکھا''......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ رات کے وقت گلیوں میں پھرتے تھے، تاکہ کسی مجبور اور مظلوم کی داد رسی کرسکیں......اس کے ساتھ ساتھ گناہوں کے اوپر بھی نظر رکھیں......اتنے میں کسی گھر سے آواز آئی......غنا کی، گانوں کی......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شک گزرا کہ یہاں کوئی گناہ ہو رہا ہے......آپؓ نے جھانکنے کی کوشش کی اور چھپ کر دیکھنے کی کوشش کی، کوئی اور راستہ نظر نہیں آیا تو دیوار کے اوپر سے جھانک کر اندر دیکھا......دیکھا کہ ایک بندہ گانا گا رہا ہے......اُسے اگلی صبح قاضی کے سامنے پیش کردیا کہ یہ منکر کر رہا تھا......تو اُس بندے نے کہا کہ میں نے ایک گناہ کیا ہے، آپ نے تین گناہ کیے ہیں......اللہ رب العزت فرماتے ہیں ولاَ تـجسسـوا ''تجسس نہ کرو''، آپ نے تجسس کیا......اللہ رب العزت فرماتے ہیں واتـو البیـوت مـن ابوابھا ''گھروں میں اُن کے دروازوں سے داخل ہو''، آپ نے دیوار سے جھانک کر دیکھا......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انمـا الاَستیـذان ثلاثہ'' جب کسی کے گھر جاؤ تو تین مرتبہ اجازت طلب کرو''

(بقیہ صفحہ ۱۴۱ پر)

22 مئی: صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم......مجاہدین اور نیٹو فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں......3 نیٹو فوجی ہلاک......4 شدید زخمی

(قسط دوم)

اہل یورپ سے جہاد......فضیلت وتاریخ

مولانا ابوامامہ دامت برکاتہم العالیہ

اھل روم (یورپ) اور اسلام کی باھمی کشمکش

چنانچہ ''روم'' یا ''بنی الاصفر'' کی اصطلاح جہاں ہمارے ذخیرۂ احادیث میں بکثرت ذکر ہوئی ہے وہاں ہماری اسلامی تاریخ بھی اسی ''روم'' و ''بنی الاصفر'' کے ذکر سے بھری ہوئی ہے۔

''روم'' اور ''بنی الاصفر'' کا ذکر ہمارے اسلامی مصادر میں بکثرت ملتا ہے۔ کتب حدیث ومغازی میں ''رومیوں'' کا ذکر کہیں تو غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مناقب صحابہؓ اور دور اول کے واقعات کے ضمن میں ملتا ہے کہ کس طرح ہمارے اسلاف اس سلطنت روما کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اور کہیں ''رومیوں'' کا ذکر مستقبل کی پیشین گوئیوں کے ضمن میں بھی ملتا ہے۔ کوئی اگر سوال کرے کہ وہ کون سی قوم ہے جس کے ساتھ پچھلے چودہ سو سال سے عالم اسلام کی مسلسل جنگ ہو رہی ہے بغیر اس کے کہ اس جنگ میں کوئی ایک دن کا بھی وقفہ آیا ہو؟؟؟

اس کے جواب میں آپ صرف ایک قوم کا نام لے سکیں گے اور وہ ہے ''ملتِ روم''......تو پھر کیا ضروری نہیں کہ اس جنگ کا نقشہ' جو آج بھی نہیں رکی بلکہ ان کی یہ جنگ آج ہمارے خلاف ایک بھیانک ترین رخ اختیار کر چکی ہے' ملت کے کسی فرد کی نگاہ سے اوجھل نہ رہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو اس مغربی خطرے سے خبردار کرنا، (جس پر بے شمار احادیث مروی ہیں) اور اپنے پیروکاروں کو اس کے خلاف ہتھیار اٹھوا دینا، یہاں تک کہ آخری بیماری میں اس مغربی محاذ کی ہی خاص تاکید فرمانا، اور اپنی بیماری کے باوجود جیش اسامہؓ کی تاخیر پر خفا ہونا، پھر خلفائے راشدین خصوصاً حضرت ابوبکرؓ کا اس مغربی محاذ کو ایک غیر معمولی اہمیّت دینا، امت کے حق میں اس محاذ کی غیر معمولی اہمیّت پر دلالت کرتا ہے پھر ہماری پوری تاریخ بھی شاہد ہے کہ ہمارا یہی محاذ سب سے اہم اور فیصلہ کن رہا۔

اھل روم سے مراد کون؟

جب ہم اہل روم کا لفظ بولتے ہیں تو عموماً اس سے مراد عیسائیت اور یورپی اقوام ہوتی ہیں، ذخیرہ احادیث میں عیسائیت کو تین مختلف الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اہل کتاب، اہل روم، بنوالاصفر۔

اہل کتاب ان کا قدیم نام ہے تورات وانجیل اور احکامات الٰہیہ کی تحریف سے قبل ان کو اہل کتاب ہی کہا جاتا تھا۔ روم سے مراد ان کا وہ آبائی وطن ہے جس کو جزیرہ نمائے اٹلی کہتے ہیں۔ یہ وہی خطہ ہے جہاں سے ویٹی کن کا کیتھولک سیکرٹریٹ آج پوری دنیا پر صلیب لہرانے کے عالمی مشن پر عمل پیرا ہے۔ ''روم'' جو کہ احادیث کے اندر مذکور ہے دراصل اسی عالمی جبر اور اسی ملت شرک کا ایک تسلسل ہے جسے آج جدید دور کے اندر ہم ''مغرب'' کے نام سے جاننے لگے ہیں۔ ''بنی الاصفر'' (سنہری بالوں والی رنگت کی نسلیں) کا لفظ بھی احادیث میں اسی قوم کے لیے آتا ہے۔ بنی الاصفر کے مفہوم میں قریب قریب آج کی وہ اقوام آتی ہیں جن کی تاریخ مسخ شدہ عیسائیت سے ملتی ہے۔

معلوم ہوا کہ اہل روم سے مراد آج کا مغرب (یورپ) اور اس کے تمام حواری ہیں پس اقوام روم کو ان کے دین، تاریخ اور تہذیب سمیت شناخت کرنا ہو تو آج وہ یورپ تک محدود نہیں، ملت روم یقیناً اب یورپ سے شروع ہو کر امریکہ اور آسٹریلیا تک ہے اور اپنے بہت سے تاریخی خصائص، تاریخی وابستگی اور اپنا تاریخی کینہ وبغض اور دشمنی ان اقوام کو آج تک نہیں بھولی۔ افغانستان میں باعزت اور غیور مسلمانوں پر چڑھ آنے والی فوجوں میں ''ملت روم'' کی کسی قوم کا جھنڈا آج آپ مفقود نہ پائیں گے، چاہے علامتی طور چند فوجی بھیجے مگر مقدس جنگوں میں شمولیت کے تمغے سے محروم رہ جانا ''بنی الاصفر'' کی کسی قوم کو آج سیکولر دور میں بھی قبول نہیں۔ اور یہی وہ جنگ ہے جو کبھی تھمی نہیں، اہل روم ایک طرف سے مار پڑتی ہے تو دوسری طرف سے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اسلام اور مغرب کی یہ کشمکش عارضی سلسلہ نہیں بلکہ ایک مستقل جنگ ہے۔ نبی السیف صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو واضح طور پر ارشاد فرمایا:

الروم ذات القرو ن كلما هلك قرن قام قرن آخر

''روم کے کئی سینگ ہوں گے جب کبھی ایک سینگ ہلاک ہوگا تو ایک نیا سینگ نکل آئے گا''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴، ص ۲۰۶)

قرن کے مختلف معانی ہیں، عربی میں سورج کی پہلی کرن، جانوروں کے سینگ، صدی زمانہ، نسل، سلطنت اور گروہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس حدیث میں قرن سے مراد شیطان کی سلطنت یا شیطان کے حواریوں کا برآمد ہونا ہے۔ یعنی جب کبھی شیطان کا ایک گروہ یا ایک شیطانی سلطنت ٹوٹے گی، ایک اور گروہ یا ایک اور سلطنت نمودار ہو جائیگی۔ جو آج تک جنات کے ساتھ مخصوص تھے یا ڈراؤنی مخلوقات، دیو، بھوت وغیرہ کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ اب یہی ڈراؤنی چیز اتنی ماڈرن ہوگئی ہے کہ صدر امریکا بھی طاقت واقتدار کے اظہار کے لیے یا عوام کے نعروں کا جواب دینے کے لیے

22 مئی: صوبہ پکتیکا..........ضلع شرانہ..................بم دھماکے میں امریکن سپیشل فورس کے 3 اہل کار ہلاک..............1 زخمی

ہاتھ ہلا کر جواب دینا چاہے تو بیچ کی دو انگلیاں انگوٹھے سے بند کر کے کنارے کی دو انگلیاں کھڑی کر لیتا ہے۔لوگ سمجھتے ہیں کہ وکٹری سے ملتی جلتی کوئی شکل یا وکٹری کا ایڈوانس ڈیزائن بنایا ہے۔درحقیقت وہ شیطان کی ''جے'' بول رہا ہوتا ہے اور اپنی شہرت و عزت اور منزلت کو شیطان کی عطا سمجھ کر اس کے شکریے کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔مسلمان کلمے کی انگلی بلند کر کے ایک عظیم اللہ کی وحدانیت کا اقرار واظہار کر رہا ہوتا ہے۔نماز میں اور عام زندگی میں بھی۔ ہر نمازی دن میں کم از کم گیارہ مرتبہ تشہد کے دوران انگلی سے توحید کا اشارہ کرتا ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ

''یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت اور بھاری ہوتی ہے''

(مسند احمد، بروایت ابن عمر ج ۲،ص ۴۹۸)

جب کہ شیطان کے پجاری اللہ کے مقابلے میں جھوٹے خدا کے پرچار کے لیے دو انگلیوں سے شیطان کے سینگ کی طرف اشارہ کر کے اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ،جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے، اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

''فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے '' شیطان کا سینگ'' نکلے گا''۔(بخاری شریف، باب ماجاء فی بیوت أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث ۳۱۰۴)

حدیث شریف میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور وجہ بیان کی گئی ہے **فانما تطلع بین قرنی شیطان ،وتغرب بین قرنی شیطان** کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب کے وقت سورج کی طرف پشت اور کرۂ ارض کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہوجاتا ہے کہ سورج کی ٹکیہ اس کی سینگوں کے بیچ آجائے۔سورج کے پجاری جب'' سن گاڈ'' سے منتیں مانتے اور مرادیں مانگتے ہیں تو شیطان کو دل بہلانے کا موقع مل جاتا ہے کہ چلو مجھے کچھ وہمیوں نے بڑا مان لیا، کہ بلا واسطہ عبادت کرنے والے بھی اس فتنہ زدہ دور میں کم نہیں، زمانہ قدیم کے جاہلی دور سے کچھ زیادہ ہی ہیں۔لیکن شیطان جیسے خود فریب کی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے بالواسطہ عبادت ہی کافی ہے ۔ جو اپنے سینگوں کے درمیان سورج پھنسا کر کروا لیتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ '' سینگ'' شیطان کی مخصوص علامت اور پہچان ہے۔ یہ سینگ بکرے کے ہوں یا بیل کے، بہرصورت علامتی تشبیہ کے طور پر ایک ہی چیز کی نمائندگی کرتے ہیں اور وہ چیز کسی بھی طرح خیر نہیں، ''شر کثیر'' سے عبارت ہے۔اب ذرا دجل کی انتہا ملاحظہ کیجیے۔خبیث شیاطین اور کریہہ المنظر جنات کے دو سینگ جہالت اور نفرت کی علامت تھے،لیکن شیطان سے حرام طاقت اور ناجائز مدد حاصل کرنے کے خواہشمند طاغوت کے پجاریوں نے اسے کامیابی اور شہرت کا ٹوٹکا بنادیا ہے۔

قارئین! یہاں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عیسائیوں کو یہودیوں کا ہم خیال ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ عیسائی مسلمانوں کے ساتھ ہوتے۔عیسائی عقیدہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھانے والے یہودی ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ تو واضح ہے **وما قتلوہ وما صلبوہ** '' نہ ہی انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے سولی دی'' مگر عیسائی تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کے نبی کو قتل کرنے والے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو اذیت میں مبتلا کرنے والے یہودی ہیں ۔ دوسری طرف یہودی عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا اور فریبی سمجھتے ہیں (نعوذ باللہ) اور نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے بھی قائل نہیں ۔ یہودیوں کے خلاف عیسائیوں کا مسلمانوں کی طرف جھکاؤ یقیناً معقول رویہ ہوتا مگر یہودیوں نے اپنے مکروفریب، چالاکی ودھوکہ بازی سے عیسائیوں کی بے وقوفی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں باور کروایا کہ ہم اور تم ایک ہی کتاب کے پیروکار ہیں یعنی کتاب مقدس۔آپ جانتے ہیں کہ کتاب مقدس دو حصوں پر مشتمل ہے (عہد نامہ قدیم جو اصل تورات ہو اور عہد نامہ جدید) مذکورہ بالا موضوعات جن میں کنعانیوں کی اراضی کو ابدآباد تک آل یعقوب کی میراث دینے کا تذکرہ ہے۔وہ سب کی سب اپنی طوالت کے ساتھ عہد قدیم میں مذکور ہوئی ہیں۔جس کا فائدہ یہ ہوا کہ کتاب مقدس پڑھنے والا اپنی ابتداء تورات سے کرتا ہے (جو یہودیوں کی مقدس کتاب ہے) اور مذکورہ بالا موضوعات اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ مبتدی طالب علم کے ذہن میں پہلے ہی نقش ہوجاتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کا وہی عقیدہ بنتا ہے جو یہودیوں کا اپنا عقیدہ ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو یورپی تھے اور نہ ہی انجیل کا نزول یورپ کی کسی زبان میں ہوا تھا۔سیدنا مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل سے تھے اور بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے......؟ پھر دین مسیح علیہ السلام کو گوری اقوام کے ساتھ یہ خاص نسبت، چہ معنی؟

تھوڑا سا غور کریں تو یہ سادہ سا ایک سوال ہی آپ کے کان کھڑے کردینے کے لیے کافی ہے کہ کیوں کر ایک چیز پٹڑی سے سرک گئی اور اپنی اصل پر موجود نہ رہ سکی۔البتہ اگر اس کی تحقیق میں جائیں تو آپ کا سامنا ادیان کی تاریخ میں ہونے والی ایک عظیم ترین واردات سے ہوتا ہے۔ یہ دلچسپ کہانی '' سینٹ پال'' کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے۔مختصر یہ کہ دین توحید کو دین شرک بنادینے کی ساری کہانی، مسیح علیہ السلام کی شریعت، مسیح علیہ السلام کا نام، سب پر ہاتھ صاف کرجانا اور اسے رومی و یونانی دیوتاؤں کا ایک '' آسمانی'' متبادل بنادینا اس روح فرسا داستان کا مرکزی نقطہ ہے۔اس واردات کا حال سننے کے بعد آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح اس یورپی درندے نے پوری ایک آسمانی شریعت اور پوری ایک آسمانی امت کا گھونٹ بھرا۔ الغرض عیسائیوں کی مسلمانوں کے ساتھ عدم موافقت کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ دوسری وجہ قرآن مجید میں آتی ہے، وہ اہل کتاب

22 مئی: صوبہ ہلمند......... ضلع نوزاد......... بارودی سرنگ دھماکہ......... ایک اتحادی ٹینک تباہ......... 3 فوجی ہلاک......... کئی زخمی

کا امت محمد یہ علی صاحبھا السلام کے ساتھ حسد۔ جوان کی گھٹی میں پڑا ہے قرآن کی رو سے عیسائی حقیقت کو جانتے ہیں۔ نصاریٰ نجاشی کے اسلام لانے سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہرقل قریب تھا کہ اسلام لائے، اس سے بھی خوب واقف ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی یہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں مگر حسد کی بیماری انہیں گھن کی طرح لگی ہوئی ہے۔

(مذکورہ بالا تاریخی روایات کی وجہ سے) دونوں مسیحوں میں معرکہ ٹھن چکا ہے۔ مسیح دجال پر یہودیوں کا ایمان ہے جیسے وہ امن کا علم بردار کہتے ہیں اور اس کی آمد کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں یہودیوں کے جلو میں عیسائی بھی یہ ہی اعتقاد رکھتے ہیں دوسری طرف سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں جن پر مسلمانوں کا ایمان ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ جلوہ افروز ہوں گے۔ یہاں ایک اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ عیسائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ کس لئے مسیح دجال کا انتظار کریں۔ جب کہ دونوں مسیحوں میں سخت عداوت بھی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہودی اپنے مسیح کو مسیح دجال نہیں کہتے۔ دجال کی صفت کا اضافہ ہم مسلمان کرتے ہیں۔ دوسرا یہودیوں کے پیشوا اس الجھن کو خباثت اور چال بازی سے سلجھاتے ہیں۔ اس کوشش میں عیسائی بھی برابر کے شریک کار ہیں۔ اس مشکل کا حل یہودیوں نے یہ تلاش کیا ہے کہ جہاں تک نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کا تعلّق ہے ہم دونوں فریق تفصیل میں سمجھے بغیر اس پر ایمان مجمل لاتے ہیں۔ اور آئندہ کی سیاسی و عملی پالیسی اس عقیدہ کے تحت بناتے ہیں اور باقی امور نزول مسیح علیہ السلام تک اٹھا رکھتے ہیں۔ نزول مسیح علیہ السلام کے وقت دیکھا جائے گا۔ آیا یہودی اس پر ایمان لا کر عیسائی مذہب اپناتے ہیں یا وہ یہودیوں کا مسیح ہوگا جو عیسائیوں کو ٹھکانے لگائے گا ابھی تک یہ مسئلہ تعطّل کا شکار ہے اور یہود و نصاریٰ اسے زیر بحث نہیں لاتے۔ اس چال بازی سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مشترکہ عقائد تو پس پشت چلے گئے اور عیسائی اختلافی عقائد کے باوجود یہودیوں کے پیروکار بن گئے ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: فریضۂ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

یہ آداب المعاشرت میں سے ہے کہ جب کسی کے گھر میں جانا ہو تو **إنما جعل الاستئذان من أجل البصر** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اجازت لینا اور دروازے کو کھٹکھٹانا اس لیے ہے کہ اگر کوئی گناہ اندر ہو رہا ہو، بے پردگی اندر ہو تو وہ بے پردگی اور گناہ ختم ہو جائے اور آپ کی نظر اُس پر نہ پڑے......مثلاً میں اپنے گھر کے اندر اچھی حالت میں نہیں بیٹھا ہوں یا میں اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھا ہوں یا اسی طرح کوئی اور مسئلہ ہے تو چاہیے کہ دروازے کو کھٹکھٹایا جائے تا کہ جو چیز آپ کے لیے دیکھنا جائز نہیں یا میں پسند نہیں کرتا کہ آپ اس حالت کو دیکھیں، اُس حالت کو میں ختم کر دوں......اُس آدمی نے کہا کہ امیر المومنین! آپ نے بغیر اجازت مجھے دیکھا اور میں گناہ میں مصروف تھا اور اپنے گناہ کا پردہ نہ کر سکا......اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کو تسلیم کیا......ان نصوص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہی عن المنکر کے ضمن میں اُس منکر کو ہٹانے کے لیے آپ ہاتھ اور زبان وغیرہ استعمال کریں جو آپ کو نظر آئے......جو نظر نہ آئیں اور محض شکوک کی بنیاد پر کہ جناب فلاں مجاہد کے پاس جو ایم پی تھری ہے ہو سکتا ہے اس میں گانے ہوں......پھر یہ کوشش کی جائے اور ٹوہ لگا کر معلوم کیا جائے کہ گانے موجود ہیں، پھر اُسے بتاؤ کہ آپ کے پاس گانے ہیں اور میں نے خود سنے ہیں، لہٰذا آپ یہ کام نہ کرو یہ گناہ ہے......یہ کسی صورت بھی ٹھیک طریقہ کار نہیں ہے...... فرمایا گیا من رای جب تک 'رای' کا مسئلہ نہ ہو تب تک آپ ٹوہ کے ذریعے یا جاسوسی کے ذریعے سے کسی کے گناہ کو معلوم کرنے کا حق نہیں رکھتے......رای کے قائم مقام قرائن بھی ہو سکتے ہیں......ایک بندے نے دیکھا نہیں لیکن قرائن یہ بتاتے ہیں کہ گناہ ہوا ہے......قرینہ کہتے ہیں علامت کو......ایسی مضبوط اور پائیدار علامت کہ جو اس پر دلالت کرے کہ گناہ ہو رہا ہے......مثلاً ابھی یہاں چرس کی بدبو آ جائے، چرس کی اپنی ایک خاص قسم کی بدبو ہوتی ہے......آپ نے کسی فرد کو چرس پیتے خود نہیں دیکھا لیکن اس گھر سے بدبو آ رہی ہے......اور یہ بدبو اس بات کی قوی نشان دہی ہے کہ یہاں کوئی چرس کا نشہ کر رہا ہے......یا موسیقی کی آواز آپ سن رہے ہیں......آپ نے دیکھا نہیں لیکن آپ نے سنا......یہ سننا جو ہے یہ قائم مقام ہے رویت کے......یا پانچ چھ یا سات آٹھ اچھے، نیک اور صالح کسی کے متعلّق یہ گواہی دیں کہ یہ بندہ اس طرح ہے......ہم نے اس کو بازار میں دیکھا یہ فلم بھی دیکھتا ہے، یہ موسیقی بھی سنتا ہے وغیرہ وغیرہ......آپ نے نہیں دیکھا لیکن اتنے لوگ گواہی دیں جنھوں نے خود دیکھا......امیر کے پاس اتنے گواہی دینے لوگ آ گئے ہیں کہ فلاں شخص گناہ میں مبتلا ہے......تو یہ بھی رویت کا قائم مقام ہے......پھر اگر میں امیر ہوں تو مجھے خود یا کسی مامور کے ذریعے سے ہاتھ کے ذریعے یا جو بھی مناسب طریقہ ہو اُس کے ذریعے سے اس گناہ کا تدارک کرنا ہوگا......یا کوئی یہ کہہ دے کہ فلاں فرد صبح کی نماز نہیں پڑھتا تو پھر مجھے اُسے امر کرنا پڑے گا......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

اعلان خاص

اس ماہ رمضان المبارک اور لال مسجد پر خصوصی مضامین کی وجہ سے سلسلہ وار تحریریں ان شاء اللہ اگلے شمارے میں موجود ہوں گی۔

23 مئی: صوبہ غزنی.........ضلع مقر.........فدائی حملہ.........امریکی فوج کے اعلیٰ عہدے دار سمیت 12 سیکورٹی اہل کار ہلاک.........درجنوں زخمی

اللہ والے اللہ کی مدد سے فتح مند رہتے ہیں

جنوری ۱۹۸۳ء......افغانستان میں روسی افواج کے خلاف جہاد کے دوران میں مجاہدین کے قائد مولانا جلال الدین حقانی دامت برکاتہم العالیہ دیگر مجاہدین کے ہمراہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دارالعلوم حقانیہ حاضر ہوئے، اس موقع پر ان کے درمیان ہونے والا مکالمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: مجھے تو آپ پر اور تمام مجاہدین فضلائے حقانیہ پر فخر ہے۔آپ لوگ ہمارے لیے آخرت کا ذخیرہ ہیں۔ہم تو رب قدیر کی بارگاہ میں رو رو کر یہ دعا کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی غیبی نصرتوں سے نوازے اور خوں خوار ظالم دشمن کے مقابلہ میں فتح مبین عطا فرمائے۔

مولانا حقانی: ہمارے منطقہ میں مجاہدین کے قائدین، علاقہ کے علما اور مختلف محاذِ جنگ کے امرا، دارالعلوم حقانیہ کے فضلا ہیں۔مولانا گل رحمٰن حقانی، مولانا حبیب الرحمٰن حقانی، مولانا محمد عمر اخوندزادہ حقانی سب حقانیہ کے فضلا ہیں اور یہ جو آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں مولانا احمد گل حقانی، یہ طالب علمی کے زمانہ میں آپ کی اس مسجد میں (دارالعلوم کی قدیم مسجد) رہا کرتے تھے، جہاد میں زخمی بھی ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کے صدقہ انہیں جلد شفا عطا فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: جی ہاں! یہ بڑے مخلص انسان ہیں اللہ تعالیٰ ان کی زندگی، علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔(مولانا احمد گل حقانی سے) ہمارے مولانا اللہ نور صاحب کا کیا حال ہے؟

مولانا احمد گل حقانی: انہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی تاہم میدان جنگ میں مجاہدین کا خوب ساتھ دے رہے ہیں۔تبلیغ اور جہاد کی ترغیب میں مصروف رہتے ہیں۔اچھے خطیب اور بہترین مبلغ ہیں۔ابھی عید سے قبل ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: آپ نے پشاور میں کتنے روز ٹھہرنا ہے؟

مولانا حقانی: آٹھ دس دن قیام کا ارادہ ہے اور مہاجرین کے کچھ مسائل ہیں۔حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: جی ہاں! آپ کے لیے تو ہر لحہ دعا گو رہتا ہوں۔میرے دل کی ہر دھڑکن اور رواں رواں آپ کے لیے دعا کرتا ہے۔آپ لوگ نہ ہوتے تو آج روسی فوجیں خلیج میں ہوتیں اور مشرقِ وسطیٰ پر روس کا قبضہ ہوتا۔حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ یہود شام اور پھر مدینہ منورہ تک کو تاراج کریں گے۔مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں روسی یہودی اس کا مصداق نہ ہوں۔الحمدللہ کہ آپ حضرات نے سرخ خونی سیلاب کے مقابلہ میں مضبوط بند باندھ دیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ ہو۔

مولانا حقانی: ہم آپ کے سامنے آپ کے ہاتھ پر، آپ کو گواہ بنا کر اللہ رب العزت سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تاحینِ حیات جو کام (جہاد) آپ نے ہمارے سپرد کیا ہے، جاری رکھیں گے۔افغانستان آزاد ہو تو سمرقند و بخارا تک ہم روس کا تعاقب کریں گے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: اللہ کرے کہ یہ مقصد جلد حاصل ہو۔ہم آپ لوگوں کے مضبوط عزائم اور بے مثال جرأت و بہادری پر زبردست تحسین اور دل سے دعا کرتے ہیں۔الحمدللہ، الحمدللہ جس غرض کے لیے دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی، اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جہاد افغانستان کی صورت میں زندگی میں اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہوں۔افغانستان کا حالیہ جہاد اور اس کے مستقبل کے بہترین نتائج بھی ہمارے مشائخ، اساتذہ اور دیوبند کے اکابرین کی محنت وخلوص کا صدقہ ہیں۔

مولانا حقانی: اس سے قبل افغانستان میں جہاد نام کی کوئی چیز متعارف نہ تھی۔ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فضلا نے یہاں سے جا کر جب وہاں کی کمیونسٹ حکومت اور اس کے کفریہ نظام پر تنقید کی تو وہاں کے عوام بلکہ خواص اور علما تک ہمارے مخالف ہو گئے۔ہمیں وہابی اور حقانی نام کے فرقوں سے مشہور کیا۔مگر جب سردار داؤد اور ترکئی حکومت میں وہاں کے بزرگ علما اور مشائخ کو گرفتار کیا گیا تو ہم نے حکومت کی مذمت کی اور ان کی آزادی کے لیے تحریک چلائی۔تب وہاں کے علما نے ہمارا ساتھ دیا پھر ہم تدریجاً آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم اس میدان میں آپہنچے جس میدان کے نقشے آپ نے بخاری شریف کتاب المغازی میں ہمیں پڑھائے تھے۔گو ہمارے بہت سے رفقا اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلا شہید ہو چکے ہیں مگر ہمارے حوصلے بہت بلند اور عزائم پختہ ہیں۔ہمیں اپنے کام میں اطمینان ہے، ہم نے اوائل میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کیا۔حکومت نے ان کی پشت پناہی کی، ہماری کتابیں اور سارا دینی لٹریچر ضبط کر لیا۔مدرسے بند کر دیے اور ہماری آواز کو ہر ممکن طریقہ سے دبانا چاہا مگر الحمدللہ کہ حکومت کے شدید ترین دباؤ کے باوجود بھی ہمارا ردعمل سخت سے سخت تر ہوتا گیا اور اب جو نقشہ اور صورت حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: جی ہاں! جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ اللہ کی مدد اور اس کی غیبی نصرتوں سے فتح مند رہتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

23 مئی: صوبہ ننگر ہار..........ضلع خوگیانی..........مجاہدین کا امریکی سپلائی قافلے پر حملہ..........3 گاڑیاں تباہ..........3 افغان سیکورٹی گارڈز ہلاک

لاپتہ افراد......مسائل حل

خباب اسماعیل

موجودہ جنگِ صلیب میں نظام پاکستان کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں...... کفار کے لشکروں کی معاونت اور اہل ایمان کے خلاف اُن کے ہمراہ جنگ میں باقاعدہ شریک ہو کر اسے ''اپنی جنگ'' بنالینا' دین، ملت اور وطن سے صریحاً غداری کے زمرے میں آتا ہے...... پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کی یہ غداریاں ہمہ گیر بھی ہیں اور ہمہ پہلو بھی.....سقوطِ امارت اسلامیہ کے لیے اپنے کندھے پیش کر کے اپنی ہواؤں اور فضاؤں کو مجاہدینِ اسلام کے خلاف کفار کے حوالے کر دینا ہو یا بارہ سال تک دشمنانِ اسلام کی افواج کو رسد کی فراہمی کے لیے اپنی سرزمین وقف کر دینا......لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کی تباہی اور 'شریعت یا شہادت' کا نعرہ لگانے والے معصوم طلبہ وطالبات کا لہو ہو یا خروٹ آباد کی شاہراہ پر بھون دی جانے والی مائیں بہنیں......وادیٔ سوات میں شریعت کے مطالبے کو لے کر اٹھنے والوں کے خلاف ''راہ نجات'' کے عنوان سے حقیقتاً ''راہ عذاب'' پر چلنے کا فیصلہ ہو یا کفار کی خوش نودی کے لیے ایمان وایقان دلوں میں بسائے آزاد قبائلی مسلمانوں کے خلاف آپریشن در آپریشن کی مہمات......عافیہ صدیقی کی صورت امت کی بیٹیوں کو پنجہ اغیار کے سپرد کر دینا ہو یا عرب وعجم کے گھر یاروں کو گرفتار کر کے گوانتانامو جیسے عقوبت خانوں کی نذر کرنا اور اُن کی خواتین تک کو کفار کے ہاتھ بیچ دینا...... جرائم کی یہ فہرست اس قدر طویل ہے کہ اس کا قطعی حساب رکھنے پر صرف ایک ذات قادر ہے، وہ ذات کہ جو لطیف وخبیر بھی ہے اور سریع الحساب بھی......

پاکستانی فوج کے ان جرائم میں ایک بڑا جرم وہ ہے جسے دنیا 'لاپتہ افراد' کی صورت میں جانتی ہے......ڈالر کے حکم پر لاپتہ کر دیے جانے والے یہ افراد کون ہیں؟ ان کا قصور کیا ہے؟ انہیں کس جرم کی پاداش میں مہینوں اور سالوں تک زیرزمین خفیہ تعذیب خانوں میں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟ ان کا کوئی پرسان حال کیوں نہیں؟ پاکستان کی ''اعلیٰ اور آزاد عدلیہ'' بھی ان کے معاملے میں ''بڑھک بازی'' سے آگے کیوں نہیں بڑھ سکی؟ ان کے لیے اٹھنے والی آوازوں پر کان نہ دھرنے کی روش کیوں اپنائی جاتی ہے؟ کمیشن قائم کرنے اور عدالتوں میں اُن کے لواحقین کو خوار کرنے کی بجائے سیدھے اور صاف انداز میں اُن کی بازیابی کو یقینی کیوں نہیں بنایا جاتا؟ یہ سب سوال وہ ہیں جن کا جواب یہاں کی بڑی سے بڑی عدالت کے پاس بھی ہے نا ہی ''انسانی حقوق'' کے راگ الاپنے اور ''حقوق انسانی'' کے سُروں میں رنگ بھرنے والے ان کے جواب مہیا کر سکتے ہیں......

ان افراد کا واحد گناہ شریعتِ اسلامی سے محبت اور اُس کے نفاذ کی تڑپ کو دلوں میں بسائے رکھنا ہے......ان میں سے بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں محض اُن کے باشرع حلیے، داڑھی، ٹوپی، نماز اور دعوتِ دین کی وجہ سے تنگ وتاریک کوٹھڑیوں کا مکین بنا دیا گیا ہے......ان میں سے کسی ایک پر بھی چوری، ڈاکہ زنی، حرام خوری، زنا کاری، قمار بازی، شراب نوشی، منشیات فروشی، بدعنوانی، لوٹ کھسوٹ، بدکاری یا رشوت ستانی کا الزام نہیں......ایسے جرائم میں ملوث قبیح کردار افراد کو تو اس نظام میں کہیں عہدہ صدارت پر (زرداری کی شکل میں) فائز کیا جاتا ہے، کہیں ملک کا چیف ایگزیکٹو (مشرف کی صورت میں) بنا دیا جاتا ہے، کہیں وزیر اعظم (پرویز اشرف اور گیلانی کے کردار میں) اور کہیں پورے صوبے کی گورنری (عشرت العباد کی طرح) سونپ دی جاتی ہے......پھر یہ نظام ایسے مجرمین کا تحفظ کرنے پر آئے تو زرداری کو مکمل آئینی تحفظ دیتا ہے......گیلانی کو چند سیکنڈ کی سزا سنا کر بزبان حال 'جا بیٹا عیش کر' کہہ دیتا ہے......توقیر صادق جیسے لٹیرے کو ملک سے فرار کروا دیتا ہے......مشرف جیسے مجرم کو 'گارڈ آف آنر' دے کر رخصت کرتا ہے......غریب عامۃ المسلمین کے اموال کو شیرِ مادر سمجھ کر ڈکار جانے والے کرپشن اور بدعنوانی کے بے تاج بادشاہوں کا بال بیکا تک نہیں کر سکتا......

لیکن متقی، نیک، باکردار، ایمان دار، خوف خدا کو ہمہ وقت دلوں میں بسائے رکھنے والے، راتوں کو اپنے رب کے حضور اُس سے ڈرتے ڈرتے مصلوں پر گزارنے والے، اُس کی کتاب کو سینوں سے لگانے اور جہاں بھر میں رائج کرنے کی آرزو رکھنے والے افراد اس نظام کے لیے ناقابل برداشت ہیں......اسی لیے اس مفسد نظام کی رکھوالی کرنے والی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے ایسے افراد کے ساتھ کسی قسم کی رورعایت اور نرم برتاؤ کے سرے سے قائل ہی نہیں ہیں......اس ملک میں شریعت اور نفاذ شریعت کا نام لینا ناقابل معافی جرم ہے......اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر تیار رہیں کہ آپ کی مسجد 'لال مسجد' بنے گی......آپ کا مدرسہ 'جامعہ حفصہؓ' بنے گا......آپ کے شہر 'سوات و باجوڑ' سے قطعی مختلف نہ ہوں گے......آپ کے جوان زندانوں میں اور آپ کی بچیاں فاسفورس بموں کی نذر ہوں گی، جو اُن سے بچ گئیں وہ پاکیزہ صفت اور عفت مآب بیٹیاں 'خبثا کے پنجے میں جکڑی جائیں گی......پھر ''لاپتہ'' کی صحیح تشریح سمجھ آئے گی......پھر 'اڈیالہ الیون' جو عدالت کی ناک کے نیچے 'الیون' سے 'اڈیالہ سیون' ہو گئے' اُن کے زخموں کا درد محسوس ہو سکے گا......اِنہی 'اڈیالہ الیون' میں سے ایک عبدالصبور جب اپنے رب کے پاس اپنی

23 مئی: صوبہ پکتیکا..........صدر مقام شرانہ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی فوج کی ایک گاڑی تباہ..........3 فوجی ہلاک..........1 زخمی

شاداں وفرحاں روح لے کر پہنچے تو اُن کا زخم زخم جسم تھا......جن کے بارے میں اُن کے سگے بھائی مفتی عبدالباعث نے بتایا کہ ''میں اپنے بھائی کو پہچان ہی نہیں سکا......میرے بھائی کے جسم میں گوشت ختم ہو چکا تھا......صرف ہڈیاں اور کھال رہ گئی تھی......میں نے صرف پاؤں کے نشان سے پہچانا کہ یہ میرے بھائی کی لاش ہے''۔

اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو اس طرح سے اذیت دینے والے کہ ان کا گوشت ختم ہو جائے، رگوں میں خون نہ رہے، چہرہ نا قابل پہچان ہو جائے' کون لوگ ہیں؟ کیا صرف ڈالر سے وفاداری اور ڈالر کا لالچ ہی انہیں یہ درندگی کرنے پر مجبُور کرتا ہے یا یہ لوگ ذہنی مریض بن گئے ہیں؟

عدالتوں کی بھی سنیے...... ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ کو پشاور ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ ''لاپتہ شہری کی ہلاکت میں ملوث خفیہ اداروں کے اہل کاروں کا کورٹ مارشل کیا جائے''...... یہ لاپتہ شہری پشاور کا رہائشی عبدالصمد تھا، جس کے بارے میں پہلے پہل تمام خفیہ ایجنسیاں انکار کرتی رہیں کہ وہ اُن میں سے کسی کے پاس موجود ہے لیکن پھر یہ رپورٹ جمع کروائی گئی کہ ''وہ حراستی مرکز سے فرار ہونے کی کوشش میں مارا گیا''......تادمِ تحریر عدالت کے اس فیصلے کو ساڑھے تین ماہ کا عرصہ ہونے کو آیا ہے......کہاں کا کورٹ مارشل اور خفیہ اداروں کی کون سی پکڑ؟

اب ذرا اس سال کے ججوں کے ریکارڈ توڑ بیانات دیکھئے...... ۲۲ فروری کو سپریم کورٹ میں چیف جسٹس نے کہا کہ ''لاپتہ افراد کا معاملہ انتہائی حساس ہے، کوئی غلط فہمی میں نہ رہے، عدالت اپنے اختیارات سے بخوبی آگاہ ہے اور اختیارات کا استعمال کرنا بھی جانتی ہے''۔ ۲۷ فروری کو اسی جسٹس افتخار نے کہا ''بادی النظر میں فورسز کے پاس شواہد نہیں ہیں، لاپتہ افراد کے حراست میں گزرے دنوں کا حساب دینا ہوگا''۔ ۱۲ مارچ کو اُس نے کہا ''عدالتیں بے بس ہو گئیں تو ملک نہیں چلے گا، اڈیالہ جیل سے لاپتہ قیدیوں کا ٹرائل ایف سی آر کے تحت کیسے کیا جا سکتا ہے؟''۔ ۱۶ مئی کو پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس دوست محمد خان نے کہا ''شدت پسندوں میں اتنا حوصلہ نہیں کہ کسی کو مار کر بوری بند نعش آبادی میں پھینک دیں، کسی کو ماورائے عدالت قتل کرنے کی اجازت نہیں دیں گے''۔ ۲۹ مئی کو دوست محمد خان نے کہا ''جی ایچ کیو کو پیغام سن لینا چاہیے، ایجنسیاں عدالتوں کو بدنام کرتی ہیں، جز اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، غیر قانونی حراستی مراکز قبول نہیں، بے گناہوں کو رہا کیا جائے''۔ ۲۹ مئی ہی کو سپریم کورٹ کے جج جواد خواجہ نے کہا ''چند کالی بھیڑیں فوج کو بدنام کر رہی ہیں، کیا فوجیوں اور اداروں کے سربراہوں کے دل نہیں ہیں جو ایک ماں کو اس کے بیٹے سے ملوا دیں، بتایا جائے ملک میں کتنے حراستی مراکز ہیں، ہم ان میں ہی عدالت لگائیں گے، بعض لاپتہ افراد کے اہل خانہ تو اب اتنے بددل ہو چکے ہیں کہ انہوں نے عدالت آنا بھی چھوڑ دیا ہے''۔ ۵ جون کو جسٹس جواد خواجہ نے کہا ''لاپتہ جمیل کی ۱۰ روز میں بازیابی یقینی بنائی جائے، کرنل عباس سمیت جو بھی رکاوٹ ہو مقدمہ درج کریں''۔ ان عدالتوں کی اصل کہانی چند الفاظ میں یوں بیان کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ:

تری دہلیز پر قاضی......!

سُنا تھا عدل ہوتا ہے

یہاں تو خون پھیلا ہے

یہاں تو نوٹ بکھرے ہیں

ان لاپتہ افراد کے دُکھ درد کی داستان خوں رُلا دینے والی ہے......لیکن کیا کیا جائے کہ یہ 'اجنبی اور غربا' ہیں کہ جنہوں نے یہ دُکھ اور یہ درد محض اپنے مالک کی رضا اور اُس کی خوش نودی کے لیے سینوں سے لگائے ہیں......اُن کے لواحقین بھی جانتے ہیں کہ اُن کے پیارے بھائی بیٹے کسی قسم کے جرم میں ملوث نہیں......اُن کا جرم محض اتنا ہے کہ وہ ''ربنا اللہ'' کہتے اور اُس رب کے نظام کو اُس کی زمین پر نافذ کرنے کی امنگ اپنے قلوب میں بھی رکھتے ہیں اور دوسروں کے دلوں میں بھی یہی امنگیں بیدار میں مصروف رہے ہیں......اُن کو پس دیوارِ زنداں دھکیل دینے اور کئی کئی سالوں تک تنگ و تاریک سیلن زدہ سیلوں میں مقید کر دینے والوں کو اُن سے دشمنی ہے تو بس یہی کہ وہ شریعت کی بالادستی کی پکار پر لبیک کہتے ہیں، عملی طور پر اس جدوجہد میں شریک ہوئے ہیں اور اس مبارک جدوجہد کی جانب مسلمانوں کو بلانا اُن کا واحد جرم ہے......

خفیہ اداروں کی قید میں موجود ان افراد کے لیے وہاں کس قدر کٹھنائیاں اور تشدد و تعذیب کے کیسے کیسے ہتھکنڈے ہیں، اس کا اندازہ صرف وہی فرد لگا سکتا ہے جسے خفیہ اداروں کی ''ضیافت'' میں کچھ عرصہ گزارنے کا موقع ملا ہو......ان بے بس اور لاچار افراد کے مسئلے کا صرف یہی حل ہے کہ نظامِ پاکستان کو چلانے والا طبقۂ مترفین اپنی روش بدلے، صلیبی جنگ میں تعاون اور کفار کی چاکری سے توبہ کرے، پاکستان میں شریعت کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے کردار کو ترک کرے اور دین وشریعت کے ان متوالوں کو رہا کرے......

پاکستان کے عامۃ المسلمین کو بھی اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ اُن کی حفاظت' خواہ وہ جغرافیائی طور پر ہو یا نظریاتی طور پر' یہی لوگ اور ان کے اہل قبیلہ کریں گے جو آج ظلم و جور کی چکی میں پس رہے ہیں......اللہ کے دین کے یہی انصار محض اللہ ہی کی توفیق سے اس خطے کے مسلمانوں کا دفاع کرنے میں پیش پیش ہوں گے، اُن کی عزتوں کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں کھپائیں گے، اُن کی ناموس کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر اقدام کر گزریں گے......باقی رہی پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے تو اُن کے متعلّق بھی یہاں بسنے والے مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اِن کا کام مسلمانوں

23 مئی: صوبہ میدان وردک............ضلع نرخ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک نیٹو ٹینک تباہ............4 نیٹو اہل کار ہلاک............کئی زخمی

کے اموال پر عیاشی کرنا، 'دفاعی بجٹ' کے نام پر کھربوں روپے ہضم کر جانا، شریعت اور دین کی راہ میں اٹھنے والے ہر قدم کے سامنے مزاحم ہونا اور ہر ایسی آواز کو دبانے کے لیے درندگی اور وحشیانہ پن کی آخری حدود کو عبور کر جانا اور کفار کی کاسہ لیسی اور اُن کے لشکروں کے لیے صف اول کا اتحادی بننا ہی ہے......انہیں ملکی سلامتی سے کوئی لینا دینا ہے نہ ہی یہ اس خطے کے مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ ہیں......کوئی بدبخت لندن میں بیٹھ کر آئے روز پاکستان توڑ دینے کی دھمکیاں دیتا رہے، اِنہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......یہ پھر بھی اُس کے سفاک ٹولے کو پاکستان کے سب سے بڑے شہر کے مسلمانوں کے سروں پر مسلط رکھنے پر مُصر رہتے ہیں......ہاں اگر کوئی شریعت کا نام لے، نفاذ دین کی بات کرے، حدود اللہ کو نافذ کرنے کی دعوت پھیلائے، اللہ کے دین کے مطابق فیصلے کرنے پر ابھارے، کفار سے دوستیاں نبھانے اور امت سے خیانتیں کرنے کو ارتداد کا راستہ بتائے تو پھر دیکھیں کہ اس فوج اور اُس کی خفیہ ایجنسیوں کا ماتھا ٹھنکے گا......اُن کی 'رٹ' متاثر ہوگی......آہن و بارود کی بارش بھی ہوگی اور لاکھوں لوگوں کو گھر سے بے گھر کر کے 'آئی ڈی پیز' بنا دیا جائے گا......مساجد، مدارس، بازار 'کارپٹ بمباریوں' کے موسموں کی زد میں ہوں گے......اور ان کے خفیہ عقوبت خانے 'لاپتہ افراد' سے بھر جائیں گے......شاعر کے یہ الفاظ اِن ہی خاکی وردی والوں کے لیے ہیں کہ

اندر باہر آگ لگی ہے
گور کنارے جشن بپا ہے
مائیں بہنیں ڈھونڈ رہی ہیں
جسم بریدہ بھائی بیٹے
رنگ برنگے جھنڈوں والے
خوف کے مارے دوڑ رہے ہیں
باچھیں جن کی خون سے تر ہیں
ہڈی پسلی توڑ رہے ہیں
کیپٹن میجر کرنل جنرل
اپنے اپنے رینک سجائے
بیٹھے ہیں بازار میں عالی
جس کی بولی اونچی ہوگی
اُس کو غیرت بیچیں گے......

☆☆☆☆☆

بقیہ: اللہ والے اللہ کی مدد سے فتح مند رہتے ہیں

الا ان حزب اللہ ھم الغالبون......اب تو میری بھی یہی تمنا رہ گئی ہے کہ صف اول میں کھڑا ہو کر آپ کے شانہ بشانہ لڑتا۔اے کاش اس قابل ہوتا اور کم از کم اس قدر موقعہ دیا جاتا کہ میدان جہاد میں آپ کو پانی کا ایک گلاس تو پلا سکتا۔

مولانا حقانی: حضرت یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے ہمارا یقین ہے کہ آپ اس میں برابر کے شریک ہیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے دیگر فضلا کا کیا حال ہے؟ ان سے بھی رابطہ رہتا ہے؟

مولانا حقانی: بعض اپنے مرکز میں ہیں ان کے لوگ جہادی مزاج کے نہیں ہیں مگر وہ خود بڑے مجاہد اور جہاد کا جذبہ رکھتے ہیں ہم ان کے محاذ پر ان کے ساتھ بھی امداد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: مولانا گل منیر صاحب کا کیا حال ہے؟ کچھ عرصہ سے ان کی کوئی خبر نہیں آ رہی۔

مولانا حقانی: مولانا گل منیر صاحب بھی اپنے محاذ پر مصروف جہاد ہیں، ان کا جذبۂ جہاد حیرت انگیز اور ان کی جرأت قابل رشک ہے۔حال ہی میں ان کے ایک داماد (جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ہیں) جنگ کے دوران میں زخمی ہو گئے ہیں۔مولانا گل منیر صاحب کے تین بیٹے حقانیہ کے فاضل ہیں اور تینوں اس وقت روسی دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ان کا چھوٹا بیٹا، اب آپ کے ہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم ہے۔مولانا گل منیر صاحب کو محاذِ جنگ پر رفقا بھی اچھے اور کام کے ملے ہیں، ان کے ساتھ ان کا بڑا احترام اور اطاعت کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ: ہمارے وزیرستان کے حقانی فضلا؟

مولانا حقانی: جی ہاں! وزیرستان کے حقانی فضلا بھی خوب تعاون کر رہے ہیں اسلحہ اور مالی امداد کے علاوہ افرادی اور قوت سے بھی کرتے ہیں۔میدان جنگ میں مجاہدین کے ساتھ شریک رہتے ہیں۔حال ہی میں مولانا قاری لعل محمد صاحب وزیرستانی (جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل زمانہ طالب علمی میں حضرت اقدس کی مسجد کے امام اور حضرت کے خاص خادم تھے) بھی مختلف محاذوں پر مجاہدین کے ساتھ شریک رہے اور جنگ لڑی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

23 مئی: صوبہ قندھار......ضلع خاکریز......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک ایساف ٹینک تباہ......ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک اور زخمی

شام میں معرکۂ حق و باطل عروج پر

دوست محمد بلوچ

دورِ حاضر میں شام میں عظیم ترین معرکہ حق و باطل اپنے عروج پر ہے اور باطل اور شیطانی قوتوں کے ہر حربہ وحیلہ کے باوجود اللہ کی نصرتیں و بشارتیں اہلِ حق ہی کا مقدر ہیں۔ شام تو فی زمانہ عالمی جہادی مرکز بن ہی چکا ہے اور اب اس جہاد کی برکات لبنان میں بھی وقوع پذیر ہو رہی ہیں، لبنانی سرحد پر مجاہدین اور حزب الشیطان کے درمیان جھڑپوں میں ۱۵ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ شام کے سرحدی علاقے کو محصور کرنے میں بھی حزب کے شیطانی کارندے شامل ہیں۔ فرانس کے ایک بڑے اخبار نے تو یہاں تک خبر لگائی ہے کہ "یورپی باشندے شام کے جہاد شریک ہیں، شام نے دنیا بھر کے چھاپہ ماروں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے، یہ جنگ جو شدت پسندوں کے لیے تربیت گاہ بنتا جا رہا ہے"۔

کفار اس قدر خوف زدہ ہیں کہ اپنے لاؤ لشکروں سے تو مسلمانوں کو کچلنے کی پوری سعی کر ہی رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی دیتے پھرتے ہیں کہ یہ تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ فرانسیسی وزیرِ داخلہ مینول والز کا کہنا ہے کہ

> "اس وقت چھ سو سے زیادہ یورپی شہری شام میں جاری جنگ میں شریک ہیں اور ان میں ایک سو بیس کا تعلّق فرانس سے ہے"۔ یورپی جنگ جوؤں کا شام میں جاری خانہ جنگی میں شریک ہونا ایک سنگین اور بڑا سکیورٹی اور دہشت گردی کا چیلنج بن چکا ہے۔ ان جہادیوں میں سے بہت سے القاعدہ سے وابستہ گروپوں کے ساتھ مل کر لڑ رہے ہیں اور ان کی اپنے اپنے ملکوں کو واپسی کی صورت میں ان ممالک کی سکیورٹی خطرے سے دوچار ہو جائے گی"۔

یورپی یونین کے رکن ممالک نے اس معاملے میں باہمی تعاون سے اتفاق کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ شام میں لڑنے والے شہریوں کی واپسی کی صورت میں انہیں شدت پسندوں کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے سے روکنے کے لیے اقدامات کریں گے۔ یورپی یونین کے وزرائے داخلہ نے سوشل میڈیا کی نگرانی سخت کرنے سے بھی اتفاق کیا ہے اور وہ شام کے پڑوسی ممالک ترکی وغیرہ سے اس ضمن میں تعاون کریں گے۔ اس نے یورپی پارلیمان سے ایک قانون کی منظوری کا بھی مطالبہ کیا ہے جس کے تحت مشرقِ وسطیٰ کا سفر کرنے والے مشتبہ افراد کی نگرانی کی جا سکے گی۔

اسی طرح روس کی وفاقی سلامتی سروس کے سربراہ الیگزینڈر بورتنی کوف نے کہا ہے کہ "شامی باغیوں کی صفوں میں دو سو روسی شہری شامل ہیں اور وہاں صدر بشار کی فوج کے خلاف جنگی کارروائیوں میں حصّہ لے رہے ہیں۔ اس وقت شام میں موجود غیر ملکی جنگ جوؤں کی سرگرمیوں میں تیزی آ رہی ہے۔ اس سے تمام ممالک کو سنگین خطرہ درپیش ہے"۔ جرمن وزیرِ خارجہ نے کہا "یہ دہشت گرد دمشق کو نہیں القدس کو ہدف بنانا چاہتے ہیں"۔

امریکی حکام بھی شام میں 'سخت گیر' اسلامی جنگ جوؤں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ وہ انھیں انتہا پسند اور جہادی عناصر قرار دیتے ہیں لیکن کچھ عرصہ قبل امریکی اخبار نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ شامی فوج کے خلاف برسرِ پیکار باغی جنگ جوؤں کو جبہۃ النصرۃ کے سخت جان جاں بازوں کی بدولت ہی میدانِ جنگ میں کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور وہ شام کے شمالی علاقوں میں تیزی سے بشار کی وفادار فوج کے مقابلے میں پیش قدمی کر رہے ہیں۔

شام میں امریکہ و اس کے حواریوں کی کھلی دخل اندازی:

شامی مجاہدین نے ایک ویڈیو نشر کی ہے جس میں شام کے صوبہ حمص کے شہر تلبیسہ میں بشار حکومت کا آبادی والے علاقہ پر ہونے والی بم باری کے بعد کا منظر دکھایا گیا جس میں ایک میزائل پھٹنے سے رہ گیا، جسے عوام نے اٹھا کر دیکھا تو وہ امریکہ کا بنایا ہوا M47 میزائل تھا۔ میزائل پر یہ کوڈ لکھا ہوا تھا P/N: 921569

اسی طرح ایک اور ویڈیو چند ماہ قبل نشر ہوئی تھی جس میں عراق کی مالکی شیعی حکومت کی فوجی گاڑیوں میں امریکہ اور ایران کا بنایا ہوا اسلحہ شام میں بشار اسد حکومت کے لیے منتقل ہوتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ ویڈیوز امریکہ کے بشار اسد کے جنگی جرائم اور عوامی قتلِ عام کو سپورٹ کرنے اور بشار اسد کے ساتھ مکمل فوجی و عسکری تعاون کرنے پر ایسا ثبوت ہے کہ جسے امریکہ اور اس کے پجاری کبھی نہیں جھٹلا سکتے ہیں۔

شامی مجاہدین جہاں بشار، ایران اور نام نہاد حزب اللہ کا مقابلہ کر رہا ہے، وہیں اُنہیں یہود و نصاریٰ کی ایجنٹ جمہوریت پسند طاقتوں سے بھی سابقہ پیش ہے، جو شام میں اسلامی نظام کو آنے سے روکنے اور جمہوری نظام کو لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ شامی حزبِ اختلاف کے جمہوریت پسند سیاستدانوں نے شام سے باہر بیٹھ کر شام کے جہاد کے ثمرات چرانے کے لیے امریکہ، مغرب، عرب ممالک اور بشار دوست ممالک کے ساتھ

24 مئی: کابل شہر.........ایک صلیبی کمپنی کے دفتر پر فدائی حملہ.........44 امریکی، اتحادی اور افغان فوجی ہلاک.........واضح رہے یہ مرکز مجاہدین کی جاسوسی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا

مل کرنئی شامی عبوری حکومت کوتشکیل دینے کا اعلان کیا۔مجاہدین نے ان دشمنانِ اسلام کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے اسلامی حکومت تشکیل دینے کا اعلان کیا جس پر یہ شام سے باہر بیٹھے ہوئے غدار مشتعل ہوگئے اور جبہۃ النصرہ سمیت اسلامی شریعت کا نفاذ چاہنے والے مجاہدین کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے میڈیا وار شروع کردی۔

امریکہ، مغرب، قطر اور سعودیہ نے شامی قومی اتحاد کی بنائی ہوئی کٹھ پتلی عبوری حکومت کو تسلیم کرکے اس کے سفارت خانوں کو قطر سمیت کئی ممالک میں کھول دیا گیا۔مگر اس حکومت کو شام میں اثر ونفوذ نہ ہونے کی وجہ سے امریکہ ومغرب نے ہتھیار دینے اور اس کی خاطر شام میں فوجی کارروائی کرکے ان کو اقتدار دلانے کے مطالبے کو پورا کرنے سے انکار کردیا۔۲۷ مئی ۲۰۱۳ کو کئی ہفتوں کی منصوبہ بندی کے بعد امریکی سینیٹر جان مکین نے ترکی کے راستے شام کا اچانک خفیہ دورہ کیا اور چند گھنٹے شام میں کٹھ پتلی عبوری حکومت کے رہ نماؤں اور امریکہ ومغرب نواز بریگیڈئر جنرل سلیم ادریس سے ملاقات کرکے اُسے بھاری اسلحہ وسیع پیمانے پر دینے کی یقین دہانی کرائی۔امریکی حکومت کی طرف سے شامی عبوری حکومت کی خاطر یہ قدم اٹھانا اور عبوری حکومت سے تعلّق رکھنے والی آزاد شامی فوج کو مسلح کرنے کا مقصد گرتے ہوئے بشار حکومت کے خلاف جاری مسلح عوامی انقلاب کو یرغمال بناتے ہوئے اپنی ایجنٹ شامی حزب اختلاف کی عبوری حکومت کے پنجے پاؤں میں مضبوط کرنا اور شام کی بھاگ دوڑ ان کے ہاتھ میں دینا تاکہ کل کو یہی عبوری حکومت جہاد ومجاہدین کے خلاف لڑتے ہوئے شام میں اسلامی شریعت کے نفاذ کو روکنے اور اسرائیل کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے سرگرم ہوجائے۔

شامی عوام اور مجاہدین نے اس حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔لیکن مجاہدین قصیر اور حمص کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے بشار حکومت سے جنگ لڑنے میں مصروف ہیں اور ان کی اولین ترجیح اس نظام حکومت سے مسلمانوں کو آزادی دلانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک مجاہدین نے عبوری حکومت کے خلاف کوئی عسکری قدم نہیں اٹھایا اور اپنی تمام تر توجہ شام میں جاری معرکے پر مبذول کررکھی ہے۔کیونکہ شام کی جنگ کی حقیقی طور پر باگ دوڑ اور کنٹرول اب تک جہادی جماعتوں کے ہاتھوں میں ہے۔

امریکی ایجنٹ جنرل سلیم ادریس کا اعتراف:

امریکی ایجنٹ جنرل سلیم ادریس نے کہا ہے کہ ''شام میں القاعدہ سے نہ ہم کوئی معاملات کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہم سے کوئی تعلّق رکھتے ہیں''۔یاد رہے کہ یہ وہی جنرل سلیم ہے جس نے مئی کے اواخر میں امریکی سینیٹر جان مکین کے خفیہ دورۂ شام کے دوران میں اُس سے ملاقات کی اور اُسے شام کی حزب اختلاف کی عبوری حکومت کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔اس نے واضح طور پر اب اعلان کردیا ہے کہ ''شام میں موجود القاعدہ کی جہادی جماعت النصرہ سے ان کے کسی قسم کے کوئی معاملات نہیں ہیں اور نہ ہی النصرہ والے خود ہم سے کوئی تعلّق رکھتے ہیں اور نہ ہی ہمارے ساتھ کسی مہم میں شریک ہوتے ہیں''۔جنرل سلیم ادریس نے کہا کہ ''امریکہ کو بھی اس بات کا اچھی طرح علم ہے اور اسی وجہ سے امریکہ ہماری حمایت ومدد کررہا ہے''۔

عالمی صلیبی جنگ میں اسلام اورمجاهدین کا سب سے بڑا مخالف ،سعودی شاہ عبداللہ

سعودیہ کے بادشاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے مسلمانوں کو شام اور عراق میں جہاد کے لیے ابھار کر روانہ کرنے والے داعیانِ جہاد کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔عبداللہ نے ریاض میں سعودی وزیر دفاع سلیمان بن عبدالعزیز، آل سعود کے اعلیٰ حکام، درباری علما کمیٹی اور مفتی مملکت عبد العزیز آل الشیخ سے ملاقات میں ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دیا جو بقول اس کے نوجوانوں کو ورغلا کر عراق اور شام بھیجتے ہیں۔اُس نے کہا کہ ''مجھے معلوم ہوا کہ کچھ لوگ نوجوانوں سے ملاقات کرکے ان کو ورغلاتے ہیں اور انہیں عراق وشام بھجواتے ہیں۔ایسے لوگوں کو صرف قید کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ان کو جیل سے بھی سے زیادہ سخت سزا دی جائے''۔

۲ جون کو حزب الشیطان کے سربراہ حسن نصر الشیطان کا بھائی خضر نصر الشیطان قصیر میں مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوا۔۳۱ مئی کو دمشق میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں عراق کے ظالم صدر کا بھتیجا علی حسین المالکی مجاہدین کے ہاتھوں واصل جہنّم ہوا۔

جری عالم دین احمد الاسیر:

لبنان میں اہل سنت کے جری اور شیر دل عالم دین احمد الاسیر مجاہدین کا دستہ لے کر شام جہاد کے لیے پہنچ گئے۔ایسے علما ہی امت کی اصل قیادت ہیں جو آرام طلبی اور رخصت کی زندگی سے کنارہ کش ہوکر عملی طور پر جہادی میدان میں پہنچ کر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہوکر دشمنانِ اسلام کے خلاف جہاد کرتے ہیں۔ایسے ہی علمائے حق میں سے ایک شیخ احمد الاسیر ہیں۔جب شام کا جہادی محاذ کھلا اور لبنانی حکومت کا گھناؤنا کردار کھل کر سامنے آیا تو انہوں نے اہل باطل کی صفوں میں کھڑے ہونے کی بجائے حسن نصر الشیطان اور لبنانی حکومت کے جرائم کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے لبنانی مسلم عوام کو دعوت وجہاد کے لیے کھڑا کیا۔حسن نصر الشیطان اور لبنانی حکومت کے دوغلے پن کو عوام کے سامنے نمایاں کیا اور ثابت کیا کہ اصل مجرم یہ لوگ ہیں جو اہل سنت کا خون خرابہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔پھر جب قصیر میں حزب اللہ کے شیعی اہل کاروں نے ایک ہزار سے زائد مسلمان بچوں عورتوں اور شہریوں کو بے رحمی سے ایک ہی دن میں شہید کیا اور وہاں کے

24 مئی: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین اور افغان فوج کے مابین طویل جھڑپیں......ایک کمانڈر سمیت 12 فوجی ہلاک......افغان فوج کی مدد کے لیے آنے والا امریکی ہیلی کاپٹر تباہ

شامی مسلمانوں نے مدد طلب کی تو شیخ احمد الاسیر نے جہاد کا فتویٰ دیتے ہوئے لبنان سے دو ہزار سے زائد مسلمانوں کو جہاد کے لیے روانہ کیا اور خود پیچھے بیٹھے رہنے کی بجائے شام کے شہر قصیر میں جا کر قتال کرنے والے مجاہدین کے قافلے میں شہادت کی آرزو لیے ہوئے شامل ہو گئے۔

حزب الشیطان کا شام میں مجاہدین کے خلاف لڑنے کا اعتراف:

حزب الشیطان لبنان کے سربراہ حسن نصر الشیطان نے اپنے طویل خطاب میں کہا ہے کہ ''ہماری لوگ شام میں تکفیریوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ شام میں بشار حکومت کے خلاف جتنی بھی جماعتیں اور گروپ مزاحمت کر رہے ہیں، وہ سب دولۃ العراق الاسلامیہ تعلّق رکھتے ہیں اور یہ سب تحریک طالبان کی سوچ کے حامل ہیں''۔

حسن نصر اللہ جو اہل سنت کو 'تکفیری' کے نام سے پکار کر پوری شامی مسلم عوام اور افغانستان، پاکستان، عراق، صومالیہ اور شام کے مجاہدین کو کافر قرار دینے کی جسارت کر رہا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ ''ہم شام میں بشار اسد کے نظام حکومت کو بچانے کے لیے اس لیے جنگ لڑ رہے ہیں تا کہ لبنان اور فلسطین کو سقوط سے بچایا جاسکے''۔ اب جاہل حسن نصر الشیطان کو کون بتائے کہ فلسطین تو یہودیوں کے قبضے میں موجود ہے اور اس کا سقوط تقریباً ۶۵ سال قبل ہو چکا ہے۔ تو اب حسن نصر اللہ اپنی تقریر میں فلسطین کے کس سقوط کی بات کر رہا ہے؟

مصر میں علما کا اجتماع اور شامی جہاد کی اعانت کا اعلان:

۱۴ جون کے دن مصر کے شہر قاہرہ میں عرب ممالک کے علما کا ایک بہت بڑی کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے آخر میں علما نے شام میں جہاد کا اعلان کیا اور ہر ملک سے مجاہدین کو تیار کر کے پہنچنے کا کہا اور اعلان کیا کہ علما کا ایک مجموعہ تشکیل دیا جائے گا جو جہاد کی قیادت کریں گے......

شام اسرائیل تعاون:

اسرائیل نے شامی سرحد کے قریب اپنے رہائشی شہریوں کو جگہ خالی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اسرائیلی ٹینک بھی سرحد پر پہنچ چکے ہیں۔ اب مجاہدین کا مقابلہ ایک کی بجائے دو دشمنوں سے ہے......ایک طرف اسدی فوجی اور دوسری طرف صہیونی فوجی۔

اسرائیل کے اس اقدام پر اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو بہت سے حقائق سے پردہ اٹھتا چلا جاتا ہے۔ اگر بشار اسرائیل کا دشمن ہے تو پھر گزشتہ چالیس سالوں سے اسرائیل اپنی اس سرحد کی جانب سے کامل طور پر کیوں مطمئن تھا؟ یہودی آرام و سکون سے اپنی زندگی گزار رہے تھے لیکن جب مجاہدین نے شام کی سرحد پر واقع چند ایک فوجی پوسٹوں پر کنٹرول حاصل کیا تو اسرائیل کا سارا چین اور سکون ختم ہو گیا۔

اقوام متحدہ میں پیش کی گئی ایک دستاویز میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ بشار کی شامی فوج اور اسرائیلی فوج کے مابین جولان کے علاقے میں اقوام متحدہ کی 'ڈس انگیج منٹ آبزرور فورس' کے توسط سے باہمی تعاون عملی طور پر جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے قیام امن کے آپریشن کے اسسٹنٹ سیکرٹری کے مطابق:

> ''بشار فوج کے اعلیٰ افسر نے بتایا کہ شامی فوج کے کچھ ٹینک شام اور اسرائیل کی سرحد کے درمیان غیر فوجی علاقے میں صرف باغیوں کے خلاف لڑنے کے لئے موجود ہیں۔ شام نے اسرائیل سے درخواست کی ہے کہ وہ اس اسلحہ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ جب کہ اسرائیلی فضائیہ کے سربراہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل شامی حکومت گرنے کی صورت میں شام پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے''۔

مجاہدین کی عملیات:

شام میں مجاہدین نے صوبہ درعا کے ایک شہر نخل کو کئی ہفتوں کے زبردست معرکے کے بعد اب مکمل طور پر فتح کر کے کنٹرول سنبھال لیا ہے جب کہ بڑی مقدار میں اسلحہ غنیمت کیا ہے۔ ۱۴ جون کو حلب کے نبل گاؤں میں مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا جو گاؤں میں موجود رافضیوں کے امداد کے لیے آ رہا تھا۔ ۱۴ جون ہی کو دمشق ائیر پورٹ پر مجاہدین نے ایک جہاز کو مار گرایا جس میں ایرانی فوجی افسر موجود تھے۔ ان میں سے ۱۱ مردار ہو چکے ہیں جب کہ باقی زخمی ہیں۔ ۱۴ جون کو مجاہدین نے ادلب انٹرنیشنل ائرپورٹ پر ۱۵۰ اسدی سپاہی جہنّم واصل کیے۔ ۱۴ جون کو مجاہدین نے بشار اسد کے کزن بریگیڈئر جنرل حفیظ پر حملہ کیا اور اس کے ساتھ ہی ادلب میں بہت کامیابی سے ایک اہم شاہراہ اور چیک پوسٹ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ ۱۳ جون کو ایک مجاہد نے شامی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے۔ ۱۳ جون کو ادلب میں حزبِ شیطان کے متعدد افراد جہنّم رسید ہوئے جن کی لاشوں کو اٹھانے کے لئے بھی سرکاری کارندوں کو بھیجنا پڑا۔ ۱۳ جون کو جنوبی دمشق میں جھڑپ میں حزب الشیطان کے ۷ افوجی مارے گئے۔ اسی تاریخ کو دیر الزور میں ایک حملے میں بریگیڈئر یوسف ممدوح مارا گیا۔ ۱۲ جون کو حلب میں معارۃ الأرتیق پہاڑی کے قریب موجود عمارتیں جو اُسدی فوجیوں کا مرکز سمجھی جاتی ہیں' میں داخل ہو کر مجاہدین نے حزب الشیطان کے ۲۰ جنگ جوؤں کو قتل کر دیا۔ ۱۲ جون کو ادلب میں سرکاری فوج اور حزب الشیطان کے مشترکہ قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا اور ۱۲۰ افراد کو واصل جہنّم کرتے ہوئے گولہ بارود سے بھری گاڑیوں کو بھی تباہ کیا۔ ۱۲ جون کو دیر الزور میں مجاہدین کے ہاتھوں ۶۰ سے زائد شبیحہ مردار ہوئے۔ ۱۱ جون کو مجاہدین نے ۱۳ اسدی سپاہیوں کو قتل کر دیا، اور اسی دن ادلب میں مجاہدین نے ایک حملے میں حزب الشیطان اور سرکاری فوج کے ۴۰ فوجیوں کو جہنّم رسید کر دیا۔ ۱۱ جون کو حلب میں بوز اور خناصر کے درمیانی سڑک پر مجاہدین نے ایک فوجی قافلے کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ۱۴۰ اسدی فوجی مردار ہوئے۔ ۱۰ جون

26 مئی: صوبہ قندھار.........ضلع سپین بولدک.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایساف کے دو ٹینک تباہ.........4 صلیبی ہلاک.........4 زخمی

کو دمشق میں مجاہدین نے اللہ کی نصرت سے ایک ائر کرافٹ پر قبضہ کیا اور اسی دن متعدد جھڑپوں میں بہت سے اسدی مردار ہوئے۔۹ جون کو حمص میں ۱۰، دمشق میں ۳۰ شبیحہ اور درعا بم دھماکے میں ۲۰ نصیری شبیحہ مارے گئے ۔ ۹ جون کو حلب کے شمالی حصّے میں اسدی فوج اور حزب الشیطان اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں، جن کے نتیجے میں ۱۰۰ کے قریب حزب الشیطان کے جنگ جو مردار ہوئے جب کہ ۱۰ ٹینک بھی تباہ ہوئے۔۹ جون کو شام کے شہر حلب میں ۱۰۰ سے زائد حزب الشیطان کے شیعہ ہلاک ہوئے۔اس دن مجاہدین نے مغربی شمال میں واقع تحاریم کے پہاڑوں میں تین گھنٹے تک مسلسل زبردست معرکہ لڑتے ہوئے نصیری فوجی شبیحہ اور شیعی حزب الشیطان کے ۱۳۰ اہلکاروں کو مردار اور ۱۲۰ کو قیدی بنالیا۔۹ جون کو دمشق درعا کی درمیانی سڑک پر مجاہدین کا ایک فوجی کیمپ میں بم دھماکہ میں ۱۲۰ اسدی فوجی مردار اور ۲ فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔۸ جون کو ادلب میں حزب شیطان کے ۱۲ سپاہی اور ۲ ٹینک مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوئے ۔ اسی دن دمشق انٹرنیشنل ائر پورٹ ۵۰ شامی فوجیوں کا قبرستان بن گیا۔۸ جون کو دمشق کے علاقے 'قلمون' میں مجاہدین نے فوجی سیکورٹی کی عمارت میں کار بم دھماکہ کیا جس کے نتیجے میں ۹۸ اسدی فوجی مردار اور زخمی ہوئے۔۸ جون کو دمشق ائیر پورٹ روڈ پر مجاہدین نے ایک اسدی فوجی کمانڈر فراس المعلا کو جہنّم رسید کردیا یہ دمشق ائیر پورٹ روڈ کے آپریشن کے چیف تھا۔۸ جون کو دمشق کے علاقے 'سیدہ زینب' میں امیر رضا علی زادہ' جو کہ ایرانی فوج میں کمانڈر تھا' مجاہدین کے ہاتھوں جہنّم پہنچ گیا۔۸ جون کو حزب الشیطان کے سربراہ حسن نصر الشیطان کا بھائی خضر نصر الشیطان قصیر میں مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوا ۔۷ جون کو حلب میں منغ ائیرپورٹ پر مجاہدین نے ایک جنگی جہاز مار گرایا۔۷ جون کو مشرقی غوطہ میں تامیکو پلانٹ کے قریب مجاہدین نے ایک جنگی طیارا مارا گرایا، جو علاقے پر بم باری کر رہا تھا۔ ۳ جون کو حزب الشیطان نے ایک دن میں ۲۲ اہلکاروں اور قصیر میں موجود اپنے کمانڈر سربراہ محمود نعیم، عرف شیخ کاظم کے مردار ہونے کا اعتراف کیا۔اسی طرح تدمر کے شہر میں حزب الشیطان کا شیعی کمانڈر عبداللہ ابراہیم خلیل اپنے ۱۷ اہل کاروں کے ساتھ مجاہدین کے ہاتھوں جہنّم واصل ہوا۔اسی دن عراقی شیعی مہدی ملیشیا کے ڈیتھ اسکواڈ کا سربراہ سفاک ابو درع' جس نے بغداد میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا' مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوا۔۲ جون کو نیرب ائیر پورٹ پر مجاہدین نے ایک میگ طیارا بھی مار گرایا۔ ۲ جون کو حمص میں مجاہدین نے ایک جنگی جہاز مار گرایا۔ ۲ جون کو علی العساف' جو کہ حزب الشیطان کا ایک اہم کمانڈر اور حسن نصر الشیطان کا قریبی دوست تھا' قصیر میں مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوا۔۳۱ مئی کو دمشق میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں عراق کے ظالم صدر کا بھتیجا علی حسین المالکی مجاہدین کے ہاتھوں واصل جہنّم ہوا۔ ۲۵ مئی کو دمشق کے علاقے 'عدرا' میں اسدی فوجیوں کے سب سے بڑے کیمپ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۵۰ اسدی فوجی مردار ہوئے۔

شام میں جاری خون ریز جنگ، کسی فرقے کی جنگ نہیں، یہ معرکہ کفر و اسلام کے درمیان ہے، یہ ظالم اور مظلوم کے درمیان معرکہ ہے، غاصب اور جابر حکمران اور عوام کے درمیان لڑائی ہے، جس میں نہتے شہریوں کو بے دردی سے قتل کرنے کے ساتھ ساتھ سفاکی کی نئی داستانیں رقم کی جارہی ہیں۔ بشار الاسد کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم میں کوئی اس کا ساتھ دے رہا ہے اور کوئی صرف مذمت کی رسم ادا کر رہا ہے اور کوئی چپ چاپ خون بہتے اور جسم جلتے دیکھ رہا ہے، لیکن اس بدترین اور اندوہ ناک ظلم کے خلاف اٹھنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اپنے چند مخلص بندوں اور امت کے درد کو اپنا درد بنانے والے چند نوجوانوں کو ہی دی ہے، جو ظالم بشار، حزب الشیطان اور ایران کی درندگی کے مقابل صف آرا ہیں۔

(مضمون میں شامل ترجمہ شدہ مواد کا اکثر حصّہ انصار اللہ اردو سے لیا گیا ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: مجاہدین پوری طرح یک جان اور متحد ہیں

یقیناً آج امت کی ذلت و رسوائی کا صرف اور صرف ایک ہی سبب ہے وہ ہے ترک جہاد ۔ترک جہاد کا رویہ اپنانے سے قبل امت مسلمہ اقوام عالم میں عزت مند اور حکمران کی حیثیت سے اپنا وجود رکھتی تھی اور جہاد کے راستے پر مضبوطی سے عمل پیرا رہ کر وہ پوری دنیا پر حکومت کرتی تھی لیکن جب جہاد چھوڑا تو غلامی، ذلت اور رسوائی مقدر بن گئی۔آج بھی اس مرض و نا اہلی کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ جہاد کو پھر سے زندہ کیا جائے۔

مختصراً یہ کہوں گا کہ اے مسلمانانِ عالم! ہماری عزت و توقیر اسلامی نظام کے قیام میں مضمر ہے۔عظیم تر خلافت کے لیے جدوجہد کرنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ الحمدللہ امت میں یہ احساس بے دار ہو چکا ہے اور پوری دنیا میں کفری قوانین خاتمے کے لیے 'فاروقی تلوار' اپنے جوش و جذبے اور ولولے کے ساتھ باہر نکل آئی ہے۔

اب وقت ضائع کرنے کا موقع نہیں ہے، آیئے اسلامی نظام کے قیام کے لیے امت کی ان سرفروش نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دیجیے جو امت کے اسیروں کو کفار کی جیلوں سے بازیاب کرانے کا حلف اٹھائے ہوئے ہیں۔شہدا کے یتیم بچوں کی کفالت کرنا، مجاہدین کی جان، مال، زبان اور قلم سے مدد کرنا اور عالم کفر کو شکست سے دوچار کرنا ہی امت کی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما کر ہمارے ساتھ اپنی مدد و نصرت شامل فرمادیں، آمین

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ وسلم

☆☆☆☆☆

27 مئی: صوبہ فراہ.........ضلع بالا بلوک اٹالین فوجی قافلے پر فدائی حملہ.................5 اٹالین فوجی ہلاک.................2 ٹینک تباہ

شیخ ابوعبدالرحمٰن اللیبی شہیدؒ

ابوالحسن الوائلی

ابوعبدالرحمٰن اللیبی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ برطانیہ میں گزارا لیکن وہاں کی چکا چوند ان کو خیرہ نہ کرسکی۔ وہ اس ظاہری چمک دمک کے سحر میں گرفتار نہ ہوئے۔ یورپ کی پرآسائش زندگی، خوبصورت گھر اور پرتکلف کھانوں کی بجائے انھیں افغانستان کے پہاڑوں کی سادہ اور پرمشقت زندگی زیادہ محبُوب تھی، کیوں؟ یہ سوال اکثر ان لوگوں کو حیرت زدہ کردیتا ہے جو اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہیں، جن کے قلوب نے حلاوتِ ایمانی کا مزہ نہیں چکھا اور جن کی ارواح نے کبھی جہاد کے افق پر پرواز نہیں کی۔

کیوں انہوں نے یورپ سے ہجرت کی؟ جب کہ کئی لوگ اپنی جوانیاں وہاں پہنچنے کے لیے لگا دیتے ہیں اور کتنے اس کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستے ہیں۔ کیوں اچانک انہوں نے اپنی اہلیہ، بیٹوں اور اہل وعیال سے جدائی اختیار کرلی جبکہ وہ ایک شفیق باپ، صالح شوہر اور انتہائی صلہ رحم اور وفادار دوست تھے۔ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ایک پرامن زندگی چھوڑ کر اپنے نفس کو ایک پرخطر اور غیر یقینی زندگی کے حوالے کردیا۔ ایسے کئی سوالوں کا ایک ہی مختصر جواب ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی حقیقت سے واقف تھے۔ مسئلہ بہت سادہ ہے، دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے تو ان جیسا عقل مند شخص کس کو اختیار کرتا؟؟

پچاس سال سے زائد عمر کے باوجود ان کا شوقِ شہادت اس قدر تھا کہ ہر سجدے اور دعا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے شہادت طلب کرتے، ان کی اسی سچّی چاہت کی وجہ سے بغیر کسی وسیلے کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں مجاہدین سے ملا دیا اور مجاہدین تک پہنچنے کا راستہ ان کے لیے آسان کردیا۔ آج کے دور میں ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ جیسے رجال کی مثال ملنا محال ہے۔ ان کو ایک نظر دیکھنا دل کو راحت بخشتا تھا، ان کی گفتگو دلوں کو نرم کردیتی، ان کا ساتھ آپ کی معاشرت کی اصلاح کردیتا اور ان کی شہادت کے بعد ان کا تذکرہ مردہ دلوں کو جلا بخش دیتا ہے۔ ان کے بارے میں شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: ''بے شک یہ شخص مجسم برکت ہے''۔ وہ عملاً ایسے ہی تھے۔ وہ جس مرکز میں بھی ہوتے سب ساتھیوں میں ان کی تاثیر نظر آتی، سب لوگ قیام اللیل کا اہتمام کرتے اور ایک دوسرے کی خدمت اور اطاعت میں مصروف نظر آتے۔ اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑی عمر کے لوگ چھوٹوں سے احترام اور تواضع کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن ابوعبدالرحمٰنؒ کی شخصیت سے کبھی ایسا تاثر نہیں ملتا تھا۔ وہ بلا جھجک اور بلا تکلف اپنے بیٹوں کے ہم عمر ساتھیوں کی خدمت میں مصروف رہتے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ جس مرکز یا مہمان خانے میں وہ ہوتے آپ اگر وہاں جائیں تو کھانا پکانے کی ذمہ داری ان ہی کی ہوتی۔ حتیٰ کہ اگر وہ مرکز کے امیر بھی ہوتے تو ان کے اور باقی ساتھیوں کے درمیان تمیز کرنا ممکن نہ ہوتا۔ ان کی زبانِ حال یہی کہتی تھی کہ ''میں اجرِ عظیم کا حریص ہوں''۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے میں ان سے ملا، وہ ایک برفانی علاقے میں ایک مرکز میں تھے، ان کے ہاتھوں پر چھالے پڑے ہوئے تھے، لگاتار خدمت کی وجہ سے تھکاوٹ ان کے چہرے سے عیاں تھی، جن لوگوں کو ایسے علاقوں کا تجربہ نہیں ہے وہ اندازہ نہیں کرسکتے لیکن جس کسی نے یخ بستہ برفیلی سردی میں ایک دفعہ برتن دھوئے ہوں وہ ابوعبدالرحمٰنؒ کی عمر کے فرد کی قربانی کا اندازہ کرسکتا ہے۔

میں نے قیام اللیل کے پابند کئی لوگ دیکھے ہیں لیکن ابوعبدالرحمٰنؒ کی طرح شاذ ہی کسی کو پایا ہے وہ رات کا بہت تھوڑا حصّہ بستر پر گزارتے اور سحر کے وقت میں استغفار کرتے۔ اگر آپ ان کی جانب پہلو کرکے سوئیں تو سجدوں میں ان کی آہ وزاری کی آوازیں سنائی دیتیں۔ ایک دفعہ وہ ایک انتہائی پرمشقت عسکری دورے میں شریک تھے۔ ساتھی بتاتے ہیں کہ رات میں بھی صرف چند گھنٹے آرام کا وقت ملتا، رات کو جب ہم آرام کے لیے آتے، تھکاوٹ سے چور ہوتے، بستر پر گرتے ہی نیند سے بے ہوش ہوجاتے، لیکن شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ حسبِ معمول رات کے پچھلے پہر تہجد کے لیے کھڑے ہوجاتے۔

یہاں میں وہ حدیث ذکر کرنا چاہوں گا جو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ جن سے محبت کرتا ہے، ان کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے اور ان کو خوش خبری سناتا ہے، پہلا وہ شخص جو ایک گروہ کے ہمراہ صرف اللہ عزوجل کے لیے اپنی جان سے قتال کرے، یا تو قتل کردیا جائے اور یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی نصرت سے اس کی کفایت فرمادیں۔ تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو کیسے اس نے میری خاطر اپنے نفس پر صبر کیا۔ دوسرا وہ شخص جو اپنی بیوی اور پرسکون آرام دہ بستر کو چھوڑ کر قیام اللیل کے لیے اٹھ جائے تو اللہ فرماتے ہیں: اس نے اپنی شہوت ترک کرکے مجھے یاد کیا اور اگر چاہتا تو سویا رہتا اور تیسرا وہ شخص جو کسی قافلے کے ہمراہ سفر میں ہو، رات دیر تک پہرہ دیتا رہے، تھوڑی دیر سوئے اور پھر مشکل یا آسانی ہر حال میں سحری کے وقت اللہ کے حضور کھڑا ہوجائے۔'' چنانچہ بشارت ہو شیخ ابوعبدالرحمٰن کو۔

میں نے بہت سے بڑی عمر کے لوگ دیکھے لیکن اکثر میدانِ قتال میں جانے اور وہاں صبر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، جبکہ ابوعبدالرحمٰن کو میں نے دیکھا کہ جنگ

29 مئی: صوبہ پنج شیر...... گورنر ہاؤس، پولیس ہیڈ کوارٹر سمیت ایک صلیبی آفس پر ۶ شہیدی مجاہدین حملہ...... 7 نیٹو اہل کار، 16 افغان فوجی، 27 پولیس اہل کار ہلاک...... 7 گاڑیاں بھی تباہ

میں شرکت کے شدید حریص تھے اور انھیں اس کی شدید خواہش تھی۔ بلکہ وہ تو استشہادی حملے کے لیے بہت اصرار کرتے تھے۔ ان کو خوست ائیر پورٹ پر ہونے والے استشہادی حملے میں عدم شرکت کا شدید رنج تھا۔ ان کو جوڑوں کے درد کا مرض تھا جو سردی میں بہت بڑھ جاتا تھا ان دنوں کوئی ماہر معالج دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس معرکے میں نہ جا سکے۔ لیکن جب کبھی بھی ہم مجاہدین کے کسی برف پوش مرکز میں گئے ابوعبدالرحمٰنؒ کو موجود پایا، اپنی کبرسنی اور جوڑوں کے درد کے باوجود ان کے شدید سردی پر صبر اور استقامت پر ہمیں تعجب ہوتا تھا۔ قتال کے اسی شوق، عسکریت سے لگاؤ اور دیانت کی وجہ سے ہر امیر ان کو کسی عسکری کتیبے کی ذمہ داری دیے رکھتا تھا۔

وہ بہت رقیق القلب اور کثرت سے رونے والے تھے۔ ان کا وعظ بہت موثر اور رلا دینے والا ہوتا تھا۔ گفتگو کوئی خاص ادبی نہیں ہوتی تھی لیکن بہت جامع ہوتی تھی۔ ایک دن بتّار طائفیؒ صحابہؓ کے بارے میں بیان کر رہے تھے، پھر ہم نے مقامِ صحابہؓ کے بارے میں شیخ ابویحیٰی اللیبیؒ کے ایک مقالے پر گفتگو شروع کی، جب ابوعبدالرحمٰنؒ کی باری آئی تو ہمارے کانوں سے پہلے دل متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے جب صحابہؓ کی شان بیان کرنا شروع کی زاروقطار رونا شروع کر دیا، سب حاضرین کے سر جھکے ہوئے تھے اور داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔

ایک دفعہ ہم ایک انتہائی ثقیل دورہ کر رہے تھے، ہر روز خدمت (کھانا پکانا وغیرہ) کی ذمہ داری چند ساتھیوں پر تقسیم ہوتی، اس دوران باقی لوگ آرام کر لیتے۔ نوجوان ہونے کے باوجود بہت زیادہ دروس کی وجہ سے جوں ہی وقفہ ہوتا ہم فوراً آرام کے لیے لیٹ جاتے لیکن شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ ہم سے عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود اپنے سارے معمولاتِ یومیہ باقاعدگی سے ادا کرتے چاہے ان کی خدمت کی باری ہوتی یا نہ ہوتی، قیام اللیل میں کبھی ناغہ نہ کرتے اور پھر بھی درس کے دوران وہ ہم سے زیادہ ہشاش بشاش ہوتے۔ ان کی یہ کیفیت دیکھ کر مجھے بہت حیرت ہوئی۔ میں نے خود سے سوال کیا ان کی قوت اور تازگی کا راز کیا ہے؟ مجھے یقین ہو گیا کہ راحت اور توانائی نیند سے نہیں بلکہ تعلّق باللہ سے ملتی ہے اس کا راز سعادت اور اطمینان قلب میں پنہاں ہے۔ اگر آپ دو لوگوں کا موازنہ کریں ایک جس نے رات کو تہجد پڑھی ہو اور دوسرا جو سویا رہا ہو تو پہلے کو دوسرے سے زیادہ تازہ دم اور پرسکون پائیں گے۔ کیوں کہ جو شخص رات کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور قیام کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا سینہ کھول دیتے ہیں اور اس کے دن میں قوت اور نشاط عطا کر دیتے ہیں۔ یہی حال ابوعبدالرحمٰنؒ کا تھا وسیع القلب اور متبسّم چہرے کے مالک تھے۔

جاننے والے جانتے ہیں، مردود قذافی کے دور میں مجاہدین کو پناہ دینا کتنا خطرناک اور ہمت کا کام تھا، شیخ ابواللیث اللیبیؒ فرماتے تھے: ''لیبیا میں چند ہی گھر ایسے تھے جہاں مجاہدین کو پناہ ملتی تھی اور شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ کا گھر ان میں سے ایک تھا۔'' جب شیخ ابواللیثؒ کو ان کے ارضِ جہاد پہنچنے کی خبر ملی تو انھیں ان سے ملاقات کا بہت شوق تھا۔

شیخ ابوعبدالرحمٰنؒ کے بارے میں ایک عجیب بات جو مجھے ان کے ایک قریبی ساتھی نے بتائی کہ وہ جب بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے، تمام مجاہدین اور قیدی جن کو وہ جانتے تھے ہر ایک کا نام لے کر اس کے لیے دعا کرتے حتیٰ کہ اس بھائی نے بتایا کہ وہ خطاب اور ابوالولید الغامدی رحمہما اللہ کے لیے بھی دعا کر رہے تھے۔ اسی طرح محمود فلسطینی شہیدؒ نے بھی مجھے بتایا کہ شیخ جب دعا شروع کرتے پہلے مجاہدین کی قیادت کے لیے، پھر سب مجموعات کے لیے، پھر مختلف مجموعات اور علاقوں کے ان تمام لوگوں کے لیے دعا کرتے جن کو وہ جانتے تھے۔ بے شک یہ انسانیت کا ایک اعلیٰ وصف ہے جو کسی فرد کی انکساری، پاکیزگی قلب اور سلامتی صدر کی دلیل ہے۔ اگر آپ ان کو دیکھتے جب وہ کسی کونے میں اکیلے بیٹھ کر تلاوت کر رہے ہوتے، تھوڑی دیر گزرتی وہ رک کر ہاتھ اٹھاتے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا و مناجات شروع کر دیتے، پھر تلاوت شروع کرتے اور ہر آیت دو آیتوں کے بعد یہی عمل دہراتے۔ یہ سب کچھ بے ساختہ تھا اس میں کسی قسم کی ریا یا بناوٹ نہیں تھی۔

ایک دفعہ وہ لندن میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے۔ چند امریکی وہاں آ گئے اور آپس میں یوں باتیں کرنے لگے جیسے وہ سونے کے بنے ہوئے ہیں اور باقی سب مٹی کے۔ ابوعبدالرحمٰنؒ نے ان کا کبر اور غرور توڑنے کا ارادہ کیا۔ اپنے دوست سے کہنے لگے، میں تم سے گفتگو کے دوران اچانک اونچی آواز میں کہوں گا ''اسامہ'' پھر ہم ہر فقرے میں شیخؒ کے نام کو دہرائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ امریکیوں کے رنگ اڑ گئے اور ان کی زبانیں بند ہو گئیں، ہوٹل میں بیٹھے ہوئے لوگ ان پر خوب ہنسے۔ شیخ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

یورپ میں رہنے کے باوجود وہ مغرب کے کسی طور طریقے سے متأثر نہ ہوئے اور نہ ہی ان کی تہذیب کے کسی فتنے میں مبتلا ہوئے۔ بلکہ وہ تو ان کی زبان میں بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ جب اپنے بچوں اور گھر والوں کو وصیّت بھیجنے کا ارادہ کیا تو مجھے بلایا وہ بولتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ شوق و قربانی اور تلقین و صبر کی ایسی تحریر تھی کہ میں لکھتا جا رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ انہوں نے صبر و تحمل پر اپنی اہلیہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنے بڑے بیٹے کو وصیّت کی کہ والدہ کی اطاعت کرے، نماز باجماعت کی حفاظت کرے، اپنا حفظ مکمل کرے اور چھوٹے بھائیوں کا بہت خیال رکھے۔

بالآخر ۱۴۳۱ھ کی عیدالاضحیٰ کا دن اپنے ہمراہ اس عیدِ اکبر کو بھی لے کر آیا جس کا ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ کو مدت سے انتظار تھا اور جس کی تمنا وہ عرصے سے کر رہے تھے۔ اس رات وہ دنیا کے مختلف حصوں کے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ شہید ہو گئے۔ **نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ**۔ اے ابوعبدالرحمٰنؒ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو آپ کی طلب اور تمنا کے مطابق شہدا کے اعلیٰ درجات سے نوازے۔ آمین۔

30 مئی: صوبہ قندہار............ضلع میوند............بارودی سرنگ دھماکہ............امریکی فوج کا ایک ٹینک تباہ............7 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

افغانستان میں صلیبی، انخلائی بحران کا شکار

عبیدالرحمٰن زبیر

دنیاوی طاقتوں کے اسلحے اور ٹیکنالوجی سے مرعوب ہو کر اُن کی چوکھٹوں پر سجدہ ریز ہوجانے والے حیرت کے پُتلے بنے دیکھ رہے ہیں اور دنیا کے پچاس ممالک کی افواج قاہرہ کی قیادت کرنے والے امریکہ ''بہادر'' کی افغانستان کے اہل ایمان سے شکست کھا کر بھاگنے کی کسی قسم کی توجیہہ پیش کرنے سے قطعی قاصر ہیں۔بصیرتِ ایمانی کے حامل تو اس راز کو بخوبی جانتے ہیں کہ پہاڑوں کی سرزمین' افغانستان کے باسی اپنے سینوں میں پہاڑوں سے مضبوط ایمان رکھتے ہیں......یہی ایمان اُن کی اصل طاقت ہے، اسی ایمان کے بل بوتے پر اُنہوں نے دنیاوی طور پر ہر طرح کی طاقت وقوت کی حامل افواج کو ہزیمت اٹھانے پر مجبُور کیا......

امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے لیے اس وقت کا سب سے اہم مسئلہ طالبانِ عالی شان سے مات کھانے کے بعد اپنی شکستہ فوجوں کا افغانستان سے ''محفوظ انخلا'' کا ہے......اس 'انخلائی بحران' میں افغانستان میں قائم امریکی کٹھ پتلیوں کی حکومت اور نظام پاکستان اُسی طرح اپنے صلیبی آقاؤں کے شانہ بشانہ کھڑا ہے اور وہی کردار ادا کر رہا ہے جو بارہ سال پہلے سقوطِ امارت اسلامیہ کے وقت ان خائنین نے ادا کیا تھا......کرزئی انتظامیہ بھاگتے صلیبیوں کو پورا تحفظ دینے کے لیے تمام جتن کر رہی ہے جب کہ نظام پاکستان بھی راہِ فرار اختیار کرتے کفار کو سیکورٹی فراہم کرنے اور ہر طرح سے facilitate کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں چھوڑ رہا......

اسی لیے صلیبی لشکروں کے سپہ سالار پے درپے پاکستان کے دوروں پر ہیں جہاں وہ سوائے اپنی وفادار فوج کے اور کسی کو گھاس تک نہیں ڈالتے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ اس پوری جنگ میں نظام پاکستان کی شرکت پاکستان فوج ہی کے ذریعے ممکن ہوئی اور پاکستانی فوج ہی صلیبیوں کی ''فرنٹ لائن اتحادی'' قرار پائی......۲۵ مئی کو افغانستان میں تعینات ایساف افواج کا کمانڈر جنرل جوزف پاکستانی فوجی حکام سے ملنے آیا اور کارکردگی رپورٹیں ملاحظہ کر کے گیا۔ ۲۸ مئی کو نیٹو ملٹری اکیڈمی کا چیئرمین جنرل کنڈ بارٹلز پاکستان آیا اور اُس کی تمام سرگرمیاں جی ایچ کیو تک محدود رہیں۔جنرل خالد اور جنرل کیانی سے الگ الگ ملاقاتیں ہوئیں اور نیٹو افواج سے پاکستانی تعاون کی کارگزاری اُس کے حضور پیش کی گئی۔۱۴جون کو یورپی یونین کی ملٹری کمیٹی کا ایک وفد جنرل پیٹرک کی سربراہی میں کیانی سے ملا، راول پنڈی میں موجود ''یادگار شہدا'' جا کر ''شہدائے صلیب'' کو ''نذرانہ عقیدت'' پیش کیا اور ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ' جو کہ کیانی کے بقول ''ہماری جنگ'' ہے' میں پاکستان کی قربانیوں اور کردار پر ''توصیفی اسناد'' عطا کر کے گیا، اس سے پہلے ۲۸ مئی کو ''یادگار شہدا'' پر یہی مشق جنرل کنڈ بارٹلز بھی دہرا چکا ہے......ایسے میں سوال یہ ہے کہ پھر بھی 'محفوظ انخلا' امریکہ اور اُس کے اتحادی کے لیے مستقل سردرد کیوں بن گیا ہے؟

اس سوال کا جواب یہی ہے کہ امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کو جن مجاہدین اسلام نے گزشتہ ایک دہائی سے زائد عرصہ میں بھگا بھگا کر مارا اور مار مار کر بھگایا ہے وہی مجاہدین' دشمنان اسلام کی واپسی پر بھی اُن سے مسلمانوں کے خون سے کھیلنے اور امت پر بے تحاشا مظالم توڑنے کا پورا بدلہ لینے کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکہ کی سرکردگی میں صلیبی اتحادی اپنا ہلاکت خیز اسلحہ اور جدید مشینری افغانستان لائے تاکہ یہاں کے غیور اور باغیرت مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا جائے اور اُن کے جذبۂ جہاد کو آہن وبارود کی برسات سے ختم کر دیا جائے۔لیکن آفرین ہے افغان مسلمانوں پر کہ اُنہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایمان وتوکل کا راستہ اختیار کیا، اللہ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب اور آزمائشوں کو خندہ پیشانی سے جھیلا اور تمام تر قربانیوں کے باوجود دین اور جہاد سے اپنی محبت میں ذرہ بھر کمی نہ آنے دی۔یوں ایمان وتوکل ہمیشہ کی طرح مشینی آلات اور ٹیکنالوجی پر غالب آئے......اب یہی اربوں ڈالر کی مشینری اور جدید آلات حرب صلیبی کفار کے حلق کا پھانس بنے ہوئے ہیں......

اگر صرف امریکہ کی بات کی جائے تو وہ اب تک مجموعی طور پر افغان جنگ میں ۶۲۰ ارب ڈالر جھونک چکا ہے......واضح رہے کہ صرف بگرام ایئربیس پر ساٹھ ہزار مربع فٹ کے تین ویئر ہاؤسز میں صرف ایک میں دو سو ملین ڈالر کے جدید ترین جنگی آلات موجود ہیں......اسی لیے آج تمام امریکی دانش ور بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ اس جنگ نے ہماری معیشت کو زبوں حالی کے علاوہ کچھ نہیں دیا اور عوام کی حالت اس قدر پتلی کہ وہ امریکہ جلد از جلد یہاں سے جان چھڑانا چاہتا ہے......لیکن ''جان بخشی'' بھی اُسے سستی نہیں پڑ رہی اور امریکی جنگی ساز وسامان کی منتقلی پر ے ارب ڈالر سے زیادہ کے اخراجات آئیں گے۔یہ انکشاف برطانوی جریدے 'بلوم برگ' نے کیا کہ ''افغانستان سے امریکی انخلا میں کم از کم سات ارب ڈالر کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی، جب کہ اس انخلا کے عمل میں امریکی افواج کو اپنی سیکورٹی کے لیے کروڑوں ڈالرز کی الگ ضرورت ہے''۔یہ

31 مئی: صوبہ غزنی......ضلع قرہ باغ.........ایک فوجی قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........3 ملٹری گاڑیاں، 5 سامان کے ٹرک تباہ................5 سیکورٹی اہل کار

صورت حال جب امریکی کانگریس کے سامنے آئی تو وہاں صاف کہہ دیا گیا کہ ''اتنی کثیر رقم کی بجائے کوئی کم لاگت والی راہ نکالی جائے''......لیکن یہ ''کم لاگت والی راہ'' کیا ہوگی؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا جواب بزعم خود ان ''زمینی خداؤں'' کے پاس نہیں ہے!!!

۲۰ جون کو امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے رپورٹ شائع کی کہ افغانستان میں ۷ ارب ڈالر کا ایسا اسلحہ ہے جسے واپس لے جانا انتہائی مہنگا ثابت ہوگا۔ امریکی افواج نے افغانستان میں ۷۷ ہزار ٹن جنگی سامان صرف اس لیے تباہ کر دیا کہ وہ مجاہدین کے ہاتھ نہ لگ پائے کیونکہ اُسے امریکہ واپس لے جانے کا مطلب معاشی طور پر امریکہ کی کمر مزید دوہری کرنے کے مترادف تھا۔

دوسری جانب نیٹو کے اہم رکن ملک برطانیہ کو افغانستان میں تقریباً دو ارب پاؤنڈ مالیت کی تین ہزار جنگی گاڑیاں چھوڑ کر جانا ہوں گی۔ یہ تو رہی جنگی گاڑیوں کی مد کا احوال جب کہ برطانوی میڈیا کے مطابق برطانیہ جنگی آلات سے بھرے ۴۵۰۰ کنٹینرز واپس نہیں لے جا سکے گا اس لیے اُسے جنگی اسلحہ کے تقریباً چالیس فی صد کی قربانی دینا پڑے گی۔ یوں برطانیہ کے لیے ۳۸ ارب پاؤنڈ کے جنگی آلات کو بچا کو واپس لے جانا انتہائی مشکل ہوگا کیونکہ جنگی سامان سے بھرے ایک کنٹینر پر تین ہزار پاؤنڈ سے زائد لاگت آتی ہے۔

پاکستان میں ایک طرف پاکستانی فوج اپنے صلیبی آقاؤں کی حفاظت کے لیے اُن کی دہلیز پر ''قربانیاں'' پیش کرنے میں مصروف ہے جب کہ دوسری جانب تحریک طالبان پاکستان نے صلیبی افواج کی واپسی پر نیٹو سپلائی کے خلاف اپنی عملیات کو بڑھا دیا ہے......امریکی سامان واپس لے جانے والے کنٹینروں پر حملے تیز ہوتے جا رہے ہیں جس کے نتیجے میں اب تک آٹھ کے قریب ڈرائیوروں کو قتل کیا جا چکا ہے اور کئی ایک زخمی ہیں۔ طورخم سے پشاور تک کا جو کرایہ ۲۰ ہزار روپے تھا اب اُسی ۶۰ کلومیٹر فاصلے کا کرایہ ایک لاکھ روپے تک پہنچ چکا ہے، ۵۰ ہزار روپے پر بھی کوئی ڈرائیور نہیں مان رہا۔ ڈرائیوروں کے انکار نے امریکیوں کے اعصاب شل کر رکھے ہیں کیوں کہ طورخم کے دونوں جانب امریکی فوجی گاڑیوں اور کنٹینروں کی طویل قطاریں لگ چکی ہیں اور ہر وقت خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔

افغانستان سے واپس جاتی ہوئی امریکی افواج اور ان کے ساز و سامان کو تباہ کرنے کی جو حکمت عملی تحریک طالبان نے اب اپنائی ہے، اُس کا توڑ امریکیوں کے پاس نہیں ہے......خوف زدہ امریکی اپنے سامان کی تمام تر ذمہ داری ٹرانسپورٹروں اور ڈرائیوروں پر ڈال کر الگ بیٹھے نظر آ رہے ہیں جس کے باعث کنٹینرز لے جانے والے ڈرائیوروں نے ٹرالر مالکان کو صاف جواب دے دیا ہے۔ جنگی سامان کی واپسی رواں سال فروری کے وسط میں شروع ہوئی تھی اور نیٹو افواج اور ٹرانسپورٹروں میں کابل سے کراچی تک ایک جنگی فوجی جیپ لے جانے کا کرایہ ۲ لاکھ روپے طے ہوا تھا جب کہ کنٹینر کا کرایہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپے اس سے الگ سے تھا مگر اب لاگت کا یہی تخمینہ بڑھ کر ایک جیپ لے جانے کے اخراجات ۴ لاکھ روپے اور کنٹینر کا کرایہ اڑھائی لاکھ تک بڑھ گیا۔ پہلے ایک ڈرائیور کو اس مد میں ۱۰ ہزار ملتے تھے، پھر ۲۰ ہزار ہوئے اور اب ان کو ایک لاکھ روپے تک کا لالچ دیا جا رہا ہے مگر وہ نہیں مان رہے۔

ڈرائیور اُس وقت خوف زدہ ہوئے جب طالبان نے سڑک کنارے بارودی سرنگیں نصب کرنے کی بجائے چلتے کنٹینروں کے ڈرائیوروں کو موٹر سائیکل پر سوار ہو کر گولیاں مارنا شروع کر دیں، طالبان کارروائی کر کے پل بھر میں غائب ہو جاتے ہیں اور اس صورت حال نے امریکیوں کے لیے ایک نئی مصیبت کھڑی کر دی ہے اور اب ڈرائیور بھی سڑکوں پر کنٹینرز کھڑے کر کے غائب ہو چکے ہیں اور یوں طورخم سے پشاور تک امریکی ساز و سامان سے بھرے کنٹینرز بے یار و مددگار کھڑے نظر آتے ہیں۔

امریکی ٹیکنالوجی کے اسیر بعض مرعوب ذہن لوگ ان تمام حقائق کو ''ہوائی باتیں'' کہہ کر کلیتاً رد کر دیتے ہیں......لیکن ان ''ہوائی باتوں'' کی سچّائی کی ایک تصویر ۳۱ مئی کو اُس وقت سامنے آئی جب طورخم میں حملوں کے خوف سے ڈرائیورز نیٹو کنٹریز چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ پولیٹیکل انتظامیہ کے مطابق رازق انٹرنیشنل کمپنی کے پانچ کنٹینرز کو ڈرائیورز ٹرمینل پر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ یہ خبر بھی ان ''پسرانِ مغرب'' کے حواس مزید گم کر دینے کے لیے کافی ہے کہ مجاہدین کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کے پیش نظر پشاور اور نوشہرہ میں قائم نیٹو سپلائی کے لیے ۵۶ سے زائد ٹرمینلز میں سے ۲۲ سے زائد ٹرمینل بند ہو چکے ہیں......

بارہ سالہ صلیبی جنگ میں بے سر و سامان مجاہدین نے اللہ کی نصرت اور مدد کے سہارے کیل کانٹے اور بہترین آلات حرب وضرب سے لیس صلیبی اتحاد کو برسرِ میدان چت کیا ہے......اب بات واضح ہے کہ کفار کے لشکروں کے لیے افغانستان میں کوئی جائے پناہ اور جائے امان نہیں ہے اسی لیے وہ ''جان کی امان پانے'' کی حالت میں آ چکے ہیں......اللہ تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ کیجیے کہ وہ کس طرح اپنے مخلص بندوں کی دادرسی فرماتا ہے اور اُنہیں شیطانی لشکروں کے خلاف فتح یابی عطا فرماتا ہے کہ صلیبی افواج شکست خوردگی اور پسپائی کو گلے لگانے کے باوجود بھی اپنے لیے ''محفوظ انخلا'' کو کسی طریقے ممکن نہیں بنا پا رہیں......مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُنہیں معاشی طور پر اس قدر مضمحل کر دیا ہے کہ وہی سامان جس کے بَرتے پر وہ مجاہدین کا صفایا کرنے آئے تھے؛ اُسی سامان کی اُن کے ملکوں تک بہ حفاظت واپسی اُن کے لیے ڈراؤنا خواب بن چکی ہے......

☆☆☆☆☆

31 مئی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک امریکی ٹینک تباہ............4 امریکی اہل کار ہلاک

غیرت تو اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہوتی ہے

اوریا مقبول جان

کالم نگار ایک اعلیٰ حکومتی افسر ہیں اور گاہے بگاہے مجاہدین کے بارے میں لکھتے رہتے ہیں۔ ان کی تمام آرا سے مجاہدین کا اتفاق نہیں......

چاروں جانب خوشی کے شادیانے بج رہے تھے۔ اخباری نمائندے اپنے کیمروں کے ساتھ ویران کابل میں نیٹو افواج کے ساتھ داخل ہو رہے تھے۔ دنیا کے تمام ممالک کے حکمرانوں نے اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے چالیس سے زائد عالمی طاقتوں کو ایک نہتے، کمزور اور بے سروسامان ملک پر دہشت گردی کا لائسنس دیا تھا اور آج اس لائسنس کے تحت ہونے والی دہشت گردی کی فتح کا دن تھا۔ دنیا بھر کا میڈیا اور میرے ملک کے ٹیکنالوجی اور طاقت سے مرعوب ہونے والے دانش ور طالبان کی شکست پر جس لذت بھرے لہجے میں تبصرے کرتے تھے اور انہیں فرسودہ، دقیانوس، کم عقل، ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش ثابت کرنے میں مگن تھے، وہ دیدنی تھا۔

ایسے میں پاکستان کے صدر مشرف کو دانا، عقل مند، ملک وقوم کا خیر خواہ اور وقت کی نزاکت کو سمجھ کر امریکہ کے سامنے سربسجود ہو کر پاکستانی قوم کو بچانے والا بنا کر پیش کیا جاتا تھا۔ بڑے سے بڑا سیاسی لیڈر اور عظیم سے عظیم تبصرہ نگار بھی یہی کہتا ''اگر ہم ڈٹ جاتے تو ہمارا تورابورا بنا دیا جاتا''۔ کابل میں بغیر مزاحمت کے داخل ہونے کو ایسے پیش کیا جا رہا تھا جیسے امریکی جن تھے جنہیں دیکھتے ہی سب خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلے۔ اس دوران میں ایک پچیس سالہ نوجوان کی آواز گونجی:

''طالبان کو شکست نہیں ہو سکتی، ہم نے شمالی علاقوں کو حکمت عملی کے تحت چھوڑا ہے تاکہ ہم اپنی طاقت کو جنوبی علاقوں......غزنی، قندھار، ہلمند، اروزگان اور زابل میں جمع کریں اور موت تک اس جنگ کو جاری رکھیں۔ ہمیں اسامہ بن لادن کو اپنی سرزمین پر مہمان رکھنے پر کوئی شرمندگی نہیں کیوں کہ اس نے افغانستان کو کمیونسٹ روس سے آزاد کرانے میں ہمارے ساتھ اپنا خون بہایا ہے''۔

یہ آواز تھی امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی ذاتی سیکرٹری طیب آغا کی۔ یہ وہی شخص ہے جو آج بارہ سال بعد قطر کے شہر دوحہ میں عزت وتوقیر کے ساتھ میز کی ایک جانب بیٹھا ایک شکست خوردہ عالمی طاقت اور اس کے حواریوں سے مذاکرات کر رہا ہوگا، وہ طاقت جس کے خوف سے میرے ملک کے عظیم رہنماؤں کے دل آج بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ طیب آغا جس کا بچپن اور جوانی کوئٹہ کی گلیوں میں بسر ہوئی، ابھی تین سال کا تھا کہ اس کے ملک پر کمیونسٹ روس کی افواج چڑھ دوڑیں۔ ثور انقلاب کی کمیونسٹ سیاسی پارٹیوں ''پرچم'' اور ''خلق'' کے افغانی دھڑے ان کے ہم رکاب تھے۔ کوئٹہ میں وہ ایک مہاجر بچے کی حیثیت سے آیا کیونکہ اس کا والد ملا سدوزئی اپنے ملک کے دفاع کی جنگ میں مصروف تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں یہ نوجوان عربی، انگریزی، اردو، پشتو اور فارسی میں اس قدر ماہر ہو چکا تھا کہ اس پر شک ہونے لگتا کہ کہیں یہ اُس کی مادری زبانیں تو نہیں ہیں۔

اسی عالم شباب میں ۱۹۹۴ء کی گرمیوں میں اُس کے والد کے ایک شاگرد ملا محمد عمر نے افغانستان میں کرپشن، بھتہ خوری، لوٹ مار، خون ریزی سے کمائی گئی رقم سے ہونے والی قتل وغارت اور جنگ وجدل کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو جو پہلے ۵۳ نوجوان ملا عمر کے ساتھ تھے ان میں اٹھارہ سالہ طیب آغا بھی شامل تھا۔

طالبان سے پہلے کا افغانستان سب کو یاد ہے جب وہاں خون اور دہشت کے سائے تھے۔ چمن سے قندھار تک پچاس کے قریب بھتہ خوری کی چیک پوسٹیں تھیں جو ہر گزرنے والے سے مجاہدین کے نام پر تاوان وصول کرتی تھیں۔

طالبان کا افغانستان بھی لوگوں کو یاد ہے جب کوئٹہ، پشین اور چمن جیسے مقامات سے لوگ اپنے مقدمات ان کے پاس فیصلوں کے لیے لے جاتے تھے کہ انصاف ملے۔ ایک ایسا افغانستان جس میں صدیوں پرانی افیون کی کاشت صرف ایک حکم نامے پر ختم ہوگئی۔ اس دور کے افغانستان کی تفصیل دنیا بھر کے میڈیا پر موجود ہے لیکن امن وآشتی سے بھرپور یہ پانچ سال بہت سے لوگوں کے لیے جہاں حیرت کا باعث ہیں وہاں ان کے دلوں میں بھرے ازلی بغض کے بھی عکاس ہیں جو چند چھوٹے چھوٹے واقعات کی بنیاد پر افغانستان میں تباہی و بربادی اور قتل وغارت کے بعد امن وامان کے قیام کو کوئی کارنامہ قرار ہی نہیں دیتے۔

لیکن اصل معاملہ تو گیارہ ستمبر کے بعد کا ہے۔ طالبان کے پاس بھی وہی دو راستے تھے جو پرویز اور اُس کی حکومت کے پاس تھے۔ افغانستان کا کوئی شخص براہ راست گیارہ ستمبر کے واقعات میں ملوث نہ تھا اور پاکستان کے کسی شہری کا نام بھی اس فہرست میں شامل نہ تھا۔ دونوں پر عالمی برادری کی مسلمہ دہشت گردی اور غنڈہ گردی مسلط کی جا رہی تھی۔ ایک جانب غیرت سے زندہ رہنے کا فیصلہ کرنے والے وہ لوگ تھے جو اللہ پر توکل رکھتے تھے اور دوسری جانب ہم مادی وسائل کے غلام اور ٹیکنالوجی کے پرستار...... (بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

31 مئی: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک نیٹو ٹینک تباہ............5 فوجی ہلاک..................3 زخمی

قطر میں دفتر کا قیام اور امارت اسلامیہ کی سیاسی پیش رفت

مصعب ابراہیم

مجاہدین نے افغانستان میں امریکہ کے رعب و دبدبہ اور خوف و دہشت' جو کمزوردلوں اور شکست خوردہ ذہنوں میں رچی بسی ہوئی تھی' کو قصہ ٔ پارینہ بنا کر رکھ دیا ہے......اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات پر ایمان اور کامل توکل، اُس کی نصرت پر یقین واعتماد، اُس کے دین سے محبت و وارفتگی کا تعلق، اس دین کے لیے بے بہا قربانیاں، عزم و استقامت کے ساتھ آزمائشوں پر صبر اور کفر کے لشکروں پر کاری ضربیں......یہ مجاہدین کی پوری جنگی حکمت عملی بھی ہے، وظیفہ ٔ زندگی بھی ،طرزِ معاشرت بھی اور بِنائے امارت اسلامیہ بھی......

مجاہدینِ طالبان نے صلیبی صہیونی عفریت کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے کیا اور بارہ برس سے زائد عرصہ تک کامیابی سے صلیبی لشکروں کو ایسی مار ماری کہ وہ چاروناچار اس جنگ سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر خود کو مجبُور پانے لگے۔اس سارے عرصے میں امریکہ اور اُس کے اتحادی افغانستان کی بستیوں، بازاروں، مکانوں اور مکینوں، شاہراہوں اور گزرگاہوں، پہاڑوں اور صحراؤں کو آتش و بارود کے ذریعے نشانہ بناتے رہے......اپنی کٹھ پتلی انتظامیہ کو کرزئی کی سربراہی میں مکمل تحفظ اور اربوں ڈالر امداد سے نوازا گیا......سوویت دور کے جہادی رہ نماؤں کو اپنا ہم نوالہ و ہم پیالہ بنا کر جہاد ومجاہدین کے خلاف استعمال کیا گیا......مقامی لشکروں اور اربکیوں کو مجاہدین کے خلاف صف آرا کیا گیا......لیکن اس تمام تگ و دو، ہر طرح کے مکروفریب، اربوں ڈالر کے بے تحاشا وسائل کو جھونکنے کے باوجود کافر فوجیں اپنا کوئی ایک مقصد بھی حاصل نہیں کرسکیں......نہ ہی 'ملا' کو افغانیوں کے کوہ ودمن سے نکالا جاسکا، نہ افغان سے اُس کی کج کلاہی چھینی جاسکی، نہ غیور افغانی مسلمانوں کے دلوں میں موجود جذبہ جہاد کو ختم کیا جاسکا، نہ طالبان کو زک پہنچائی جاسکی اور نہ ہی تحریک جہاد کو دنیا بھر میں پھیلنے سے روکا جاسکا......

اس کامل ناکامی اور مکمل شکست و ہزیمت کا ادراک امریکیوں کو بہت پہلے ہوگیا تھا، اسی لیے صلیبی آقا امریکہ کی طرف سے مجاہدین سے اپنی جان خلاصی کے لیے ۲۰۰۸ء سے مذاکرات کا راگ الاپا جارہا ہے......لیکن مجاہدین نے ہمیشہ سے یہی موقف رکھا کہ جب تک امریکی وصلیبی افواج افغانستان میں موجود ہیں تب تک امن کی کوئی کوشش بارآور ثابت نہیں ہوسکتی......بون، پیرس، استنبول، میونخ،ٹوکیو میں صلیبیوں کے اکٹھ ہوتے رہے کہ طالبان سے کیونکر جان بخشی کروائی جائے......

پھر امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے دسمبر ۲۰۱۴ء کی تاریخ کا اعلان کردیا کہ اس کے بعد وہ افغانستان سے نکل جائیں گے......اور اسی دوران طالبان مجاہدین کو مذاکرات کی مسلسل پیش کشیں کی جاتی رہیں......جنگوں کی تاریخ پر نظر رکھنے والے کسی صاحب عقل سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مذاکرات کی پیش کش ہمیشہ اُس فریق کی طرف سے ہوتی ہے جو میدان میں اپنی شکست واضح اور کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے......مفتوح و مجبُور افواج ہی مذاکرات کا ڈول ڈالنے کے لیے بے چین و بے قرار نظر آتی ہیں......کبھی فاتح اور ظفرمند لشکر مذاکرات میں پہل نہیں کرتا......یہی معاملہ یہاں بھی ہے......امریکہ ''بہادر'' ایک عرصہ سے مذاکرات کی میز سجانے کے جتن کررہا ہے......منت ترلے بھی جاری رہے اور پاکستان، سعودی عرب، عرب امارات کو بھی کردار ادا کرنے پر ابھارا جاتا رہا......اس کے ساتھ ساتھ کچھ مذہبی پیشواؤں کو بھی اُن کی ''حیثیت'' کا احساس دلا کر تیار کیا گیا کہ وہ طالبان کو مذاکرات پر مجبُور کریں......

اس صورت حال میں امارت اسلامیہ کی قیادت نے فیصلہ کیا کہ کسی کو اپنی دکان چمکانے اور اپنے کردار کی ''واہ واہ'' کروانے کا موقع فراہم کرنے کی بجائے بھاگتے صلیبیوں اور شکست خوردہ دشمن سے ازخود مذاکرات کیے جائیں......اسی لیے ۱۸ جون کو قطر میں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کا قیام عمل میں آیا......پاکستان کے ذرائع ابلاغ اس ضمن میں 'فوجی جنتا' کی جانب سے ملنے والی ہدایات کو بھلا کیسے پس پشت ڈال سکتے تھے......لہٰذا یہ پروپیگنڈہ زور شور سے کیا جانے لگا کہ'' طالبان کو پاکستان نے مذاکرات پر مجبُور کیا اور قطر کے سیاسی دفتر کے قیام میں پاکستان کا کلیدی کردار ہے''۔اس پروپیگنڈے کے غبارے سے امارت اسلامیہ کے قطر سیاسی دفتر کے ترجمان ڈاکٹر محمد نعیم نے چند جملوں میں ہوا نکال کر رکھ دی......اُنہوں نے عالمی ذرائع ابلاغ کے سامنے دوٹوک انداز میں فرمایا:

> ''ہم ان خبروں اور تجزیوں کو سختی سے رد کرتے ہیں کہ جن میں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ طالبان پاکستان کے زیراثر ہیں، ہم واضح انداز میں کہتے ہیں کہ ہم اپنے فیصلے کرنے میں آزاد ہیں اور کسی ملک کے زیراثر نہیں ہیں''۔

قطر میں سیاسی دفتر کے قیام کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کی جانب سے جو اعلامیہ جاری ہوا اس کے بغور مطالعہ سے طالبان مجاہدین کی دین سے مستحکم وابستگی، نظام شریعت کے قیام کا اعادہ، سیاسی بصیرت، عالمی وعلاقائی حالات سے آگہی اور وسعت نظری کا بھی پتہ چلتا ہے اور ایک فاتح وآبرومند لشکر کے اخلاق وکردار کی رمق بھی محسوس ہوتی ہے، متذکرہ اعلامیہ اس طرح ہے:

یکم جون: صوبہ قندہار......ضلع زہاری......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک صلیبی ٹینک تباہ......4 نیٹو اہل کار ہلاک

''سبھی کو معلوم ہے کہ افغانستان میں جارحیت کی خاتمے کے لیے امارت اسلامیہ ایک خودمختار اسلامی نظام کی خاطر جہاد اور جدوجہد کرتی ہے، اس ہدف تک پہنچنے کے لیے ہمیشہ ہر جائز طریقہ کو بروئے کار لایا گیا ہے۔
امارت اسلامیہ کی عسکری پالیسی کی ساتھ ساتھ سیاسی پالیسی اور اہداف بھی واضح ہیں، امارت اسلامیہ اپنی سرزمین سے باہر دیگر ممالک کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتی اور نہ ہی کسی کو اجازت دیتی ہے کہ افغان سرزمین سے دیگر ممالک میں بے جا مداخلت کرے۔ ہمسائیہ ممالک سمیت دنیا کے دیگر ممالک کی ساتھ امارت اسلامیہ شریعت کی حدود میں رہتے اور باہمی احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اچھے تعلقات کی خواہاں ہیں۔
البتہ امارت اسلامیہ کفار کی جارحیت سے نجات کو اور ملک کی خودمختاری کو اپنی مذہبی اور قومی ذمہ داری سمجھتی ہے، اس عمل کے لیے ہر جائز طریقے کو اپنایا ہے اور آئندہ بھی اپنائے گی ۔اسی طرح عالمی سطح پر مظلوم اور کمزور اقوام کی جدوجہد جو اپنے جائز حقوق اور خودمختاری کی حصول کے لیے کرتے ہیں، اسے ان کا حق سمجھتے ہیں، کیونکہ یہ اقوام کا حق ہے کہ اپنے ممالک کو استعمار سے آزاد کروائیں اور اپنا حقوق حاصل کریں۔
اسی طرح امارت اسلامیہ پالیسی کی مزید وضاحت کے لیے لازم سمجھتی ہے کہ قطر میں درج ذیل اہداف کے لیے سیاسی دفتر کا افتتاح کیا گیا ہے۔

۱۔عالمی ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے خاطر افہام وتفہیم اور بات چیت کرنا۔

۲۔ایک ایسے سیاسی اور پرامن حل کی حمایت کرنا، جس میں افغانستان پر قبضہ کے خاتمے، ایک خودمختار اسلامی نظام کے قیام اور حقیقی امن' جو تمام قوم کا مطالبہ اور امیدوں کا مرکز ہے' یقینی ہو۔

۳۔وقت کے تقاضہ کے مطابق افغانوں سے ملاقات کرنا۔

۴۔بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں اور نجی اداروں سے رابطہ کرنا۔

۵۔موجودہ سیاسی صورتحال کے متعلّق سیاسی بیانات کو ذرائع ابلاغ میں نشر کرنا۔''

جس دن اس سیاسی دفتر کا افتتاح ہوا عین اُسی دن افغانستان میں امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈے بگرام ایئربیس پر مجاہدین نے میزائلوں سے حملہ کیا۔ یہ میزائل عین اپنے ہدف یعنی صلیبی فوجیوں کی بیرکوں پر گرے۔ میزائل لگتے ہی بیرکوں میں آگ لگ گئی اور وہاں تعینات گیارہ صلیبی فوجی ہلاک اور سات زخمی ہو گئے۔ جب کہ امریکیوں کی متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں...... یہ کارروائی امریکیوں کے لیے واضح پیغام تھی کہ مجاہدین کی قوت کو کسی بھی صورت کم تر سمجھنے کی غلطی نہ کرے۔

مجاہدین نے مذاکرات کے لیے اول روز سے اپنی شرائط طے کر رکھی ہیں اور اُن میں سے کسی ایک شرط سے بھی نہ وہ رجوع کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی مصلحت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ان شرائط میں اولین شرط صلیبی افواج کا مکمل انخلا ہے۔ جب کہ مذاکرات کو پائیدار بنانے کے لیے ابتدائی شرائط میں گوانتاناموبے میں قید طالبان رہ نماؤں ملا محمد فضل، ملا نوراللہ نوری، ملا خیراللہ خیرخواہ، ملا عبدالحق واثق، ملا محمد نبی کی رہائی شامل ہے۔ طالبان قیادت نے اپنے اس وعدے کا اعادہ کیا کہ اگر امریکہ ان پانچ طالب رہ نماؤں کو رہا کرتا ہے تو اس کے بدلے وہ اپنی قید میں موجود امریکی فوجی برگڈال کو رہا کر دیں گے۔

یہ صورت حال اس حقیقت کی غمازی کر رہی ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے پاکیزہ مقاصد کے حصول کے لیے جہادی میدانوں میں بھی اپنی شجاعت و بہادری کا سکہ منوایا اور سفارتی و سیاسی محاذ پر بھی اپنی فہم وفراست اور عالی ہمتی کا نمونہ پیش کیا۔اس کے برعکس دشمنانِ دین (جو ظاہر بین آنکھوں کو 'بہادر سورما'' بھی دکھائی دیتے ہیں اور جنہیں سفارت کاری اور سیاست کے میدان میں بھی 'الہٰ' سے کم کا درجہ دینے پر کج فہم وکم عقل طبقات تیار نہیں) ہیں کہ جو نہ میدان کارزار میں مجاہدین کا مقابلہ کر پاتے ہیں اور نہ سفارت وسیاست کے عہد و پیمان ہی میں مجاہدین کی برابری کر سکتے ہیں۔

طالبان مجاہدین نے قطر میں موجود اپنے سیاسی دفتر کا افتتاح کیا تو وہاں امارت اسلامیہ کا کلمۂ طیبہ سے مزین پرچم بھی لہرایا اور 'امارت اسلامیہ افغانستان' کی تختی بھی آویزاں کی...... یہ اس بات کا گویا اعلان ہے کہ امریکہ کو افغانستان کی واحد اور نمائندہ طاقت 'امارت اسلامی افغانستان' سے میدان جنگ میں بھی سابقہ پیش ہے اور مذاکرات کی میز پر بھی......امریکی کٹھ پتلی کرزئی انتظامیہ یہ صورت حال دیکھ کر بھونچکا کر رہ گئی اور اُس نے فوری طور پر امارت کے پرچم اور تختی پر اعتراض جڑ دیا۔جس کے جواب میں امریکہ نے بھی پینترا بدلا اور طالبان پر عہد شکنی کا الزام لگانے کے ساتھ ساتھ کرزئی کو بھی دلاسا دیا کہ'' نہ یہ امارت اسلامیہ کا سفارتی دفتر ہے اور نہ ہی طالبان کا پرچم لہرایا جائے گا''......جس کے جواب میں طالبان قیادت نے مذاکرات شروع ہونے سے پہلے ہی اُن میں رخنہ اندازی کرنے کی ان سازشوں پر مضبوط موقف اپنایا اور ڈاکٹر محمد نعیم نے امارت کا علَم اتارنے یا امارت کی تختی ہٹانے سے انکار کرتے ہوئے صاف انداز میں کہہ دیا کہ ''مذاکرات تب ہی ہوں گے جب اُنہیں امارت اسلامیہ افغانستان کا نمائندہ تصور کیا جائے گا۔امریکہ نے ابھی سے کرزئی کو منانے کے لیے حیلے بہانے شروع کر دیے ہیں ،اگر امریکہ کو لچک دی تو وہ قیدیوں کی رہائی سمیت دیگر معاملات طے پا جانے کے بعد کس طرح پورا اترے گا''۔امریکہ کی طرف سے طالبان پر بدعہدی کے الزام کی بابت ڈاکٹر نعیم نے باقاعدہ اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا:

2 جون:صوبہ قندہار.........ضلع میوند.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک صلیبی ٹینک تباہ.........6 نیٹو اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

''۲۲جون کو روز نامہ الشرق الاوسط نے قطر میں امارت اسلامیہ افغانستان کی سیاسی دفتر میں پرچم اور نام کے متعلّق رپورٹ شائع کی،جس میں امریکی وزیرخارجہ جان کیری کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ سیاسی دفتر میں امارت اسلامیہ کے پرچم اور نام (سیاسی دفتر امارت اسلامیہ افغانستان) کے متعلّق ابتدامیں امارت اسلامیہ کے قائدین سے ایک موافق نامہ پردستخط ہوئے تھے۔حالانکہ اس بارے میں کسی کوتحریرشدہ معاہدے پردستخط ہوئے اور نہ ہی ایسی کوئی دستاویز موجود ہے،البتہ قطراورامارت اسلامیہ کے درمیان مکتوبات کا تبادلہ ہوا ہے،جن میں دفتر کی شرائط کا ذکر ہوا ہے۔ اوردفتر میں جوجھنڈا لہرایا گیا، یاامارت اسلامیہ کا نام تحریر کیا گیا، یہ قطر کے اتفاق رائے سے ہوا،اور یہ بات کہ جھنڈا لہرانے اور نام لکھنے میں امارت اسلامیہ کی جانب سے معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے، یہ حقیقت سے بعید ہے،اور جواختلاف کابل انتظامیہ کی گھبراہٹ کی وجہ سے رونما ہوا،اس کا امارت اسلامیہ سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔''

'نوائے افغان جہاد' کےصفحات پر پہلے بھی یہ عرض کیا جاچکا ہے کہ طالبان مجاہدین کا سارا جہاد اور پچھلے بارہ سال کی پوری جدوجہد محض اللہ تعالیٰ کی توفیق،نصرت، اعانت اور مدد کی مرہون منت ہے......اُس کی مدد ونصرت کے بغیر بھلا کیونکر ممکن ہے کہ ایک قلیل اور بے سروسامان گروہ دنیا کی پچاس بہترین افواج کے اکٹھ،ہزارہا کھرب ڈالرز کا سرمایہ رکھنے والے کافرممالک ،اُن کی ہلاکت خیز جنگی ٹیکنالوجی اور جدید ترین سامان حرب کا مقابلہ کرسکے......یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل،احسان اور رحمت ہے کہ اُس نے اپنے مخلص اور بے سروسامان بندوں کے ہاتھوں 'خدائی کے دعوے داروں' کو ذلت و رسوائی کے گھونٹ پینے پر مجبُور کیا ہے......اُسی ذات کی توفیق سے آزمائشوں پرصبر اور قربانیوں کا طویل سلسلہ بھی مجاہدین برقرار رکھے ہوئے ہیں......پھر بھلا یہ کیوں ہوگا کہ وہ ذات جس نے قدم بقدم اپنے بندوں کی نصرت کا حق ادا کیا وہ کفار کے سامنے کسی موقع پر بھی اپنے ان عاجز بندوں سے منہ موڑ لے گی......حقیقت یہی ہے کہ جس رب نے کفار کے مہیب لشکروں کے سامنے طالبان مجاہدین کو ڈٹ کر کھڑا ہونے کی توفیق سے نوازا وہی رحیم وشفیق رب مذاکرات کے میدان میں بھی اپنی معیت کو اُسی طرح ان مجاہدین کے شامل حال رکھے گا،ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت تو اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہوتی ہے

ایک ہماری سرحد کے اُس پار رہتے تھے اور دوسرے میرے ملک کے حکمران......اقبال نے اس تقسیم کو کس خوب صورتی سے واضح کیا ہے:

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

لیکن میرے ملک کے حکمرانوں کو اندازہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد تو ہر ٹیکنالوجی سے بالاتر ہے۔یہ جنگ بھی عجیب تھی......دنیا کی تمام طاقت ورقوتیں ایک جانب،کوئی پڑوسی طالبان کے ساتھ نہ تھا۔پاکستان سے ستاون ہزار مرتبہ امریکی جہاز اڑے اور ان نہتوں پر بم برسائے۔ ایران ساتھ نہ تھا جکستان بلکہ تاجکستان کی سرزمین سے تو امریکی فوج اندر داخل ہوئی۔امریکہ کے ساتھی شمالی اتحاد کو ہر طرح کی امداد ایران نے فراہم کی۔ایسے میں مردانِ کوہستانی اور بندگانِ صحرائی گیارہ سال تک لڑے۔

ہم میں اور اُن میں فرق ایک چھوٹی سی مثال سے ہوجاتا ہے کہ ہمارے ہاتھ ریمنڈ ڈیوس آتا ہے اور ہم اپنی انا اور خودداری بیچ کھاتے ہیں۔اُن کے ہاتھ صرف ایک امریکی سارجنٹ آیا تھا اور آج اُس کے بدلے وہ گوانتانا موبے سے اپنے ساتھی چھڑوا رہے ہیں۔اس قدر منت سماجت سے ان سے کہا جارہا ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کا پرچم ذرا کم نمایاں کرلیں،اس لیے کہ ہمارے پالتو حامد کرزئی کو تکلیف ہوتی ہے۔کوئٹہ کی گلیوں میں پروان چڑھنے والا شخص جس نے قرآن وحدیث اسی شہر کے مدرسے میں پڑھی' امریکی وزیر خارجہ کے مقابل بیٹھے گا۔اس شخص کی آنکھوں کی چمک دیکھتا ہوں تو طالبان کی قید میں رہ کر مسلمان ہونے والی ایوان ریڈلی کی بات یاد آتی ہے۔اس نے قید سے رہائی کے فوراً بعد کہا تھا

''یہ لوگ مجسم انسانیت تھے۔یہ حیران کن لوگ تھے،کالی داڑھیوں اور زمرّد جیسی سبز آنکھوں والے جو خوب صورت سے خوب صورت یورپی عورت کو پگھلا کر رکھ دیں۔حیرت ہے کہ ان کی آنکھوں میں شرم اور حیا اس قدر تھی کہ میرے سامنے کسی مجرم کی طرح جھکی رہیں۔بموں کی یلغار میں نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے،خود بھوکے رہتے مجھے کھلاتے۔یہ کیا لوگ ہیں،یہ تو اس جہان کے لوگ ہیں ہی نہیں''۔

یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ ہم ان کی نصرت کے لیے فرشتے نازل کرتے ہیں۔گیارہ سال بعد اس مملکتِ خداداد پاکستان میں بیٹھا سوچ رہا ہوں......تورابورا کس کا بنا،ہمارا یا طالبان کا؟غیرت سے کون زندہ رہا؟عزت سے کون سرفراز ہوا؟یہ سوال اب تاریخ کا نہیں بلکہ آج کا ہے۔اللہ کی نصرت ثابت کرنے کے لیے اب کسی عمرؓ ابن خطاب کے زمانے کی جنگِ قادسیہ میں ایران کی شکست دکھانے کی ضرورت نہیں......اللہ نے کھول کر اپنی نشانی دکھا دی......اب کوئی ایمان نہ لائے تو اس کے نصیب!!!

☆☆☆☆☆

3جون: صوبہ قندوز..................ضلع دشت آرچی..................مجاہدین کے ساتھ جھڑپ..................4امریکی فوجی ہلاک..................3شدید زخمی

خالدؓ بن ولید آپریشن کے تحت مجاہدین کی عملیات

مولانا ولی اللہ کابلگرامی

افغانستان میں مجاہدین نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں صلیبی افواج اور اُن کے کاسہ لیس افغان سیکورٹی اداروں کے خلاف گذشتہ دو سالوں میں ''البدر'' اور'' الفاروق'' آپریشنز کے نام سے منظّم، مربوط اور تباہ کن عملیات سرانجام دیں......موجودہ موسم بہار میں اسی مبارک جہادی سلسلے کو امارت اسلامیہ نے'' خالدؓ بن ولیدؓ آپریشن'' سے موسوم کیا ہے۔ خالدؓ بن ولید آپریشن کی عملیات میں سے چند کا احوال اس طرح ہے:

۲۴ مئی کو صوبہ ہلمند کے علاقے سنگین میں مجاہدین اور افغان فوج کی تین دن سے جاری لڑائی میں مجاہدین نے ایک کمانڈر سمیت ۱۲ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ لڑائی میں امریکی فوج کی شمولیت پر مجاہدین نے کارروائی کرتے ہوئے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ۲۴ مئی کو صوبہ میدان وردک کے علاقے سید آباد میں مجاہدین نے دو مختلف واقعات میں ۳ امریکیوں سمیت ۱۵ افغان فوجیوں کو ہلاک اور ۹ گاڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

۲۷ مئی کو صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی ایک اٹالین فوجی قافلے سے جا ٹکرائی جس سے ۵ اٹالین فوجی ہلاک اور ۲ ٹینک تباہ ہو گئے۔

۲۹ مئی کو صوبہ پنج شیر کے صدر مقام بازارک میں مجاہدین نے شہیدی کاروائی میں گورنر کے کمپاونڈ، پولیس ہیڈ کوارٹر سمیت ایک صلیبی آفس کو نشانہ بنایا۔ ایک شہیدی جوان نے اپنی بارود بھری گاڑی ٹکرائی جس کے بعد ۶ مجاہدین کی عملیہ سے ۷ نیٹو اہل کاروں، ۱۶ افغان فوجیوں اور ۲۷ پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا جب کہ حملے میں ۷ گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۳۰ مئی کو صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں امریکی فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار ۷ فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ۳۰ مئی کو صوبہ فراہ کے علاقے پیٹاوک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار چاروں فوجی ہلاک ہو گئے۔

۳۱ مئی کو صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں ٹینکوں اور گاڑیوں کے ایک فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں ۳ ملٹری گاڑیاں، ۵ سامان کے ٹرک تباہ اور ۵ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۳۱ مئی کو صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار ۴ امریکی اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۳۱ مئی کو مجاہدین نے صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے دو ایساف ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔

یکم جون کو صوبہ قندہار کے ضلع ژہاری میں مجاہدین نے ایک غیر ملکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے ۴ نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔

۲ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں ایک صلیبی ٹینک ایک بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے ۶ نیٹو اہل کار اور کئی زخمی ہو گئے۔

۳ جون کو صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہو گئے۔ ۳ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار ۴ صلیبی ہلاک ہو گئے۔

۴ جون کو صوبہ پروان میں بگرام ائیر بیس کو دو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا جس سے ۷ فوجی ہلاک اور ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔ ۴ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع معروف میں مجاہدین اور افغان سیکورٹی اہل کاروں کے درمیان جھڑپوں میں ۱۸ اہل کار ہلاک اور ۷ زخمی ہو گئے۔

۵ جون کو صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۵ نیٹو اہل کار ہلاک اور ۴ شدید زخمی ہو گئے۔

۶ جون کو صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھرا ٹرک ایساف کے فوجی مرکز کے اندرونی حصّے سے ٹکرا دیا جس سے ۲۳ نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۶ جون کو صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک نیٹو ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار تمام اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۶ جون کو صوبہ پکتیکا کے ضلع زازئی ایوب میں ہونے والی سیاسی اور فوجی مشاورت و میٹنگ میں مجاہدین نے حملہ کر کے متعدد ذمہ داران کو قتل کر دیا۔ ۶ جون کو صوبہ ہلمند کے علاقے نہر سراج میں مجاہدین نے ایک بم حملے میں نیٹو ٹینک کو تباہ کر دیا گیا۔ جس سے ۴ اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ ۶ جون کو صوبہ قندہار میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے ۶ امریکی اور نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۷ جون کو صوبہ ننگرہار کے ضلع حصارک میں ایک امریکی فوجی وسپلائی قافلے پر حملے میں ۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے جب کہ دو گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

۷ جون کو صوبہ دائی کنڈی کے ضلع گیزاب میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں ایک کمانڈر سمیت ۳ فوجی اہل کاروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ۷ جون کو صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر کے ضلع میں ایک نیٹو ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا گیا جس سے ۴ اہل کار ہلاک ہو گئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

3 جون: صوبہ قندہار.........ضلع میوند.................بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک نیٹو ٹینک تباہ.................4 صلیبی فوجی ہلاک

افسانہ (قسط پنجم)

ہم سے بزم شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

سلسبیل مجاہد

تفتیشی افسر جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا..... کمرے میں کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی، افسر کی نگاہیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں..... وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ خاموش تھا..... دونوں ایک دوسرے کا امتحان لے رہے تھے..... ایک سکون کی کیفیت میں تھا تو دوسرا طیش کی..... ''ٹھیک ہے، اگر تم اسی طرح خاموش رہنا چاہتے ہو تو میرے پاس زبان کھلوانے کے اور بھی طریقے ہیں..... تمہارے ساتھ پہلے ہی بہت رعایت ہو چکی ہے جس کا کوئی فائدہ ہمیں حاصل نہیں ہوا''..... افسر غضب ناک لہجے میں دھاڑا..... ''تمہیں آخری موقعہ دیتا ہوں کچھ پھوٹ پڑو منہ سے''..... اس کی خاموشی افسر کی اذیت میں اضافہ کر رہی تھی..... افسر کی کیفیت سے لطف انداز ہوتے ہوئے وہ پرسکون لہجے میں بولا ''میں دو ڈھائی سالوں سے تم لوگوں کی قید میں ہوں، میرا رابطہ تو اپنے ماں باپ سے بھی نہیں، بھلا اور کسی سے کیا ہوگا؟ میں کسی کو نہیں جانتا، نہ ہی میرے علم میں یہ بات ہے کہ کس نے تم لوگوں پر حملہ کیا اور کس نے تمہارے لوگوں کو اغوا کیا ہے، اور وہ کیا چاہتے ہیں؟''

مرضی کا جواب نہ پا کر افسر کی زبان سے غلیظ الفاظ پانی کی طرح بہنے لگے، ''تم زیادہ ڈرامہ کرنے کی کوشش نہ کرو تمہارے جیسے معصوم بہت دیکھے ہیں..... کچھ نہیں جانتے تو تمہارا نام کیوں شامل ہے ان لوگوں کے مطالبے میں؟'' ''مجھے علم نہیں''..... مختصر جواب نے افسر کو بے بس سا کر دیا تھا..... وہ پھر گویا ہوا ''تم لوگوں کے پاس اتنے وسائل ہیں..... حملہ کرنے والوں کی نسبت زیادہ افراد ہیں..... جدید ٹیکنالوجی ہے، روابط ہیں، اتنے تھوڑے سے لوگوں کے ہاتھوں پے در پے شکست کیوں کھا رہے ہو.....؟ اپنے وسائل سے پتہ لگاؤ اپنے ساتھیوں کا اور چھڑا لاؤ..... مجھ جیسے قیدی سے کیا توقع رکھتے ہو؟ جس نے سورج کی روشنی بھی دو سالوں سے نہ دیکھی ہو''.....

''بکواس بند کرو..... تجھ سے تقریریں کرنے کو نہیں کہا تھا، اپنے وسائل کا ہمیں علم ہے، دیکھ لیں گے تمہارے جیسوں کو''..... یہ کہتے ہی اس نے ہرکاروں کو اشارہ کیا اور اس کو دوسرے کمرے منتقلی کا حکم دیا..... وہ اذکار کا ورد کرنے لگا، وہ جانتا تھا کہ دوسرے کمرے میں اس کی ''جسمانی ضیافت'' کا اہتمام کیا گیا ہے..... یہی وہ آخری حربہ تھا جو اس پر پہلے بھی آزمایا جاتا رہا تھا اور آج پھر اس کی تیاری تھی..... سنتِ بلالیؓ پر چلنے والوں کے لیے ہر ضرب ''اَحَد'' کی صدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے.....

....

ہوا کی تیزی میں بڑی شدت آ گئی تھی..... ماں جی لڑکھڑاتے قدموں سے اپنا وجود سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں..... آس پاس کسی درخت کی تلاش میں ماں جی تھوڑا آگے بڑھنے کا ارادہ کر ہی رہی تھیں کہ آندھی کے ساتھ بارش بھی ہونے لگی..... موسلا دھار بارش اور تیز ہوا نے ماں کے کمزور وجود کو ہلا کر رکھ دیا..... ابھی گرنے ہی لگی تھیں کہ عبدالرحمٰن نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے سہارا دے کر کھڑا کر دیا..... ماں جی بیٹے کو اچانک اپنے پاس دیکھ کر حیران ہی رہ گئی تھیں..... کیا حال ہے میرے لعل؟ ماں جی کبھی اس کا ماتھا چومتی تو کبھی اس کو سینے سے لگاتیں..... ''میرا بیٹا تو پہلے سے زیادہ خوب صورت ہو گیا ہے؟ اب کہیں نہ جانا! میرے پاس ہی رہنا''..... ماں جی اس کے جواب کے انتظار کے بغیر ہی ایک سانس میں بولے جا رہی تھیں۔

ماں جی کی آنکھوں سے مسلسل گرتے آنسوؤں کو دیکھ کر قاسم صاحب پریشان ہی ہو گئے تھے..... ''اری او نیک بخت اب کچھ بتاؤ گی بھی یا اسی طرح روتی ہنستی رہو گی''؟ قاسم صاحب جھنجلاہٹ کا شکار ہوتے جا رہے تھے..... ماں جی فجر کی نماز کے بعد مصلّے پر بیٹھے بیٹھے سو گئی تھیں..... اب جو آنکھ کھلی تو اس کیفیت کو دیکھ کر قاسم صاحب پریشان ہی گئے تھے۔ ماں جی کیا بتاتیں! بس خواب تھا..... اچھا یا برا سمجھ سے باہر تھا، ان کو تو خوشی بیٹے سے ملنے کی تھی..... اس کو پہلی مرتبہ خواب میں دیکھنے کی تھی..... یہی کہہ کر رہ گئی کہ ''عبدالرحمٰن ملا تھا''..... ''اچھا''..... ابا جی بھی خوشی سے چہک اٹھے..... ''کیا کہہ رہا تھا؟، کیسا تھا؟''..... ابا جی ایسے بے صبری سے پوچھنے لگے جیسے ماں جی حقیقی ملاقات کر کے آ رہی ہوں..... ماں جی کی ساری امیدیں اپنے رب سے وابستہ ہو گئی تھیں..... وہ ہمہ وقت اللہ سے اپنے بیٹے کی عافیت کا سوال کرتی..... قاسم صاحب نے بھی دنیاوی بھروسے کی کرچیاں سنبھالتے سنبھالتے اپنی انگلیاں زخمی کر لی تھیں..... اب وہ بھی صبر کی دشوار گھاٹیوں کو عبور کرتے کرتے صرف اللہ ہی سے اپنی منزل کی دعائیں کرتے تھے۔ جب سے اللہ کی ذات سے وابستگی ہوئی تھی، دونوں ماں باپ کافی پرسکون ہو گئے تھے..... آج کے خواب سے ان کی ڈھارس سی بندھ گئی تھی..... ''اللہ ضرور بہتر کرے گا بھلی مانس اپنے بندوں کا خیال رکھنا آتا ہے ہمارے رب کو، بیٹا بھی ٹھیک ہوگا ضرور ملے گا ہم سے'' قاسم صاحب نے ماں جی کی مزید ہمت بندھائی..... دونوں کافی خوش تھے ایسی خوشی ان دو سالوں میں بیٹے کے حوالے سے کسی انسانی تعلّق سے میسر نہیں آئی تھی!

....

4 جون: صوبہ پروان..........بگرام ایئربیس..........ایئربیس پر دو میزائل داغے گئے..........7 فوجی ہلاک..........ایک طیارہ تباہ

میز پر مکہ مارتے ہوئے وہ آگ بگولہ ہو رہا تھا...... ''ہماری ساری کوششیں بے کار جا رہی ہیں، تم لوگ کس قسم کے آپریشن میں مصروف ہو؟ علاقے سے جن لوگوں کو پکڑ کر میڈیا میں پیش کرنے کا ڈرامہ کیا گیا وہ سارے بے ضرر افراد ہیں......آخر تم لوگ ان ''دہشت گردوں'' تک کیوں نہیں پہنچ پاتے؟ لو پڑھ لو کیا پیغام بھیجا ہے ان لوگوں نے''......اُس نے خط کو سامنے بیٹھے افسران کے سامنے پھینک دیا:

''ہمارے بھائیوں کو ہمارے علاقے کے آس پاس چھوڑا جائے ورنہ تمہارے بندوں کی جان کی حفاظت ممکن نہیں، یہ ہمارا آخری پیغام ہے، اس کے بعد ہم اپنے کہے پر عمل درآمد کریں گے''

سارے تنخواہ دار خاموش تھے، کسی کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ایک نے تجویز پیش کی ''سر! جاری آپریشن کو تیز کرتے ہوئے اس کا دائرہ بڑھایا جائے''...... ''ایک ماہ تک آپریشن سے کچھ حاصل نہ ہو سکا ہے تو اب کیا ہوگا ایک ہفتہ ہے بس، اس کے بعد اپنے افسران کی لاشیں وصول کرنا......اوپر سے بہت دباؤ ہے ہم پر، نتیجہ صفر ہے سارے کاموں کا'' مجھے اب صرف میرے افسران چاہئیں، چاہے کوئی بھی حکمت عملی اپنائی جائے، کل تک کوئی عملی منصوبہ بندی پیش کی جائے اور اس پر عمل درآمد شروع کیا جائے''......نشست برخاست ہوگئی تھی۔

....

پلاسٹر اکھڑی دیواریں، ٹوٹا پھوٹا سیلن زدہ فرش، جابجا لگے جالے بدبودار ہوا......دماغ بدبو سے پھٹا جا رہا تھا، ایک طرف پلیٹ میں سوکھا پھپھوند زدہ روٹی کا ٹکرا اور کنکر پتھر سے بھری ہوئی شوربہ نما چیز کی پلیٹ پڑی تھی......ایسے میں وہ آنکھیں بند کر کے اپنے رب کی وعدہ کی گئی جنتوں کی خوب صورتیاں اور رعنائیاں ذہن میں لے آتا......پھر یکا یک ہی منظر تبدیل ہو جاتا......دودھ شہد کی نہریں، تازہ ٹھنڈا فرحت بخش پانی خوب صورت باغات، جابجا پھلوں بھرے درخت......پھر دل ہی دل میں شدت سے التجا کرتا'' یا اللہ قبول کرنا، ہمت و استقامت دینا، اپنی نعمتوں سے نوازنا، بس جنتوں کے وعدے کو پورا کرنا میرے رب''......پھر ماحول کی ساری بدصورتی سے وہ بے گانہ سا ہو جاتا......پہرے دار حیران ہوتے......کوئی سمجھتا کہ ذہنی توازن درست نہیں اور دوسرا کہتا کہ کوئی 'اللہ لوک' ہے......کوئی کبھی اپنے لئے دعا کا بھی کہہ دیتا......آج کل خصوصی تفتیش کی بنا پر اپنے سیل سے باہر اس کے چند گھنٹے گزرتے اور پھر اس کو تفتیش یا تشدد کے لیے دوسری جگہ منتقل کر دیا جاتا......اس پر ہر حربہ آزمایا جا چکا تھا، آسانیوں کا بھی اور تشدد کا بھی، پھر بھی نتیجہ ان کی مرضی کا نہیں نکل سکا......

....

انصار کی بستی میں آپریشن تیزی سے جاری تھا......اس کے باوجود فوجیوں کو پکڑ دھکڑ کا کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکا تھا......لوگوں میں فوج کے خلاف پھیلی نفرت اس قریہ کی مٹی میں رچ بس گئی تھی......عام افراد کی طرف سے عدم تعاون کی وجہ سے بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نکل نہ پا رہا تھا......جن گھروں سے بے ضرر افراد پکڑے گئے تھے ان کے اہل خانہ روز فوجی مرکز پہنچ جاتے......لوگوں کا رش میڈیا کی بھی توجہ کا مرکز بن گیا تھا گو کہ میڈیا کو رسائی حاصل نہ تھی پھر بھی دوسرے ذرائع کے ذریعے فوجی ظلم و ستم مسلسل منظر پر آ رہا تھا......افسران اب تک لاپتہ تھے، فی الحال اصل توجہ افسران کی باحفاظت رہائی پر تھی، جو کہ کسی صورت ممکن نظر نہیں آ رہی تھی۔

....

آنکھوں پر پٹی باندھ کر جب اس کو گاڑی میں بٹھایا گیا تو دل اندیشوں اور وسوسوں سے بھر گیا......جلد ہی اس نے اذکار وادعیہ کے ذریعے اس کیفیت پر قابو پایا......کسی انجان سی جگہ گاڑی رک گئی، وہاں اس کو اتار کر ایک عمارت میں لے جایا گیا......کھلی راہداری سے گزار کر پھر اس کو ایک کمرے میں لے جا کھڑا کیا گیا جہاں اس کی آنکھوں سے پٹی کھول دی گئی......تاہم اس کے ہاتھوں کو آہنی کڑوں میں اسی طرح بندھا رہنے دیا گیا......سامنے بیٹھے رعونت بھرے چہرے نے اس کا استقبال کیا......وہ اپنی مزید آزمائش کا منتظر تھا، دل ہی دل میں استقامت کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

''دیکھو! تم نے ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون نہ کیا گو کہ ہم تم کو وعدہ معاف گواہ بنانے کو تیار تھے، تمہاری تعلیمی قابلیت کو دیکھتے ہوئے تم کو کسی اچھی معاشی حیثیت پر سیٹل کرا سکتے تھے......تمہارے گھر والے تمہارے لیے پریشان ہیں، لیکن تم نے کسی کی پرواہ نہیں کی......عدالت میں تمہارا کیس گھر والوں نے فائل کر دیا ہے اور خفیہ اداروں سے جواب طلبی ہوئی ہے......ہم کسی بھی قسم کے عدالتی معاملات میں پڑ کر وقت ضائع نہیں کرتے......اپنے افسران کو بازیاب کرانا ہم بآسانی جانتے ہیں......تمہاری مدد کی ضرورت نہیں تمہارے تعاون میں تمہارا اپنا فائدہ تھا......مزید تم کو رکھ کر ہم اپنے وسائل تم پر ضائع نہیں کر سکتے ہیں......ابھی میرے جوان تم کو چھوڑ دیں گے، تم اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ......مزید کوئی شرارت کرنے کے بجائے عام انسان کی طرح زندگی گزارو......بوڑھے ماں باپ کا خیال کرو اور ہمارے رستے میں نہ آؤ''

تقریر ختم ہوتے ہی اس کی آنکھوں کو پھر باندھ دیا گیا اور گاڑی میں بٹھا کر روانہ کر دیا گیا۔وہ بے یقینی کی سی کیفیت سے دوچار تھا ایک طرف اپنے رب کی رحمت پر یقین بھی تھا تو دوسری طرف خبثا کے الفاظ کی بے وقعتی بھی اس کو پتہ تھی۔

(جاری ہے)

....

6 جون: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............ایساف کے فوجی مرکز پر فدائی حملہ............23 نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم مئی

☆صوبہ کاپیسا میں مجاہدین نے نیٹو اور افغان فوج کے ایک مشترکہ ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار درجنوں فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں نصب بارودی سرنگ کو صاف کرتے ہوئے دھماکے سے 3 صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں مجاہدین نے ایک نیٹو بیس پر حملہ کر کے کئی فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع ارگون میں مجاہدین نے ایک بڑی کارروائی میں 6 نیٹو فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔جب کہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

2 مئی

☆صوبہ لغمان کے ضلع کرغئی کے ضلع میں مجاہدین نے افغان اور نیٹو مشترکہ بیس پر بہت بڑے حملے میں 7 نیٹو اور 5 افغان اہل کاروں کو ہلاک کر دیا جب کہ 2 ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 6 آئل ٹینکر تباہ اور 4 فوجی ہلاک کر دیے۔

3 مئی

☆صوبہ کابل میں سروبی کے علاقے میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 4 صلیبی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے

4 مئی

☆صوبہ غور کے سابق گورنر عامر سراج اپنے 50 سیکورٹی اہل کاروں سمیت مجاہدین کے ساتھ آن ملے اور صلیبی اتحاد کے خلاف جہاد میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔

☆صوبہ فراہ کے علاقے بالا بلوک میں ایک افغان فوجی نے امریکی ٹرینرز پر فائر کھول دیا جس سے 4 امریکی ہلاک ہوگئے۔

5 مئی

☆صوبہ غزنی کے علاقے قرہ باغ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں نظم عامہ کے 10 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

6 مئی

☆صوبہ بلغان کے صدر مقام پل خمری میں مجاہدین کے ساتھ ایک شدید جھڑپ میں 6 امریکی فوجی ہلاک اور 10 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی کے علاقے گیلان میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 6 امریکی اور نیٹو اہلکار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

7 مئی

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سرخوضہ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا جس سے 2 گاڑیاں تباہ اور 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 3 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔مجاہدین نے بارودی سرنگیں صاف کرنے والی ایک مشین بھی قبضے میں لے لی۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے امریکی اور افغان فوجیوں کے ایک قافلے کو فائرنگ سے نشانہ بنایا جس سے 10 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

8 مئی

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 2 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

9 مئی

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 5 اتحادی فوجی ہلاک ہوگئے۔

10 مئی

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 4 اتحادی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

11 مئی

☆صوبہ لوگر کے علاقے برکی براک میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 5 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

12 مئی

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں ایک امریکی ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 4 امریکی ہلاک ہوگئے۔

13 مئی

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تجراب میں ایک مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی امریکی اسپیشل فورس کے ایک قافلے سے ٹکرادی جس سے اسپیشل امریکی فورس کے 14 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں واقع برطانوی اور اتحادی مشترکہ بیس پر شہیدی حملے میں 50 برطانوی اور اتحادی فوجی ہلاک اور 15 زخمی ہوگئے۔اس حملے میں 5 شہیدی جوانوں نے حصّہ لیا۔

14 مئی

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں 5 صلیبی فوجی مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ہلاک ہوگئے۔

15 مئی

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع یوسف خیل میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر حملہ کر کے 6 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور 4 کو زخمی کردیا۔

17 مئی

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے کابل جلال آباد ہائی وے پر افغان فوجیوں کو ایک قافلے پر حملہ کر کے 12 فوجی ہلاک جب کہ 1 ٹینک اور 2 گاڑیوں کا تباہ کردیا۔

19 مئی

☆ آپریشن خالدؓ بن ولید کے تحت صوبہ میدان وردک میں مجاہدین نے ضلع سید آباد میں ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر مختلف جگہوں پر حملے کیے جن میں 14 گاڑیاں تباہ جب کہ 26 افغان فوجی،ایسٹ کوٹ گارڈز اور ڈرائیور ہلاک ہوگئے۔

20 مئی

☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں ایک مجاہد نے شہیدی حملے میں ضلعی کونسل کے چیئرمین سمیت 20 فوجی اہل کاروں، پولیس کانسٹیبلز اور وکلا کو ہلاک کردیا۔

21 مئی

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں آپریشن خالد بن ولید کے چوبیسویں دن مجاہدین نے ایک بڑے آپریشن میں 4 کمانڈروں سمیت 40 پولیس اہل کاروں کو قتل اور 22 کو زخمی کر دیا۔اس خوں ریز لڑائی میں افغان فوج اور پولیس کے 2 ٹینک اور 8 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

22 مئی

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین اور نیٹو فورسز کے درمیان شدید لڑائی ہوئی ہے۔جس میں 3 نیٹو فوجی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہوگئے ہیں۔

☆ صوبہ پکتیکا کے ضلع شرانہ میں ہونے والے بم دھماکے میں امریکن اسپیشل فورس کے 3 اہل کار ہلاک اور 1 زخمی ہوگیا۔

23 مئی

☆صوبہ غزنی کے ضلع مقر میں ایک مجاہد نے شہیدی حملہ کرتے ہوئے اربکی فوج کے اعلیٰ آفیسر سمیت 12 سیکورٹی اہل کاروں کو ہلاک کردیا جب کہ درجنوں زخمی ہیں۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک امریکی سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 3 گاڑیاں تباہ اور 3 افغان سیکورٹی گارڈز کو قتل کردیا۔

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام شرانہ میں مجاہدین کی نصب کردی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر امریکی فوج کی ایک گاڑی تباہ اور اس میں سوار 3 فوجی ہلاک اور 1 زخمی ہوگیا۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع نرخ کے علاقے میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے 4 نیٹو اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاک ریز میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک کو سڑک کنارے بم سے نشانہ بنا کر تباہ کیا جس سے اس میں سوار تمام افراد ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

24 مئی

☆ کابل شہر کے وسطی علاقہ شہر نو میں ایک صلیبی کمپنی کا دفتر جو اتحادی فوجیوں کے لیے ریسٹ ہاوس اور جاسوسی کے کیمپ کے طور استعمال ہوتا تھا،کو ایک مجاہد نے اپنی بارود بھری گاڑی سے تباہ کر دیا۔شدید لڑائی کے بعد انھوں عمارت کے اندر اور باہر 44 امریکی، اتحادی اور افغان فوجیوں قتل کردیا۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین اور افغان فوج کی تین دن سے جاری لڑائی میں مجاہدین نے ایک کمانڈر سمیت 12 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔لڑائی میں امریکی فوج کی مداخلت پر مجاہدین نے کارروائی کرتے ہوئے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔

26 مئی

☆صوبہ قندہار کے ضلع سپین بولدک میں مجاہدین نے ایساف کے دو ٹینکوں کو بارودی سرنگوں سے نشانہ بنایا۔جس سے 4 صلیبی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

27 مئی

☆صوبہ فراہ کے علاقے بالا بلوک میں ایک مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی ایک اٹالین فوجی قافلے سے جا ٹکرائی جس سے 5 اٹالین فوجی ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہوگئے۔

29 مئی

☆ صوبہ پنج شیر کے صدر مقام میں مجاہدین نے شہیدی کاروائی میں گورنر کے کمپاونڈ ، پولیس ہیڈکوارٹر سمیت ایک صلیبی آفس کو نشانہ بنایا۔ایک شہیدی جوان نے اپنی بارود بھری گاڑی ٹکرائی جس کے بعد 6 مجاہدین کی عملیہ سے 7 نیٹو اہل کاروں، 16 افغان فوجیوں، 27 پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا۔ حملے میں 7 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

30 مئی

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں امریکی فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔

31 مئی

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں ٹینکوں اور گاڑیوں کے ایک فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں 3 ملٹری کی گاڑیاں، 5 سامان کے ٹرک تباہ اور 5 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں ایک نیٹو ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا۔جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے ۔

یکم جون

☆صوبہ قندہار کے ضلع زہاری میں مجاہدین نے ایک صلیبی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا۔جس سے 4 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

2 جون

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں ایک صلیبی ٹینک ایک بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے 6 نیٹو اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے ۔

3 جون

☆صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 4 امریکی فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہو گئے ۔

4 جون

☆صوبہ پروان میں بگرام ایئر بیس کو دو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا جس سے 7 فوجی ہلاک اور ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔

6 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں ایک مجاہد نے اپنا بارود سے بھرا ٹرک ایساف کی ایک بیس کے اندرونی حصّے سے ٹکرا دیا جس سے 23 نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک نیٹو ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار تمام اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

7 جون

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع حصارک میں ایک امریکی فوجی وسپلائی قافلے پر حملے میں 4 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے جب کہ دو گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر کے ضلع میں ایک نیٹو ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا گیا جس سے 4 اہل کار ہلاک ہو گئے ۔

8 جون

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ۔

9 جون

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع مٹہ خان میں ایک افغان فوجی اہل کار نے امریکی ٹرینرز پر فائرنگ کر کے 7 امریکیوں کو ہلاک کر دیا۔

10 جون

☆ کابل ایئر پورٹ پر مجاہدین نے ایک بڑا شہیدی حملہ کیا۔جس سے امریکی اور افغان فوج کا بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔ایک مجاہد نے پہلے سیکورٹی گیٹ سے اپنی گاڑی ٹکرائی اور اس کے بعد باقی مجاہدین نے عمارت پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ حملے میں 6 مجاہدین نے حصّہ لیا۔

11 جون

☆ کابل شہر میں ایک مجاہد نے سپریم کورٹ کے سٹاف کو لے جانے والی چھوٹی بسوں پر شہیدی حملہ کیا، اس حملے میں 50 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ۔ جب کہ 6 بسیں بھی تباہ ہو گئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں سپریم کورٹ کے جج اور سرکاری اہل کار ہلاک ہوئے

☆ صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں ایک افغان فوجی نے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کر کے 5 امریکیوں کو قتل کر دیا۔

12 جون

☆ صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین نے ایک سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 10 سیکورٹی فورسز کو ہلاک کر دیا۔قافلے میں شامل 5 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆ صوبہ زابل میں مجاہدین کے حملے میں 8 افغان فوجی ہلاک ہو گئے ۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں پرازو کے علاقے میں ایک لڑائی کے دوران مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے ۔

☆ صوبہ ارزگان میں مجاہدین نے چنارٹو کے علاقے میں ایساف کا ایک میڈیکل ہیلی کاپٹر مار گرایا جس سے اس میں سوار عملہ ہلاک ہو گیا۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ مئی: پشاور کے علاقہ متنی میں سرہ خاورہ کے مقام پر مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں ۵ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۱۷ مئی: پشاور کے علاقہ متنی میں مجاہدین کے حملے میں ۵ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔ اس حملے میں ایک بکتر بند گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

۱۷ مئی: پشاور کے علاقہ متنی میں مریم زئی کے مقام پر پولیس بکتر بند گاڑی پر حملے میں پولیس کے ۱۴ اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰ مئی: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند میں لیوی فورس کے ایک اہل کار کی مجاہدین کے ہاتھوں ہلاکت کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۲۰ مئی: ٹانک میں فائرنگ سے امن کمیٹی کا سابق رکن سیف مارا گیا۔

۲۱ مئی: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے علاقہ درگئی میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۹ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ مئی: کرم ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں کیپٹن سمیت ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۸ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔ زخمیوں میں ایک میجر اور دو کیپٹن شامل ہیں۔

۲۴ مئی: شب قدر میں پولیس موبائل پر حملہ سے ایک سپاہی زبیر خان شدید زخمی ہوگیا۔

۲۴ مئی: خیبر ایجنسی میں نیٹو کنٹینرز پر مجاہدین کے حملے میں ۲ ڈرائیور ہلاک ہوگئے۔

۲۵ مئی: پشاور کے علاقہ متنی میں مجاہدین کے حملے میں سرکاری ذرائع نے ۷ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔ جب کہ اسی حملے میں ڈی پی او کوہاٹ دلاور بنگش اپنے ڈرائیور سمیت شدید زخمی ہوا۔

۲۵ مئی: پشاور کے علاقہ متنی میں مجاہدین سے جھڑپ میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔

۲۵ مئی: دیر بالا کے علاقے چارکوم خوڑ کے مقام پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں ایس ایچ او سمیت پولیس کے ۱۴ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۶ مئی: بنوں کے علاقے جانی خیل میں ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۷ مئی: شانگلہ کے علاقے پورن میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ پھٹنے سے سرکاری ذرائع کے مطابق ڈی ایس پی خان بہادر سمیت ۵ پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۲۸ مئی: سوات کے علاقے منگلور میں منگلور امن کمیٹی کے سربراہ جاجا کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ اس حملے میں جاجا شدید زخمی ہوگیا۔

۳۱ مئی: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے سور کمر میں نیٹو افواج کے لیے سامان رسد لے جانے والے کنٹینر پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ اس حملے میں کنٹینر ڈرائیور شدید زخمی ہوا جب کہ کنٹینر کو بھی نقصان پہنچا۔

۳۱ مئی: اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳۱ مئی: پشاور کے علاقہ بڈھ بیر میں امن کمیٹی کا رکن ندیم خان بم دھماکے میں مارا گیا۔

۲ جون: ٹانک میں فائرنگ کر کے امن کمیٹی کے رکن حیات اللہ برکی کو ہلاک جب کہ امن کمیٹی کے دو اہل کاروں کو زخمی کر دیا گیا۔

یکم جون: کرم ایجنسی کے علاقے پارا چمکنی میں مجاہدین سے جھڑپ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ جون: بنوں میں رزمک روڈ کے قریب بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲ جون: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو کے ۲ کنٹینرز کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔

۶ جون: پشاور کے علاقے میوڑہ میں دھماکے سے ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶ جون: کرم ایجنسی کے علاقے پاڑہ چمکنی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں سیکورٹی فورسز کے ۱۵ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۹ جون: شمالی وزیرستان کے علاقے عیدک میں سیکورٹی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق اس حملے میں ۱۳ اہل کار ہلاک جب کہ ۳ زخمی ہوئے۔

6 جون: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین کا راکٹ حملہ............ایک نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ............ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک

۹ جون: شمالی وزیرستان میں ایشا کے مقام پر سیکورٹی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔سیکورٹی ذرائع کے مطابق اس حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار زخمی ہوا۔

۹ جون: بنوں کے علاقے ایف آر بکا خیل میں بنوں میران شاہ روڈ پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا۔جس کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔سیکورٹی ذرائع نے ۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۹ جون: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے مختلف حملوں کے نتیجے میں سیکورٹی فورسز کے ایک اہل کار کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۰ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ شاہ گئی میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینروں کے قافلے پر حملہ کیا۔اس حملے میں ۶ ڈرائیور اور کلینر ہلاک اور ۲ نیٹو کنٹینرز، ۳ ٹرالر اور ۲ فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

۱۲ جون: خیبر ایجنسی کے گاؤں گلبئی میں مجاہدین کی طرف سے نصب شدہ بارودی سرنگ پھٹنے سے پاکستانی فوج کا لیفٹیننٹ کرنل ساجد ہلاک ہوگیا۔

۱۳ جون: پشاور میں بھانہ ماڑی پولیس کے اہل کاروں پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری طور پر خبر جاری کی گئی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۹ مئی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ایک میزائل داغا گیا۔اس حملے میں تحریک طالبان پاکستان کے رہنما مولانا ولی الرحمٰن محسود چار مجاہدین کے ساتھ شہید ہوئے۔

۷ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے گاؤں منگروٹی میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے،اس ڈرون حملے کے نتیجے میں دس افراد شہید ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: خالدؓ بن ولید آپریشن کے تحت مجاہدین کی عملیات

۸ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے ۶ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۹ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع معروف میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار ۴ نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔۹ جون کو صوبہ پکتیکا کے ضلع مٹہ خان میں ایک افغان فوجی اہل کار نے امریکی ٹرینرز پر فائرنگ کر کے ۷ امریکیوں کو ہلاک کر دیا۔

۱۰ جون کو کابل ائیر پورٹ پر مجاہدین نے ایک بڑا شہیدی حملہ کیا۔جس سے امریکی اور افغان فوج کا بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔ایک مجاہد نے پہلے سیکورٹی گیٹ سے اپنی گاڑی ٹکرائی اور اس کے بعد باقی مجاہدین نے عمارت پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔حملے میں ۶ مجاہدین نے حصّہ لیا۔

۱۱ جون کو کابل شہر میں ایک مجاہد نے کفریہ نظام کے اہم ادارے سپریم کورٹ کے سٹاف کو لے جانے والی چھوٹی بسوں پر شہیدی حملہ کیا،اس حملے میں ۱۵۰ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔جب کہ ۶ بسیں بھی تباہ ہوگئیں۔ہلاک ہونے والوں میں سپریم کورٹ کے جج اور سرکاری اہل کار شامل ہیں۔۱۱ جون کو صوبہ کابل کے علاقے سروبی میں ایک افغان فوجی نے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کر کے ۱۵ امریکیوں کو قتل کر دیا۔

۱۲ جون کو صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں ایک لڑائی کے دوران مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔۱۲ جون کو صوبہ اروزگان میں مجاہدین نے چنارتو کے علاقے میں ایساف کا ایک میڈیکل ہیلی کاپٹر مار گرایا جس سے اس میں سوار عملہ ہلاک ہوگیا۔

'خالد بن ولیدؓ کے نام سے ہونے والی ان معرکہ آرائیوں کے ذریعے مجاہدین صلیبی دشمنوں اور اُن کے کٹھ پتلی نظام کے محافظوں کو تاک تاک کر نشانہ بنا رہے ہیں۔یہ کارروائیاں جہاں کفار کی افواج کو زبردست زک پہنچا رہی ہیں وہیں اُنہیں اس امر سے بھی باخبر کر رہی ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی شجاعت و بہادری کے سامنے رومیوں کے لشکر ڈھیر ہوجاتے تھے،آج بھی اُن حضرت سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنے والے اہل وفا کی ضربیں اللہ کی رحمت اور نصرت کے سبب صلیبیوں پر اُسی زور سے پڑ رہی ہیں اور یہی کاری ضربیں اہل صلیب کو مکمل شکست سے دوچار کر کے بے چارگی اور درماندگی کی کیفیات سے دوچار کریں گی،ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆

یہ بات اچھی طرح سمجھئے کہ جب یہ مغربی،شدت پسند اور بنیاد پرست کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد وہ شرفا اور احرار ہیں جو اپنے ایمان،عزتوں،خاندانوں اور سرزمینوں کا دفاع کرتے ہیں۔نیٹو اور امریکہ آزاد اور غیرت مند لوگوں سے معاملہ نہیں کرتے بلکہ ان کی تمام تر توجہ غلاموں اور ایجنٹوں کو تلاش کرنے پر مرکوز ہوتی ہے۔اسی لیے وہ ہر غیور اور حریت پسند کو دہشت گرد،انتہا پسند،بنیاد پرست،وہابی،عوام کا قاتل اور اس طرح کے کئی دیگر القاب سے پکارتے ہیں جواب ہمیں ازبر ہو چکے ہیں۔امریکیوں اور مغربیوں نے اپنی کتابوں،تحقیقات اور تھنک ٹینکس کی رپورٹس میں لکھا ہے کہ وہ کیسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔وہ ایسے لادین اور ملحد لوگوں کو ڈھونڈتے ہیں جو اسلامی دنیا پر مغربی اصولوں کے مطابق حکومت کریں۔جو شریعت کی بجائے مغرب کے سیاسی و حکومتی نظام کو ترجیح دیں اور مسلم سرزمینوں کی آزادی اور امت کے بیت المال کی لوٹ مار کو روکنے کے لیے جہاد کا نام نہ لیں۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

7 جون: صوبہ ننگرہار.........ضلع حصارک.........امریکی فوجی وسپلائی قافلے پر حملہ.........4 امریکی فوجی ہلاک.........3 زخمی.........2 فوجی گاڑیاں بھی تباہ

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

دھشت گردی کے مکمل خاتمے کا وعدہ نھیں کرسکتا: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوراہے پر کھڑا ہے، ڈرون حملے القاعدہ اور اس کے حامیوں کے علاوہ کسی اور کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے، دہشت گردوں کے خلاف زمینی کارروائی سے امریکہ کے خلاف نفرت بڑھ سکتی ہے۔ امریکہ دہشت گردوں سے دس سال سے جنگ لڑ رہا ہے، اب ہمیں امریکہ میں بھی انتہا پسندوں کا سامنا ہے۔ ہماری قوم آج بھی دہشت گردوں کے نشانے پر ہے، مجھ سمیت کوئی بھی دہشت گردوں کے حملے سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جنگ کی نوعیت اور دائرہ کار کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوگا بصورت دیگر یہ جنگ ہمارا فیصلہ کردے گی۔ میں یا کوئی بھی صدر دہشت گردی کو مکمل شکست دینے کا وعدہ نہیں کرسکتا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں، اس جنگ میں ہزاروں پاکستانی فوجیوں نے جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں''۔

دھشت گردی کی جنگ سے پیچھے نھیں ھٹیں گے: ولیم ھیگ

برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ نے کہا ہے کہ ''دہشت گردی کی جنگ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، ہم اسرائیلی وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ووِلچ میں برطانوی فوجی کی ہلاکت پر اظہار افسوس کیا''۔

طالبان سے لڑنے کی بجائے مذاکرات بھتر ھیں: کیری

امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے کہا ہے کہ ''طالبان سے لڑنے کی بجائے مذاکرات کی میز پر لانا بہتر ہے۔ امریکہ کی جنگ اسلام کے خلاف نہیں، البتہ کچھ غلطیاں ضرور ہوئی ہیں''۔

جنسی حملوں کے واقعات امریکی فوج کے لیے بدنما داغ ھیں: ھیگل

امریکی وزیر دفاع چک ہیگل نے کہا ہے کہ ''جنسی حملوں کے واقعات امریکی فوج کے لیے بدنما داغ ہیں۔ جنسی حملے کرنے والے امریکی فوجی نہ صرف ادارے کے لیے بدنامی کا باعث ہیں بلکہ وہ اپنے حلف سے بھی غداری کرتے ہیں''۔

افغانستان میں استعمال ھونے والے دفاعی آلات پاکستان کو دے دیں گے: امریکی سفیر

امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں امریکی لڑاکا فوجیوں کی تعداد ۳۴ ہزار رہ جائے گی۔ پاکستان ہمارا اتحادی ہے اس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کے فوجیوں نے اس جنگ میں دنیا کے ہر ملک سے زیادہ قربانیاں دی ہیں جنہیں امریکہ اور نیٹو ممالک عشروں تک نہیں بھلا سکیں گے۔ افغانستان میں استعمال ہونے والے دفاعی آلات پاکستان کو دے دیں گے''۔

افغانستان میں شکست کے اثرات پاکستان کے لیے تباہ کن ھوں گے: جنرل ڈیمپسی

امریکی فوج کے چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف جنرل ڈیمپسی نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں ہماری شکست کے اثرات پاکستان اور خطہ کے لیے تباہ کن ہوں گے''۔

افغانستان آنے والے' طالبان کے بڑے حملے کے لیے تیار رھیں: جنرل کارٹر

افغانستان میں تعینات اتحادی فوج کے نائب کمانڈر جنرل کارٹر نے خبردار کیا ہے کہ ''بین الاقوامی برادری کو افغانستان میں آنے والے دنوں میں طالبان کے مزید بڑے حملوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ کابل میں کام کرنے والے غیر ملکی اداروں کو معمول سے ہٹ کر انتباہی اور ہدف بنائے جانے کی دھمکیاں مل رہی ہیں''۔

افغانستان سے انخلا کے بعد طالبان کا اثر بڑھ سکتا ھے: روسی انٹیلی جنس چیف

روس کی خفیہ ایجنسی ''گرو'' کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ایگو رسرگن نے کہا ہے کہ ''افغانستان کی سلامتی کی صورت حال سے بین الاقوامی استحکام کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے بعد طالبان عسکریت پسندوں کا اثر و رسوخ بڑھ سکتا ہے۔ آئندہ ۱۰ سے ۱۵ سال کے لیے افغانستان کا مستقبل واضح ہو جانے تک غیر ملکی افواج کو واپس بلایا جانا مناسب نہیں ہے''۔

☆☆☆☆☆

7 جون: صوبہ ہلمند..................ضلع واشیر..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک نیٹو ٹینک تباہ..................4 نیٹو اہلکار ہلاک

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

شیخ یونس الموریطانی کو موریطانیہ کے حوالے کردیا گیا

موریطانیہ کے ایک حکومتی عہدے دار نے تصدیق کی ہے کہ امریکہ نے افغانستان میں قید شیخ یونس الموریطانی کو موریطانیہ کے حوالے کر دیا ہے۔ اُنھیں بگرام ایئربیس سے موریطانیہ منتقل کیا گیا ہے۔ شیخ یونس کو ستمبر ۲۰۱۱ء میں پاکستان خفیہ اداروں نے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا تھا۔

دفاع پر ۹۷۰ ارب روپے خرچ ہوں گے، ۳۴۳ ارب کے خفیہ اخراجات شامل

آئندہ مالی سال میں پاکستانی فوج کو ۹۷۰ ارب روپے دیے جائیں گے۔ وفاقی بجٹ میں دفاع کے لیے ۹۷۰ ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں ۶۲۷ ارب روپے ظاہری اخراجات ہیں جب کہ ۳۴۳ ارب روپے کے خفیہ اخراجات ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے اعلان کردہ اخراجات میں ۳۰ فی صد کٹوتی کا اطلاق دفاعی اخراجات پر نہیں ہوگا۔ جب کہ دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ پاکستانی عوام بجلی کی ''بوند بوند'' کو ترس رہے ہیں اور اگلے مالی سال کے لیے بجلی کی مد میں محض ۸۲ ارب ۹۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

۶۰ فی صد پاکستان خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور

ایک تازہ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی ساٹھ فی صد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔ پاکستان کے ساٹھ فی صد افراد کی آمدن یومیہ دو ڈالر یا دو سو روپے سے بھی کم ہے جب کہ اکیس فی صد انتہائی غربت کا شکار ہے، جو ایک اعشاریہ دو پانچ ڈالر سے بھی کم یومیہ کماتی ہے۔

ہمیں طالبان نے شکست دی :اسفندیار

اے این پی کے سربراہ اسفندیار ولی نے کہا ہے کہ ''اے این پی کو مخالفین نے نہیں طالبان نے شکست دی ہے، ہم تو فخرو بھائی کو ریفری سمجھے تھے لیکن اصل ریفری تو حکیم اللہ محسود تھا''۔

طالبان کی وجہ سے ہارے:زرداری

آصف زرداری نے کہا ہے کہ ''پنجاب میں الیکشن میں پیپلز پارٹی کو یکساں مواقع نہیں مل سکے، طالبان کی وجہ سے پنجاب میں انتخابی مہم نہیں چلا سکے، شکست میں طالبان نے بنیادی کردار ادا کیا''۔

سوات میں ''امن''......رقاصائوں کی چاندی

سوات میں پاکستانی فوج کے قائم کردہ ''امن'' کی وجہ سے رقص و سرود کی محفلیں دوبارہ سجنے لگی ہیں جس سے مقامی رقاصاؤں اور گلوکاروں کا کاروبار چل نکلا ہے۔ مینگورہ کی ایک رقاصہ نے کہا کہ ''طالبان نے موسیقی کو حرام قرار دے کر سوات کی مشہور رقاصہ شبانہ کو قتل کر دیا تھا جس سے مقامی فنکار نا صرف خوف زدہ تھے بلکہ زندگی کے خوف سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے اور پشتو موسیقی زوال کا شکار ہوئی۔ لیکن اب میں بلاخوف وخطر تقریبات میں جاتی ہوں اور ناچ گانا ہی میری آمدنی کا ذریعہ ہے''۔ ایک مقامی پروڈیوسر کے مطابق ''ڈراموں اور ٹیلی فلموں میں کام کرنے والے اداکار اور اداکارائیں بہت خوش ہیں اور وہ شورش والے دور کو ایک تاریک دور کے طور پر یاد کرتے ہیں جب طالبان کے علاقے پر کنٹرول کے بعد سب سے زیادہ شوبز کے شعبہ پر زوال آیا، امن کی بحالی کے بعد سی ڈی مارکیٹوں کی رونقیں بھی بحال ہیں اور خوف کے زیر سایہ رہنے والے دکان دار امن کی بحالی پر خوش بھی ہیں''۔

پولیس گردی:خاتون کو ڈانگ چڑھا دیا،۸ سالہ بچے پر چھترول

لاہور کے تھانے نواب ٹاؤن میں بھیک مانگنے والی ایک خاتون نصرت کو پولیس اہل کار چوری کے شبہ میں الزام میں پولیس اہل کاروں نے اُس کے گھر سے اٹھایا اور تھانے لے جا کر اُسے ڈانگ چڑھا دیا۔ واضح رہے کہ ''ڈانگ چڑھانا'' پولیس کی دی جانے والی سزاؤں میں ایک خاص سزا ہے جسے عادی مجرموں کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ اس دوران بے بس خاتون اپنے بے قصور ہونے کی دہائی دیتی رہی لیکن بے شرم پولیس اہل کار اُس پر رحم کھانے کی بجائے شرم ناک آوازیں کستے اور بھوک سے نڈھال غریب خاتون پر تشدد کرتے رہے۔ اُس مظلوم کی آہیں سسکیاں ظالم پولیس اہل کاروں کے قہقہوں میں ہی دب گئیں۔ اسی طرح ڈیرہ غازی خان کے علاقہ عالی والا میں آٹھ سالہ بچے پر سائیکل چوری کا الزام لگا کر ایس ایچ او نے اُسے تھانے میں تشدد کا نشانہ بنایا اور چھترول کی جس کی وجہ سے معصوم اقبال بے ہوش ہو گیا۔

۲ بھارتی طیارے پاکستانی حدود میں گھس آئے

امریکی ڈرونز کے بعد اب بھارتی طیاروں نے بھی پاکستان کا رخ کر لیا۔

7 جون: صوبہ ہلمند ....ضلع واشیر .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک نیٹو ٹینک تباہ .... 4 نیٹو اہل کار ہلاک

منگل ۱۱ جون کو کو بھارتی فضائیہ کے دو جنگی طیارے پاکستانی حدود میں گھس آئے اور ''مفت کا مٹر گشت'' کر کے واپس لوٹ گئے۔فرق صرف اتنا رہا کہ امریکی ڈرونز کی طرح بھارتی طیاروں نے پاکستانی افواج کو 'پے منٹ' نہیں کی۔اسی لیے پاکستانی فضائیہ کی طرف سے اُنہیں وارننگ دے کر واپس جانے پر ''مجبور'' کر دیا گیا۔

امریکہ اب آسان ہدف ہے،حملے نہیں روک سکتا:شیخ قاسم الریمی

یمن میں جماعۃ القاعدہ کے عسکری مسئول قاسم الریمی نے کہا ہے کہ ''امریکہ پر حملے اب ہر کسی کی پہنچ میں ہیں،بوسٹن بم دھماکوں سے امریکہ کی کمزور سیکورٹی ثابت ہوگئی ہے،امریکی مسلمان دین اسلام کا دفاع کریں۔اپریل میں بوسٹن میں دو بم دھماکے اور وائٹ ہاؤس کو زہریلے خط بھیجنے کے واقعات سے یہ حقیقت ثابت ہوگئی ہے کہ امریکہ کا سیکورٹی پر اب کنٹرول نہیں رہا اور ایسے حملوں کو روکا نہیں جا سکتا۔ہم امریکی عوام کو کہتے ہیں کہ ہر دن آپ پر غیر متوقع حملے ہوں گے اور ایسے حملوں کو روکا نہیں جا سکتا۔شیخ اسامہ بن لادنؒ اور شیخ انور العولقیؒ کی شہادت سے ہماری جدو جہد ختم نہیں ہوئی ہے''۔

افغان جنگ:برطانیہ کے ہر گھر پر ۲ ہزار پائونڈ کا بوجھ

برطانوی مصنف فرینک لیوج نے اپنی کتاب ''انوسٹمنٹ ان بلڈ'' میں انکشاف کیا ہے کہ ۲۰۰۶ء سے افغانستان کی جنگ کے سبب ایک محتاط اندازے کے مطابق برطانیہ کو ۳۷ بلین پاؤنڈ کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔اس طرح اس جنگ سے برطانیہ کے ہر گھر کو کم و بیش ۲ ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کا بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے۔

برطانیہ میں ایک ملین سے زائد بچے باپ کے بغیر پروان چڑھ رہے ہیں

برطانوی تنظیم سینٹر فار سوشل جسٹس نے کہا ہے کہ اس وقت برطانیہ میں ایک ملین سے زائد بچے بغیر باپ کے پروان چڑھ رہے ہیں۔سنگل پیرنٹ پر مشتمل خاندانوں کی تعداد میں ہر سال ۲۰ ہزار کا اضافہ ہوجاتا ہے جو ۲۰۱۵ کے انتخابات کے موقع پر ۲ ملین سے تجاوز کر جائے گا۔

ہزاروں افراد کا انتہا پسندی کی جانب مائل ہونے کا خطرہ ہے:برطانوی وزیر داخلہ

برطانوی وزیر داخلہ ٹیریسا مے نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ میں ہزاروں افراد کا انتہا پسندی کی جانب مائل ہونے کا خطرہ ہے۔اس نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''وہ لوگ،جن کا انتہا پسندی کی جانب مائل ہونے کا خدشہ ہے،پرتشدد انتہا پسندی کے راستے پر مختلف سٹیجز پر ہیں''۔

پوٹن کے حکم پر مسلمانوں کے خلاف کریک ڈائون،۳۰۰ گرفتار

روسی صدر پیوٹن کے حکم پر پولیس نے مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا ہے جس میں ۳۰۰ کے قریب مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔'رائٹرز' کے طابق ان افراد کو ماسکو کی ایک مسجد سے نماز جمعہ کے دوران حراست میں لیا گیا۔بتایا جاتا ہے کہ روس میں مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا مقصد آئندہ برس ہونے والے سرمائی اولمپک مقابلوں کو محفوظ بنانا ہے۔

سعودی شہزادے نے گریجوایشن کے جشن پر ۲ کروڑ ڈالر اڑا دیے

فہد السعود نامی سعودی شہزادے نے یونی ورسٹی سے گریجوایشن کی ڈگری ملنے کی خوشی میں فرانس کے ایک ہنگے پارک ''یوروڈزنی لینڈ'' کو ۳ دن کے لیے بک کروایا اور اس دوران اُس نے ۱۵ ملین یورو (۲ کروڑ ڈالر) کی خطیر رقم پھونک ڈالی۔ریاض یونی ورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کی خوشی کا جشن منانے کے لیے فہد السعود نے اپنی فیملی اور دوستوں پر مشتمل ۶۰ افراد کا قافلہ لے کر فرانس کا رخ کیا اور پیرس کے قریب واقع پر تعیش تفریحی پارک ''یوروڈزنی لینڈ'' کو تین دن کے لیے بک کیا تھا۔ایک کروڑ پچانوے لاکھ ڈالر تو صرف پارک کی انتظامیہ کو بطور کرائے کے ادا کیے گئے۔جب کہ یورپ میں قیام کے اضافی اخراجات اور آنے جانے والے جہاز کا کرایہ اس کے علاوہ ہے۔

برما میں صرف مسلمانوں پر ۲ بچوں کی پابندی لگا دی گئی

برما میں حکومت نے صرف مسلمانوں پر ۲ بچوں کی پابندی لگا دی۔اے پی کے مطابق برمی حکومت نے روہنگیا مسلمان خاندانوں پر نیا قانون مسلط کیا ہے جس کے تحت وہ ۲ سے زائد بچے پیدا نہیں کر سکیں گے،یہ پابندی بودھوں پر عائد نہیں ہوگی۔

☆☆☆☆☆

ہمارے سامنے جہاد باللسان اور جہاد بالید کا وسیع میدان موجود ہے۔ہمیں لڑنا ہے حتیٰ کہ ہم تمام مسلمان سرزمینوں کو قابض افواج سے پاک کر دیں اور مسلمان ممالک سے ظالم و فاسد حکمرانوں کو بے دخل کر کے ایک ایسی شرعی حکومت قائم کریں جو فساد کو ختم کر کے عدل کو عام کرے۔ہمارے لیے عسکری قتال،دعوتی جدوجہد،سیاسی نظام کی تبدیلی اور اجتماعی اصلاح کی شکل میں جہاد کے متنوع محاذ کھلے ہوئے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم امت کے ساتھ مل کر اس کے دفاع اور دشمن کی تباہی کی جنگ لڑیں۔بلاشبہ مجاہدین اگر دشمنانِ اسلام کے خلاف قتال کی صفِ اوّل میں کھڑے ہیں اور اسلام اور مسلمین کے دفاع کے لیے جانیں قربان کر رہے ہیں اس کے باوجود وہ امتِ مسلمہ کا ہی ایک جزو ہیں اور اس سے جدا نہیں ہیں۔شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

9 جون:صوبہ پکتیکا.........ضلع مٹہ خان..........ایک افغان فوجی کی امریکی ٹریننرز پر فائرنگ..................7 امریکیوں کو ہلاک

بنائے جورِ سلطان سے، نئی تحریک اٹھے گی

کمانوں سے جو نکلے ہیں
کہاں واپس پلٹتے ہیں؟!
زبانوں سے جو نکلے ہیں
وہ کب معنی بدلتے ہیں؟!
یہ تیر و لفظ جیسے ہوں
ہدف پر جب بھی جاتے ہیں،
اثر اپنا دکھاتے ہیں!
یہی تاریخ کہتی ہے
شبِ تاریک کہتی ہے
اندھیرے میں امیروں نے
غریبوں کو ستایا تو
لہو ان کا جلایا جو
تو اس خونی چراغاں سے
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

اگر دھرتی کی فوجوں کو
لہو جنتا کا لگ جائے
بزورِ بازوئے حاکم
فغانِ دل بھی دب جائے
زباں بندی کا 'آڈر' ہو
اور اشکوں پر بھی قدغن ہو
یوں سرمائے کا ہر قبہ
مظلوموں کا مدفن ہو!
محلاتی فضاؤں میں
'غیرت' اجنبی سی ہو،
'حیا' سب کو کھٹکتی ہو،
کہ 'سچّائی' ہوا لیبلی،
شرافت منہ چھپاتی ہو
تو اس ماحولِ زنداں سے
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

یہ کہنے کو تو پاکستاں
قلعہ اسلام کا ہے پر
یہاں جمہور کا پتہ
یہاں طاغوت کا سکہ ہی
عشروں سے مروج ہے
یہاں کے حکمرانوں کے
سبھی روزے سیاسی ہیں
نمازیں بھی سیاسی ہیں
بظاہر رکھ رکھاؤ ہے
سبھی رشتے سیاسی ہیں
جبھی ایمان باسی ہیں
یہ کہنے کو تو پاکستاں
ہے گہوارہ یہ 'اسلامی'
یہاں دختر فروشی کی
رسمِ بے حیا بھی ہے
یہاں بیٹے بھی بکتے ہیں
یقیں جانو یقیں مانو
کہ ڈالر خوب ملتے ہیں
یہاں 'رمزی' ہو، 'کانسی' ہو،
ضعیف، افغاں کا باسی ہو
اگرچہ عافیہ ہی ہو
غرض اس سے نہیں کچھ بھی
جیسے کوئی یا پھانسی ہو
سیاسی بدمعاشوں کو
یہ خاکی بدقماشوں کو
تجارت اپنی کرنی ہے
تجوری اپنی بھرنی ہے
مگر اس طرزِ شیطاں سے
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

یوں کہنے کو تو یہ خطہ ہے 'اسلامی'
کہاں اسلام نافذ ہے؟
کہاں اسلام برتر ہے؟
نبیؐ کے شہر سے آئے
دیارِ حرم کے بیٹے
یہیں پر وہ ہوئے رسوا
عرب کے وہ گہر پارے
جسے سمجھے تھے گھر اپنا
وہی جھوٹا ہوا سپنا
کوئی پنجروں میں جا پہنچا
کوئی پنجروں سے بھی آگے
زیرِ سایۂ عرشی
قندیلوں میں جا ٹھہرا!
ہماری ہی وہ بہنیں تھیں
ہماری ہی وہ مائیں تھیں
جنہیں بے دست و پا کر کے
تنخواہوں کے بندوں نے
ان باوردی درندوں نے
خروٹ آباد میں مارا
کہ جتنا بغض تھا دل میں
وہ ظاہر کر دیا سارا
لہوئے پاکِ شیشاں سے
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

سگانِ پالتو تھے وہ
نسب میں فالتو تھے وہ
کہ جن شاہی درندوں نے
ہمارا دل دکھایا تھا
عمر پاتک کی بیوی کو
رلایا تھا، ستایا تھا
برہنہ کر کے گلیوں میں
گھسیٹا تھا، گرایا تھا
وہ بنتِ انڈونیشیا
تمہارے گھر اگر آئی
تو تاجر بن گئے تم پھر
کمائی بھی تو رسوائی!
میں کہتا ہوں کہ
تف! ایسی کمائی پر
یہ غیروں کی گدائی پر
تمہاری ہر عقوبت سے، اور
بہنوں پہ صعوبت سے،
بگڑتے حالِ دوراں سے،
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

کہا کس نے کہ دشمن تھا؟
وہ امت کا تو محسن تھا
کہ امت کے لیے اس نے
دنیا کو بھلایا تھا
ہمارا درد لے کر وہ
ہمارے پاس آیا تھا
مگر ہم بے وفا نکلے
بڑے ہی کج ادا نکلے
جو اُس محسن کا دشمن تھا
ہم اس کے آشنا نکلے
مگر یہ بھی حقیقت ہے
ادائیں کیا، جفائیں کیا
غلاموں کی وفائیں کیا
سِوِل ہوں یا کہ سرکاری
سبھی نے کی خطا کاری
'اسامہ' کی شہادت اب
گواہی بن گئی سب پر
تباہی بن گئی سب پر
سنو اے قاتلانِ شیخ!
وطن میں مرگِ مہماں سے
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
کوئی تحریک اٹھے گی!

....

اے جرنیلو! اے جمہورو!
اے ماتحتو! اے 'مجبورو'!
جو آگے بھیج بیٹھے ہو
خدا جانے یا تم جانو
مگر دیکھو یہ دنیا ہے
مکافاتِ عمل کا اب
شروع اک دور ہوتا ہے
سنو! کیا شور ہوتا ہے
پس کاٹو، جو بھی بویا تھا!
سمیٹو، جو بکھیرا تھا!
لہو کا ایک اک قطرہ
اٹھاؤ، جو بہایا تھا!
چاٹو، جو گرایا تھا!
جلو اس آگ میں جیسے کہ
لاشوں کو جلایا تھا!
روئیں تم پہ بھی تمہارے
کہ تم نے بھی رلایا تھا
یہ 'غازی' نے تو پہلے ہی
بتایا تھا، سُجھایا تھا
'ہماری جان مت لینا'
'ہمیں آسان مت لینا'
اُدھر ہے جامعہ حفصہ
لیے آتش فشاں جذبے
اِدھر ہے لال مسجد جو
بارودی چٹانوں پر
کھڑی ہے ایک عرصے سے
فقط رب کے بھروسے سے
تمہاری ایک گولی بس
آگ ایسی اٹھائے گی
تمہارے گھر بھی جائے گی
تمہارے ایک کنکر سے
کئی طوفان اٹھیں گے
وہ جن کی خوفناکی سے
تاج و تخت لرزیں گے
جری انسان اٹھیں گے
سنبھالیں بھی نہ سنبھلیں گے
کئی میدان اٹھیں گے
یہ 'غازی' نے تو پہلے ہی
سمجھایا، بجھایا تھا
کہ فوجوں کے دماغوں میں
فرنگی تخمِ پنہاں سے،
جمہوری نقابوں میں
چھپے غدار انساں سے،
اہلِ علمِ و حکمت کی
ہر اک فکرِ پریشاں سے،
بنائے جورِ سلطاں سے
رعایا چیخ اٹھے گی!
نئی تحریک اٹھے گی!

(وسیم حجازی)

اللہ کے دین کے راستے میں ہم میں سے کتنوں کو کبھی پتھر بھی لگے ہیں؟

’’ہمارا ایک مزاج بن گیا ہے کہ ہم ’دھکا‘ نہیں کھانا چاہتے۔تو میں کہا کرتا ہوں کہ اگر دین کی خدمت اس طرح ٹھنڈی ٹھنڈی کرنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی خدمت کروالی ہوتی یا صحابہ کرامؓ سے ایسی ٹھنڈی ٹھنڈی خدمت کروالی ہوتی۔لیکن ہم دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے مراحل سے گزارا کہ جن کے اندر مشکلات بھی ہیں، جن کے اندر ’ٹینشن‘ بھی ہے، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا؟ جہاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو خون مبارک بھی بہا، دندان مبارک شہید ہوئے......ہم میں سے کتنوں کو کبھی پتھر بھی لگے ہیں؟ ہم پتھر کھانے کو بھی تیار نہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ دھکا بھی نہ پڑے، ہمیں کوئی ’اوئے‘ بھی نہ کہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مجنوں بھی کہا گیا، کیا کچھ کہا گیا (نعوذ باللہ) لیکن ہماری ایک نفسیات بن گئی ہے کہ میری ’روٹین‘ ڈسٹرب نہ ہو، میں اپنی روٹین میں رہوں، ساری چیزوں کے لیے ہمیں تیار رہنا چاہیے اور ہمیں سرنڈر نہیں کردینا چاہیے‘‘۔

غازی عبدالرشید شہیدؒ کی علمائے کرام کی ایک محفل میں گفتگو